

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

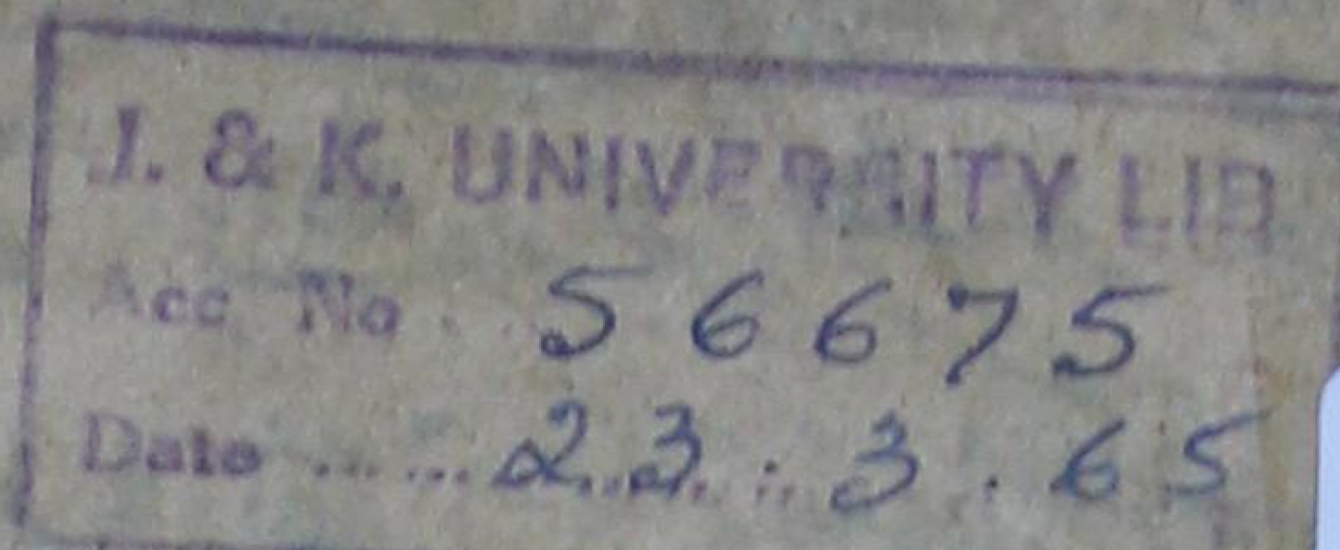
رقعاتِ عنایت علی

باہتمام حاجی حافظ خواجہ قطب الدین احمد پروپرائٹر

نامی پریس لکھنؤ میں چھپا

ے طوقی

ہذا مختصر لکھے گئے





بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

حمد بیحد کے لائق وہ خالق کون و مکان ہی کہ جسکے قبضہ قدرت مین تمام عالم کی جان
ہی اور درود نا محدود اُس سرور کائنات پر شایان ہی کہ جسکا نور باعث ظہور جان ہی بعد حمد
خدا و نعت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم کے خاکسار ازلی بندہ محمد عنایت علی
بیٹا محمد گلاب خان کا پوتا محمد سکندر خان کا ساکن قصبہ کلانور محلہ جین خان ضلع روہتک
کمشنری دہلی خدمتمین ناظرین پر تمکین کے عرض رسا ہی کہ اس حقیر نے سنہ ۱۳۰۳ ہجری مین انشاء
عنایت علی تصنیف کرکے پانچسو جلدین چھپوائین شائقین کی حسن قدر دانی سے دو
دست بدست ایسی فروخت ہوئین کہ ایک جلد تک باقی نہ رہی جب وہ انشا ہر صغیر و کبیر کی مرغوب الطبع
ہوکے مطابع مین چھپ کے کثرت سے بکنے لگی تب اس حقیر کو یہ خیال ہوا کہ ایک کتاب بطرز سوال
و جواب اردو زبان مین بھی ایسی سلیس لکھی جاوے کہ جس سے طالبعلمون کو خطون کی لکھنے پڑھنے
مین نہایت آسانی ہو اور بعد مرگ زمانہ مین بطور یادگار اپنی نشانی رہے چنانچہ سنہ ۱۳۰۴ھ
[illegible] چند رقعات اوراق سفید کو سیاہ کرکے نام اسکا رقعات عنایت علی رکھا
[illegible] مفید عام و نافع انام فرماوے اگر بمقتضای بشریت کوئی غلطی واقع ہوئی ہو تو اس سے ناظرین

حق گزین اس مولف کو معاف فرما کے اصلاح دین اور جو صاحب اسکے پڑھنے سے
فائدہ اُٹھائین اس عاصی کے حق مین دعای خیر فرمائین نظم

بفضل خدا و طفیل رسول ﷺ	خلائق کی نظرون مین ہوے قبول
اسے جو پڑھے جلد ہو با تمیز	رہے تا قیامت یہ ہر دل عزیز
اور اس روزمرہ کا چرچا رہے	شغل اس کا ہر وقت ہر جا رہے
ہین رقعات اسمین نہایت سلیس	ہے طلباے اردو کی گویا انیس
نہ اپنے سخن پر مجھے ناز ہے	یہ عاصی ولے عرض پرداز ہے
جو ہون حق گزین اسکے پڑھنے سے شاد	دعا خیر سے مجکو فرمائین یاد

اور یہ کتاب سات فصلون پر مرتب ہوئی پہلی فصل مین ہر ایک کے القاب و آداب لکھنے کے طریقہ دوسری فصل مین سوال و جواب چھوٹون اور بڑون کے تیسری فصل مین سوال و جواب برابر والون کے چوتھی فصل مین تہنیت کے خطوط پانچوین فصل مین تعزیت کے خطوط چھٹی فصل مین طریقہ تحریر عرائض پرونوٹ یعنی رقعہ عند الطلب۔ تمسک ریسید و فارغخطی رہن نامہ بیع بالوفہ بیع نامہ ہبہ نامہ تملیک نامہ وصیت نامہ اقرار نامہ نکاحنامہ۔ طلاق نامہ حاضر ضامنی مال ضامنی فعل ضامنی محضر نامہ مختار نامہ عام۔ وکالت نامہ امانت نامہ سرخطیہ اراضی نامہ تقسیم نامہ اقرار نامہ ثالثی یعنی پنچائت نامہ شجرہ نسب نامہ ساتوین فصل مین ذکر خاتمہ کتاب پوشیدہ نہ رہے کہ اول مرتبہ یہ کتاب سرسری طور پر مین نے لکھکر چھپوادی تھی سنہ ۱۳۰۹ ہجری مین بافزائش چند رقعات بعد نظر ثانی درست کر کے پھر چھپوائی

پہلی فصل مین ہر ایک کے القاب و آداب کے لکھنے کے طریقے

چونکہ اسوقت کے فصحا و عقلا بڑے بڑے القاب و آداب لکھنا پسند نہین کرتے لہذا مختصر لکھے گئے

تصریح مراتب	مضمون القاب و آداب
باپ کو یہ لکھے	میرے والد ماجد مدظلہ العالی۔ تسلیمات خادمانہ و کورنشات فرزندانہ بجالا کے عرض پرداز ہے۔
ماں کو یہ لکھے	والدہ ماجدہ میری مدظلہا۔ بعد ادائے آداب فرزندی دست بستہ عرض رسا ہے۔
بیٹے کو یہ لکھے	فرزند دلبند اطال اللہ عمرہٗ بعد دعای عمر خضری و طالع اسکندری واضح ہو
دادا۔ نانا۔ چچا۔ خالو۔ پھوپھا ماموں خسر کو یہ لکھے	مکرم معظم بندہ دام اقبالہ۔ بشرائط تسلیمات نیازمندانہ و قواعد کورنشات فدویانہ بجالا کے عرض پرداز ہے۔
دادی۔ نانی۔ چچی۔ خالہ۔ پھوپھی ممانی۔ خوشدامن کو یہ لکھے	مکرمہ معظمہ میری دام عظمتہا۔ بعد ابلاغ تسلیم و تعظیم کہ ذریعہ سعادت دارین ہے عرض کرتا ہے۔
بھتیجا۔ بھانجا۔ پوتا۔ نواسا داماد کو یہ لکھے	برخوردار سعادت آثار طول عمرہ۔ بعد دعائے حصول سعادت ابدی مطالعہ کرو۔
حقیقی و مجازی بڑے بھائی کو یہ لکھے	اشرف الاخوان امیدگاہ برادران مدظلہم۔ بتبلیغ مراسم تسلیم کے بعد ملتمس ہے
حقیقی و مجازی بڑی بھاوج کو یہ لکھے	رونق بخش دولت خانۂ اخی جناب بھاوج صاحبہ دام الطافہا۔ کورنشات نیازمندانہ کے بعد یہ التماس ہے۔
حقیقی بڑی بہن کو یہ لکھے	ہمشیرہ صاحبہ پرورش فرمای برادران سلمہا الرحمٰن۔ بعد تقدیم شرائط نیاز عرض پرداز
مجازی بڑی بہن کو یہ لکھے	خواہر صاحبہ توجہ فرمائے برحال برادران سلمہا۔ بعد تقدیم لوازم تعظیم ملتمس ہے
حقیقی و مجازی چھوٹے بھائی کو یہ لکھے	عزیز القدر گرامی منش سلمہ۔ بعد دعائے خیر انتما مدعا یہ ہے۔
حقیقی چھوٹی بہن کو یہ لکھے	میری ہمشیرہ صغیرہ جیتی رہو۔ دعائے درازی عمر کے بعد معلوم کرو

مضمون القاب و آداب	تصریح مراتب
ہمیری عزیزہ عصمت پناہی ہمیشہ حفاظت الٰہی مین رہو۔ بعد دعا طول حیات واضح ہو	مجازی چھوٹی بہن کو یہ لکھے
نور چشمی راحت جانی ہمیشہ حمایت سبحانی مین رہو بعد ادعیہ وافیہ معلوم ہو۔	بیٹی بھتیجی پوتی نواسی بھانجی شاگردنی کو یہ لکھے
تسکین بخش خاطر بیقرار سلمہ اللہ الغفار۔ بعد اشتیاق مواصلت و آرزوے مکالمت ملتمس ہون۔	شوہر کو یہ لکھے
محرم راز مونس و دمساز زاد محبتہا۔ بعد شوق ملاقات جسمانی کہ موجب لذت زندگانی ہے مدعانگارہ ہون۔	بیوی کو یہ لکھے
قبلہ خدائگان قدردان تلمیذان دام فیضہ۔ یہ خیر طلب مکتب ادب مین مؤدب بیٹھکر سبق مدعا پڑھتا ہے۔	استاد کو یہ لکھے
تلمیذ عزیز سراپا تمیز زاداللہ علمہ وہنرہ بس از دعای ترقی فہم و کمال کرو	شاگرد کو یہ لکھے
جناب مولوی صاحب فضائل مآب فیض انتساب دام فیضہم۔ مدرسہ عقیدت و عبودیت مین بزانوے ادب بیٹھکر کتاب مطلب کا درس کرتا ہے	مولوی کو یہ لکھے
پیر روشنضمیر سلمہ الرب القدیر۔ شرائط تسلیمات مریدانہ وقواعد کورنشات معتقدانہ بجالاکے عرض رسا ہے	پیر کو یہ لکھے
کامل الانقیاد واثق الاعتقاد ہمیشہ راہ رضا پر رہو بعد دعای حصول مقاصد کونین معلوم کرو	مرید کو یہ لکھے
فرازندہ رایت شریعت و مروج احکام فتوت دام عظمتہ بعد سلام سنت الاسلام کہ طریقہ اہل اسلام ہے واضح راے عالی ہو	قاضی و مفتی کو یہ لکھے

تصریح مراتب	مضمون القاب و آداب
حکیم کو یہ لکھے	حکیم صاحب مسیح دوران سلامت - آپ کی ملاقات کو قوت رواح سمجھکر عارض حال ہون
سید کو یہ لکھے	جناب میر صاحب زبدہ سادات و ستودہ حسنات عم نوالہ - آداب و نیاز کے بعد گذارش کرتا ہون -
شیخ کو یہ لکھے	معدن لطف و کرم جناب شیخ صاحب زاد کرمہ - بعد اداے مراسم اشتیاق ملتمس ہون -
مغل کو یہ لکھے	جناب مرزا صاحب مجمع مکارم اخلاق زاد لطفہ - بعد آرزوے ملاقات واضح راے شریف ہو -
پٹھان کو یہ لکھے	خان صاحب مجمع خوبہاۓ بیکران و مصدر اخلاق بے پایان دام اخلاقہم - بعد تبلیغ ہدیۂ سلام مظہر مدعا ہون
برابر والے کو یہ لکھے	مشفق شفیق رفیق بالتحقیق زاد اشفاقہ پس از سلام علیک مدعا طراز ہون
مخدوم یعنے آقا کو یہ لکھے	میرے ولی نعمی دام اقبالہ و افضالہ سر تسلیم عجز کی خاک پر رکھکر عرض کرتا ہے
خادم کو یہ لکھے	معتمد الخدمت مسمی فلان کو معلوم ہو -
نواب کو یہ لکھے	جناب نواب صاحب فیضمآب معلی القاب دام اقبالہ نہایت عجز و آداب سے بدست بستہ خدمت خدام والامین عرض سا ہے
حاکم مقتدر کو یہ لکھے	غریب پرور سلامت
وزیر یعنے ارکین سلطنت کو یہ لکھے	بعز عرض عالی متعالی - پہونچاتا ہے
بادشاہ کو یہ لکھے	حضرت ظل اللہ خلد اللہ ملکہ و دولتہ

دوسری فصل مین سوال وجواب چھوٹون اور بڑونکے

سوال اے میرے سرمایہ زندگی مان باپ کیسے کیسے پیار ومحبت سے اولاد کو پرورش کرتے ہین اسکی پرورش وتعلیم مین کیسی کیسی تکلیف اپنے اوپر اُٹھاتے ہین تو اولاد کو بھی لازم ہے کہ مان باپ کو اپنی اطاعت گذاری سے خوش رکھی کیونکہ لڑکے کو صرف اسی واسطے پرورش کرتے ہین اور تعلیم دلاتے ہین کہ وقت ضعیفی مین اُس سے آرام ملے مگر ابتداے ملازمت سے اسوقت تک ایک کوڑی خرچ کی تمنے نہین بھیجی بدون خرچ جیسی ہم پر تکلیف گذر رہی ہی لائق تحریر نہین العاقل تکفیہ الاشارہ فقط

جواب میرے والد ماجد مدظلہ العالی نامہ والا صادر ہوا معزز فرمایا واقعی خدا ورسول کے بعد بزرگ مان باپ ہین کیونکہ سبب تمام سامان ظاہری کے ہوی ہین انکا ادب ولحاظ سچے دل سے کرے جہانتک ہوسکے اُن کی خدمت گذاری وفرمانبرداری مین قصور نہ کرے جسقدر اُنکی خدمت کرے اُنپر احسان نہ دھرے بلکہ شرم کرے کہ انکا حق زیادہ ہی چونکہ حالت موجودہ سی پہلے بوجہ قلیل تنخواہ خرچ بھیجنے سی فدوی قاصر تھا اب آیندہ کو خرچ بھیجنے مین غفلت نہ کریگا مبلغ دوسو روپیہ بذریعہ منی آرڈر مرسل ہین ڈاکخانہ کلا وری وصول فرماکر رسید سے سرفراز فرمائیے گا۔ فقط

سوال برخوردار بیخبر از حال پدر خط لکھتے لکھتے ہاتھ تھکے قلم گھسا مگر تمھاری عقل پر کیسا پردہ غفلت پڑ گیا کہ نہ خرچ بھیجا اور نہ خطون کا جواب لکھا شاد باش جزاک اللہ یہی چاہیے دانائی اسی کا نام ہی بھلا مان باپ سے اب کیا کام ہی یہ نہین سمجھتے کہ جنے خدمت والدین کی جنت مول لی الجنت تحت اقدام امہاتکم یعنے جنت نیچے قدم والدین تمھارے کے ہی آمین کچھ تمھارا شکوہ نہین زمانہ کی یہ خوبی ہی تیرھوین صدی کی خوش اسلوبی ہی مین نے چاہا تھا کہ اب تم کو خط نہ لکھون لیکن تمھارا سا دل کہان سی لاؤن ہمارا حال دیکھکر دشمن کو خوشی دوست کو

جواب - جناب قبلہ گاہی صاحب دام ظلہ فدوی سے ایک کاغذ مین سہواً غلطی ہوگئی تھی اسکی جوابدہی مین چار مہینے تک پریشان رہا لیکن فضل الٰہی سے حاکم منصف کی رائے مین وہ قصور عمداً ثابت نہ ہوا معاف کردیا اسوجہ سے ارسال خرچ مین توقف ہوا سرشتہ دار نے نار دار عدالت ہذا مجھ سے عداوت رکھتا ہے جب میرا دامن پاک ہے تو مجھکو اس سے کیا باک ہے نیت میری درست دشمن قوی ہی سست مین انپر خدا پر نظر رکھکر کار متعلقہ کو نہایت ہوشیاری سے انجام دیتا ہون فی الحال معرفت محمد کمال مبلغ سو روپیہ بھیجتا ہون وصولی سے آگاہ فرمائیے - فقط

سوال برخوردار فراموشکار - ہم نے بطلبی خرچ کئی خط تمھارے پاس بھیجے مگر باوصف انتظار کے نہ خرچ آیا نہ کسی خط کا جواب پایا ہرچند بذریعہ تحریر تم کو سمجھایا لیکن افسوس ہمارا لکھنا تمھارے خیال مین نہ آیا واقعی مین بڑا ہی بیحیا ہون جو بار بار تمکو لکھتا ہون الا کیا کرون بے لکھے کچھ بن نہین پڑتا ارے میان ہمارا خیال نہ سہی اپنے بال بچون کے تو خبرگیران ہوے ہوتے دس بارہ آدمی کا خرچ دیگر متفرق روزمرہ کا صرف آوے تو کہان سے آوے ہر طرف سے لاؤ لاؤ بتاؤ کہان سے لاؤن تہیدستی و مفلسی کی پریشانی غلہ کی گرانی جثہ ضعیف اور اس سن مین یہ تکلیف دیکھو ن حالت بڑھاپے مین گردش تقدیر کیا دکھاتی ہے - عقل حیران ہے کدھر جاؤن کیا کرون خدا جانے کس شغل مین تم ہو کہ خوف نہین ایسے وقت مین یہ غفلت پہلے تمھارا ایسا مزاج نہ تھا بے مانگے خرچ بھیجتے تھے اب مانگنے سے منہ چھپاتے ہو نہین معلوم کسطرح تم پیتے کھاتے ہو ہمارا یہ حال تمھارا یہ خیال ف اللہ مارے فکر کے بوٹیان نوچتا ہون زندہ ہون لیکن مردہ سے بدتر ہون فکر کی صعوبت کا متحمل نہین کبھی اسی مصیبت مین قالب سے روح نکلجاے گی بس تمھارا رنگ ڈھنگ دیکھ لیا اب کیا کہون اور کیا لکھون انتہا تحریر کی ہو چکی فقط

جواب قبلہ صوری و معنوی دام مجدہٗ - تاریخ ۴ فروری کو حکم محکمہ کمشنری بنام فدوی اس مضمون کا صادر ہوا کہ تم ایک ہفتہ کیواسطے بکار سرکار فوراً یہان آؤ بندگی بجالاکے حکم کے پہونچتے ہی مین روانہ ہو کر محکمہ کمشنری مین پہونچا وہان تین مہینے لگ گئے - یکم مئی کو اپنے

مقام خاص پر واپس آیا آپ کے مفخر نامجات سے جو میری عدم موجودگی مین نافذ ہوے تھے مشرف ہوا چنانچہ مبلغ دوسو روپیہ بتوسل ڈاکخانہ خدمت عالی مین بھیجتا ہون وصول فرما کے آگاہی بخشیے ای قبلہ برحق آپکا مجھپر بڑا حق ہی یہ خاکسار آپکی خدمتگزاری مین ہر طرح اپنا افتخار سمجھتا ہی فقط

سوال حضرت والد ماجد مدظلہ العالی۔ نہایت عجز و ادب سے عرض کرتا ہون کہ عرصہ دو مہینے سے نامہ والا ورود نہ ہوا اس سبب سے ہر وقت طبیعت متفکر رہتی ہے امید کہ کیفیت مزاج وہاج خود بدولت سے مفصل اطلاع بخشیے۔ دو سو روپیہ مرسولہ فدوی ڈاکخانہ سے وصول فرمایئے امسال یہان پر کال ہوا بارش ایسی ہوئی کہ بوئے ہوے دانے بہ گئے جنھون نے نہین بوئے تھے وہ بونے سے رہ گئے فقط

جواب۔ جان پدر نور نظر خط مسرت نمط تمھارا آیا مبلغ دوسو روپیہ ڈاکخانے سے وصول پائے۔ بیٹا ہمارا حال کیا پوچھتے ہو حواس مین فتور نسیان کا وفور چلنے پھرنے سے مجبور حال روز بروز ابتر ہوتا جاتا ہے۔ پوست و استخوان جسم ناتوان مین باقی ہے سب اعضا جواب دیگئے ہر وقت طبیعت علیل زندگی کے دن قلیل رحلت کی دلیل آئے دن بیمار رہتا ہون طاقت یکقلم نہ رہی حکیم نہین دوا نہین بجز خدا دوسرا نہین اے میرے باعث تاب و توان جسطرح ہو سکے جلد آؤ حال میرا دیکھ جاؤ اب میرے جینے کا کیا اعتبار خدا جانے آج کیا ہی کل کیا ہو مین لب قبر مین پاؤن لٹکاے ہوے بیٹھا ہون موت کا منتظر ہون چراغ سحری ہون کہین ایسا نہو کہ تمھارے دیدار کی تمنا مین کسی دن اپنا کوچ ہو جاے فقط۔

سوال۔ عصاے پیری و نالوانی برخوردار محمد جیلانی۔ گرمی کے موسم مین تو یہ گھر بھاڑ سے بدتر تھا ہی اب برسات آئی یہ مصیبت و تباہی ہمپر لائی کہ کوٹھری مین کیچڑ اور دالان مین دلدل اسباب بہا بہا پھرتا ہی چارپائی ہاتھون ہاتھ چارون کونے دوڑتی ہی رہی سہی حیثیت برسات نے بگاڑ دی شاہراہ کیطرف کی دیوار منہدم ہوگئی مکان بے پردہ ہوگیا دروازہ مین نہ چوکھٹ آتی جانے والون شاہراہ سے ہر دم کی لڑائی و کھٹ پٹ ہی خلق خدا دیکھکر ہنستی ہی چور اچکے کے

اندیشہ سے پہاڑسی رات جاگتے کٹتی ہی روپیہ جلد بھیجو چشم براہ سمجھو تاکہ درستی مکان کے حرمت کے ساتھ رہین۔ فقط

جواب۔ قبلہ کون و مکان خدا جانے کس زمانہ کا وہ مکان بنا ہوا ہی جو باوصف ہونی مرمت ہرسال کے پھر آرام نہین ملتا بندہ کی منشاے دلی یہ ہی کہ وہ مکان مسمار کرکے ازسرنو پختہ مکان بنوایا جاے چنانچہ مبلغ تین ہزار روپیہ خدمت فیضدرجت مین بھیجتا ہون ہرموسم کے آرام کے مکانات تعمیر کروائیے مکان کا صحن فراخ رکھوائیے تاکہ ہرطرف سے اُسمین ہوا آسکے قریب زنانہ مکان کے مکان مردانہ نشست کا بنوائیے بہرکیف مکان دلچسپ و وسیع ہو باغ و چاہ پختہ واقع ہو جسقدر روپیہ کی ضرورت پڑے مجھ سے طلب فرمائیے۔ فقط

سوال۔ قبلہ دین و دنیا دام ظلکم۔ فدوی کو بوجہ بیکاری یہ انتشار تھا کہ اب کیونکر بسراوقات ہوگی مگر مسبب مطلق نے حالت اضطراب مین یہ رحم فرمایا کہ تاریخ ۱۵ دسمبر کو جناب صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع نے ازراہ قدردانی و فیض رسانی خدمت نائب تحصیلداری پر بندہ کو مقرر کیا خدا ایسے حاکم شرفا پرور کو خوش رکھے گو تمنا دیر مین برآئی لیکن درست برآئی اس امیدداری مین ایذا بہت اٹھائی الا نوکری اچھی ہاتھ آئی شکر کا مقام ہی کہ انجام بخیر ہوا۔ فقط

جواب۔ فرزند دانشمند۔ تمھارے نائب تحصیلدار ہونے سے ہماری دلی مراد برآئی ساجد بدرگاہ احدیت ہو کر یہ شعر پڑھا ؎

اے خدا قربان احسانت شوم　　این چہ احسان ست قربانت شوم

بیٹا بہت کچھ سمجھ بوجھکر کام کرنا حرص اور نفسانیت کو مزاج مین دخل نہ دینا حسن انتظام و خیرخواہی کے التزام سے اپنے حاکم کو خوش رکھنا شعلہ غضب کو آب حلم سے بجھانا وسوسہ شیطانی سے اپنی دل کو بچاکے راستی و درستی پر رہنا کسی کی خاطر کسی کی حق تلفی نہ کرنا ہروقت خدا سے ڈرنا چال چلن شریفانہ رکھنا بُری صحبت سے بچنا۔ خوشامدی بہت ہوتے ہین دوست خیرخواہ کام دلسوز کہین نہین ملتا بہت سی باتین ملاقات پر موقوف ہین تپ و لرزہ یہان عالمگیر ہے

گرفتار مصیبت ہر رنا پذیر ہے فقط

سوال - عزیز و اقربا بہتر ہر والدین پر فرض ہو کہ حتی المقدور اپنی حیثیت اور آمدنی کے موافق اپنے لڑکے کو اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم دلاوین علم و ہنر سکھاوین سواب خدا کے فضل و کرم سے برخوردار لطف علی خان مدعمرہ پانچ برس کا ہوا اسکی تعلیم کیواسطے معلم ادیب و نیک چلن وخوش مزاج ایسا بہم پہونچاؤ کہ جس سے علاوہ تحصیل علم کے درستی اخلاق بھی ہوتی رہے کیونکہ جیسا سکھانے والا سکھاتا ہو ویسا ہی سیکھنے والا سیکھتا ہو استاد بداخلاق کی صحبت طلبا کے حق مین زہر قاتل سے بھی زیادہ موثر ثابت ہوئی ہے فقط

جواب - سرپرست ما فدویان - نامہ عالی کے صادر ہونے سے بندہ کی نہایت عزت ہوئی اللہ تعالیٰ تا دور شمس و قمر آپ کو سلامت رکھے برخوردار لطف علی خان گالیان دینا حجت کرنا چلانا و مچلنا مطلق نہین جانتا جب اُس سے کوئی حرکت بدخلقی اور بے ادبی کی ظہور پذیر ہوتی ہو تو مین اسکو تنہائی مین آہستہ سے منع کر دیتا ہون ہر روز بڑی فجر گھر سے اٹھکر دیوان خانے مین آتا ہے پانچون وقت کی نماز میرے ساتھ ادا کرتا ہو یہ اسکی سعادت مندی و بلند اقبالی کے آثار نمایان ہین ہفتہ عشرے مین دہلی جا کر حسب منشا آپکے ایک معلم تجویز کرکے لاونگا فقط

سوال - سرمایہ سعادت عرصہ سے خط تمہارا نہین آیا موجب توقف کیا ہے لکھواے برخوردار اس زمانہ مین اکثر بے وقوف لوگ ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی یہ کہدیتے ہین کہ دیکھو فلانا ہمارا ہمعصر تھوڑا لکھنا پڑھنا سیکھکر فلان محکمہ مین ملازم ہو کے اپنی اوقات بسر کرتا ہو ہمکو کیا ضرورت ہے کہ رات دن بیفائدہ دردسری سے اپنی جان کو مفت کھوئین آؤ ہم بھی کچھ نہ کچھ ملازمت کے مزے اڑائین جب یہ بات ان کے دلمین جم جاتی ہو تو کتب علوم کو بالائے طاق رکھکر طالب روزگار پھرتے ہین حسب لیاقت کسی نے انکو کوئی کام سپرد کیا تو اول چار پانچ رو ماہوار پر ہی خوش ہو گئے پھر جب کہ وہ تنخواہ انکی مکتفی نہ ہوئی تب اسوقت مشکل آپڑی نہ زیادہ لیاقت نہین کہ ترقی ہو یا کسی محکمہ عالیہ مین نوکر ہو جائین بمصداق مصرع کہ عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا

الغرض انسان جب اپنے وجود مین کمال نہین پیدا کرتا ہی اور کسب ہای عجیبہ وفنون غریبہ
کے سیکھنے مین سستی ہروار کھتا ہے تو اسکی حالت کیسے درست ہو سکتی ہی نہین نہین ہرگز
نہین بس تم کسی کی واہی تباہی باتون پر خیال نکرکے تحصیل علم مین بدل وجان مصروف رہو کیونکہ

علم سے عقل عقل سے تدبیر — اس سے حاصل مراد ہای کثیر

جواب مکرم ومعظم بندہ جناب چچا صاحب دام افضالہ عالی نامہ نافذ ہوا سرفراز فرمایا
عرصہ دو مہینے سے اس قصبہ ونیز گرد ونواح کے باشندون کو امراض بخار اور اسہال
وہیضہ نے بہت تنگ کر رکھا ہے چنانچہ فدوی بھی عارضہ بخار وہیضہ مین مبتلا تھا اب خدا
کے فضل سے صحت کلی حاصل ہوئی انھین عوارض کی وجہ سے خطوط کے بھیجنے مین تاخیر ہوئی
تھی یہ حقیر بہبودی اپنی سمجھکر ہر وقت پڑھنے لکھنے مین مصروف رہتا ہے فقط

سوال برخوردار خفتہ بخت ہم نے سنا ہی کہ تحصیل علم کیطرف تمھاری طبیعت بالکل مائل
نہین ڈاواندول پھرتے ہو یہ حال سنکر بمقتضاے فرط محبت و مزید الفت ہمکو
کمال ملال ہوا افسوس یہ تمکو معلوم ہی نہین کہ صرف علم وہنر ہی سے انسان حیوان سے
اشرف ہی ورنہ اسمین اور اُسمین فرق ہی کیا ہی بشر کی عزت بڑھتی ہی تو علم سے دولت
ومنزلت بڑھتی ہے تو علم سے غرضکہ سب نعمتین اسی کی بدولت حاصل ہوتی مین اور اسے
بڑھکر دنیا کی بہتری وعاقبت کی بہبودی کے لیے کوئی آلہ نہین ہے

لازم ہے آدمی کو کرے جستجوی علم — لہو ولعب سے کوئی رزالت سوا نہین
غفلت کو کاہلی کو نہ دے دخل آدمی — ہو پیر بھی تو اُسکو کبھو کب روا نہین

بس تم تحصیل علم مین رات دن مصروف رہو تاکید جانو فقط

جواب قبلہ وکعبہ بندہ دام ظلہ مفخر نامہ پہونچا مفاخرت کونین حاصل ہوئی ای قبلہ عالم
علم کوئی ایسی چیز نہین ہی جو بغیر عمدہ طریقہ وبدون معلم لائق وبہترین سامان کے آسان طور سے
آجائے جب تک بندہ کیواسطے اچھا طریقہ تعلیم کا تجویز نہ فرمایئے گا تحصیل علم ممکن نہین اطلاعاً عرض کیا ہے

سوال برخوردار نا عاقبت اندیش تمھارا تحصیل علم مین مصروف نہ ہونا موجب بڑی ناخوشی کا ہی سنو جسکو علم نہین وہ اندھا ہی اگرچہ آنکھون سی دیکھتا ہی علم وہ چیز ہی کہ جسکی قوت سی مشکلین حل ہوتی ہین غنی وہ ہی جسکو علم کی دولت حاصل ہو کیونکہ نہ اُسکو کوئی چور لیوے نہ اُسپر کوئی دعوی کر سکے جتنی خرچ کرو اتنی بڑھے علم جوہر بے بہا انسان کی زیب و زینت ہی جسمین یہ ہووہ ہر دلعزیز ہے کہ دریافت دُریافت عقلمندون کا وقت لکھنے پڑھنے مین گذرتا ہے نادانون کی عمر بیہودہ گوئی و خواب غفلت مین گذرتی ہی تم علم سیکھنے مین ہرگز کاہلی نہ کرو خطون مین مختصر عبارت پر از مطلب نہایت سلیس ایسی لکھو کہ سامع سنکر تمھارے الفاظ ملایم اور روزمرہ مناسب کو پسند کرے۔ فقط

جواب۔ مخدوم بندہ جناب چچا صاحب مفاخرت نامے نے پہونچکر افتخار بخشا اللہ تعالے آپ کی ذات بابرکات کو میرے سر پر دایم قایم رکھے یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ جس امر مین آپ ارشاد فرمائین مین اُس سے غافل رہون قبلہ گاہا بجز پڑھنے لکھنے کے کمترین کو کسی امر کا خیال نہین اطمینان فرمائیے۔ فقط

سوال۔ برخوردار ناپسندیدہ اطوار سب سے زیادہ ہم کو یہ افسوس ہی کہ تم نے ابتک کچھ علم نہین پڑھا جگہ جگہ تمھاری جہالت کا چرچہ ہے ہرچند کہ میرا قلم نصیحت کے قصص لکھتے لکھتے گھس گیا ہاتھ تھک گیا مگر تمھارے دلپر اسکا ذرا بھی اثر نہ ہوا۔ بیت

گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو از شما یک تن نہ شد اسرار جو

ہاے افسوس تحصیل علم سے باز رہنا اور عمر عزیز کو بطالت مین تلف کرنا بڑی نادانی اور کمبختی کی نشانی ہے اب بھی اگر تم کمال استقلال اور ثبات ولی سی علم کے سیکھنے مین محنت کرو تو امید ہی کہ تاریکی جہالت کی تمھارے دل سی دور ہو جاے گی اور تمھارے وجود پر سنگ پارس کی تعریف صادق آے گی بیت میاموز جز علم گر عاقلی کے بے علم بودن بود غافلی

جواب بلجاے فرزندان مدظلہ۔ گرامی نامہ نصیحت شمامہ صادر ہوا اعزاز بخشا بندہ آپکو تحصیل علم کا

کمال شوق ہی اور ہردم یہ خیال ہی کہ جہانتک ہوسکے تحصیل علم مین ترقی کرتا جاؤن سواے پڑھنے لکھنے کے کسی کام مین مصروف نہون مگر کیا کرون عرصہ دو مہینے سی عاضہ بخار مین بیمار ہون حکیم نہین دوا نہین طبیعت رو بصحت کیونکر ہو اکثر لوگ ہندوستانی نسخہ علاج الغربا وطب احسانی بغل مین دبائے حکیم یونانی بنے پھرتے ہین اُن سی علاج کرنا اسوجہ سے مناسب نہین کہ وہ تشخیص بیماری کی اچھی طرح نہین کرسکتے قطع نظر اسکے ستیاناس جاے یہانکے عطارونکا کہ گلی سڑی دوائیان کھتے ہین کہ بجائے فائدے کے ضرر ہوتا ہی ایسی صورت مین بشرط اجازت خدمت عالی مین حاضر ہوکر علاج ڈاکٹری کروانا چاہتا ہون فقط

سوال سعادت نشان برخوردار ظفر علیخان زاد علمہ۔ دعای حصول علم کے بعد واضح ہو مدت سے خط تمھارا نہین آیا اسلیے طبیعت از حد پریشان ہے لازم ہے کہ دو کلمہ خیریت سے جلد خوشوقت کرو تحصیل علم مین بدل وجان ساعی رہو کیونکہ عقل کا عروج وذہانت کا صعود تحصیل علوم وتکمیل فنون پر منحصر ہے جسقدر انسان علم وہنر مین ترقی کریگا اسی قدر اسکی عقل و فہم مین ترقی ہوگی انسان کو ہرحال مین مناسب ہی کہ حتی المقدور تحصیل علوم وفنون مین سعی بلیغ عمل مین لاکے ظرف عقل کو صفائی دیوے تاکہ سعادت دارین حاصل ہو علم کا ثمر عمل ہے جو عالم بے عمل ہی۔ وہ درخت بے ثمر ہے بلکہ بدرجہا اس سی بدتر فقط

جواب جناب بھوپاصاحب دام افضالہ نصیحت نامہ فیض شمامہ صادر ہوا سرفراز فرمایا فدوی دنیا وعقبیٰ مین اپنی سرخروئی سمجھکر ہروقت پڑھنے لکھنے مین مشغول رہتا ہے اور علم کا سیکھنا زیادہ تر اسلیے ضرور ہی کہ جب انسان پر گردش زمانہ سی کوئی آفت ناگہانی وحادثہ آسمانی وارد ہوجاتا ہی تو وہ اپنے علم وعقل کے زور سے ایسی ایسی تدابیر صائب اخراج کرتا ہی کہ وہ اس غم والم سے آزادی پاتا ہی برخلاف جاہل خالی الذہن کے کہ جب کوئی صعوبت اسپر نازل ہوجاے تو تمام عمر اسی مین مبتلا رہتا ہی کیا مقدور ہی کہ کوئی تدبیر اپنی دانائی اسی مخلصی کی نکال سکے ہرچند اپنی طرف سی کوشش کرتا ہی مگر وہ الٹی پڑتی ہی فقط

سوال واے میرے برخوردار کب تک خواب غفلت مین پڑے رہوگے جاگو جاگو ہوشیار ہو

علم حاصل کرو انسان دنیا و عاقبت مین محض اسکی بدولت عزت و وقعت پاتا ہے حتی کہ مقبول
بارگاہ الٰہی ہو جاتا ہے جو شخص اس دولت کو حاصل نہین کرتا وہ دست نگر دیگر و کوڑی کوڑی کیلیے
دربدر محتاج پھرتا ہے ؎

نیک و بد کی تمیز علم سے ہے — سب کے دل مین عزیز علم سے ہے
رخ غیرت پہ نور علم سے ہے — زیب عقل و شعور علم سے ہے

ہائے غضب تم ایسی بے بہا نعمت کو حاصل نہین کرتے بیہودہ کامون کی سرگردانی اور تضیع
اوقات کرتے ہو حالانکہ ایک مولوی فاضل کامل تمہاری تعلیم کے لیے گھر پر موجود ہین پھر بھی
تم نے کچھ حاصل نہین کیا مقتضائے دانشمندی یہ ہے کہ محنت کر کے علم سیکھو کیونکہ -

علم ہی سے قدر ہے انسان کی — ہے وہی انسان جو جاہل نہین

زیادہ والدعا فقط

جواب قبلہ گاہا بیشک علم کے پڑھنے سے انسان خدا و رسول کو پہچانتا ہے ادب و تہذیب سے
کامیاب ہوتا ہے حیوان سے انسان کو بڑائی باعتبار علم کے ہے ورنہ انسان بے علم گو کہ بصورت انسان کی ہو
لیکن سیرت مین حیوان ہے پس باوجود میسر ہونے سب سامان کے جان بوجھکر تحصیل علم مین غفلت
کرون تو عین میری بیوقوفی ہے چنانچہ بندہ کے پڑھنے لکھنے کی صداقت مین جناب مولوی صاحب کی
تحریر منسلک عریضہ ہذا ہے اور یہ لکھنا آپکا کہ جو شخص علم حاصل نہین کرتا وہ کوڑی کوڑی کیلیے دربدر
محتاج پھرتا ہے گستاخی معاف کمترین اسکا قائل نہین کیونکہ بفضل خدا ان کو دیکھئے کہ باوصف
پوری تحصیل علم عربی و فارسی کے ہر روز کاسہ رزق ہاتھ مین لیے در در ٹکرین مارتے و گھر گھر
دامن آرزو پھیلاتے پھرتے ہین کہین سے روکھی سوکھی نان جوین میسر ہو جاتی ہے اور کہین سے صاف جواب ہی ملتا
ہے غرضکہ شب و روز انکا یہی حال رہتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ علم سے تسکین حاصل ہوتی ہین مگر دولت
حاصل نہین ہوتی بمصداق رباعی سے ہاتھ آتی ہے کب علم و ہنر سے دولت + ملتی ہے قضا و قدر سے دولت
جو علم و ہنر رکھتے ہین وہ ہین محروم :: مانوس ہے جاہل احمق و خر سے دولت + زیادہ حد ادب فقط

تم اپنی اوقات کو محض غفلت مین بسر کرتے ہو تمھاری بیعلمی اور غفلت پر نہایت افسوس کرتا ہون
اور بار بار لکھتا ہون اور فوائد علم کے بتلاتا ہون کہ اے میرے پیارے بھائی تم اپنے کو
تحصیل علم کا عادی بناؤ مگر تم کو علمی نصیحت کارگر کیون نہین ہوتی اسکا کیا سبب ہے جو تم
اپنے کو علم کی نعمت سے محروم رکھتے ہو دیکھو تمھارے مجمع مین جب عالم و فاضل آتے ہین تم
ان کی کیسی عزت و آبرو کرتے ہو اپنی جگہ چھوڑ کر اعلیٰ درجہ پر ان کو بٹھاتے ہو جو وہ کہتے ہین
سوائے آمنا و صدقنا کے کسی طرح کا اعتراض نہین کر سکتے یہ سب توقیر و منزلت اُنکی علم سے
ہوتی ہے پھر بھی ایسے شخصون کی توقیر دیکھکر علم سیکھنے کا تم کو خیال نہین ہوتا فقط

جواب - اجی بھائی صاحب یہ مین پہلے ہی آپ کی خدمت مین عرض کر چکا ہون کہ
میری ہمدردی کا یہان مطلق کسی کو خیال ہی نہین نہ میرے پڑھانے لکھانے کی کسی کو
خواہش نہ میری صحت و عافیت کا کوئی خواہان اسلیے میرا پورا ارادہ اور دلی خواہش
ہے کہ مین آپ کی خدمت مین حاضر ہو کر علم عربی حاصل کرون مجھے امید ہے کہ آپ بیچرد لسے
مجکو طلب فرماوینگے فقط -

سوال - برخوردار ناکارہ خط تمھارا آیا ہم نے دیکھا سے ایک غلطی ہو تو کہی سر سے
لے تا پا غلط + خط غلط مضمون غلط املا غلط انشا غلط سبحان اللہ اسی لیاقت پر روزگار کرنیکا حوصلہ
ہے چاکری مالی کو علمی لیاقت چاہیے افسوس تم کو پڑھتے ہوے چھ برس ہوئے مگر ہنوز طریقہ
تحریر معلوم نہ ہوا حالانکہ سب سامان لیاقت و علمیت حاصل کرنے کا مہیا پھر بھی تحصیل علم مین
تم نے غفلت کی بُرا کیا محنت نہ کی کیا تمکو کسی کی نصیحت اثر پذیر نہین ہوتی جو تحصیل علم کیطرف
تم متوجہ نہین ہوتے اس تمھاری مفت اوقات ضائع ہونے پر ہم کو سخت ملال ہوتا ہے بہتر ہے کہ اب
بھی سمجھو ورنہ پچھتاؤ گے ع　　گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہین

تم فضل الٰہی سے ذہین ہو تھوڑے دنون کی محنت مین پوری استعداد حاصل کر لوگے
اگر طریقہ تعلیم مین بے تدبیری ہے تو اطلاع دو تاکہ اُسکی تدبیر کی جاوے فقط

دیکھنے مین دل لگاؤ فقط

جواب قبلہ مکرم دام مجدکم۔ نامہ نامی صادر ہوا مفاخرت دارین حاصل ہوئی حسب ارشاد آپ کے کتب تواریخ کا دیکھنا فدوی نے شروع کردیا ہی۔ ان دنون اس دیار مین بیماری چیچک کا نہایت زور شور ہی اکثر اطفال خورد سال اس کمبخت دایہ نے بستر لحد مین سلائے ہین یہان کے باشندے ٹیکے کی کچھ حقیقت نہین سمجھتے فقط

سوال اخی صاحب پشت پناہ برادران دام فیضہ یہان مدرسہ کی تعلیم مین برخوردار ان لطف علیخان و خورشید علیخان علم ادب سے محض بے بہرہ ہین اسی وجہ سے اوقات عزیز کو ناشایستہ صحبت اور بیموقع نشست وبرخاست مین صرف کرتے ہین ان کو علم ادب کی مطلق تعلیم نہین ہوئی شایستگی کا حاصل کرنا بغیر تعلیم ادب و اخلاق کے غیر ممکن ہی مین دیکھتا ہون مدارس دیہاتی کے طلبا اردو کی پہلی دوسری یا فارسی کی پہلی دوسری پڑھکر اربعہ تناسبہ سیکھکر عرضی ہاتھ مین لیے ہوے بندوبست کی کچہریون مین بتلاش روزگار بھٹکتے پھرتے ہین یا پٹواریون کے بستون کے اٹھانے دھرنے مین اوقات عزیز کو ضایع کیا کرتے ہین لیاقت خاک نہین تعلیم کا نام بدنام اگر ارشاد ہو تو برخورداران مذکور کو اپنے ہمراہ لیجا کے تعلیم علم ادب و اخلاق سے شایستہ بناؤن واجب تھا عرض کیا فقط

جواب برادر ذیشعور۔ تمھارے خط کے آنے سے آنکھون مین روشنی دل کو خوشی ہوئی قاعدہ کی بات ہی کہ جب تک انسان کو جس امر کا علم نہ ہوگا وہ کیونکر اسکی برائی بھلائی سے واقف ہو سکتا ہی ہماری خواہش بھی یہی ہی کہ تم برخورداران لطف علیخان و خورشید علیخان کو اپنے ہمراہ لیجاکر علم ادب و اخلاق کی تعلیم دو ہم یقین کرتے ہین کہ تمھارے پاس رہنے سے بے تمیزی کی خصلت بے تہذیبی کی عادت بالکل جاتی رہیگی تھوڑے ہی دنون مین وہ خود اپنی عادت مین نیک و بد کی تمیز کرنے لگین گے اور شائستہ بنجائینگے۔ فقط

سوال۔ بھائی صاحب امیدگاہ برادران کمترین بحصول رخصت دو ماہ مکان پر آیا سب کو خیریت سے پایا برادران امراؤ علی خان کا امتحان لیا مولوی صاحب کی تعلیم درستی کے ساتھ نہین

پائی۔ کیسا معنی لڑکے نے جہان الف بے کی دو چار تختیان پڑھلین تو انھون نے اسکو کریما و محمود نامہ بغیر معنون کے شروع کرا دیا لڑکون نے طوطی کیطرح یاد کرلیا لیکن انکو اتنا بھی معلوم نہین کہ کریما کس چیز کا نام ہے اور محمود نامہ کس کو کہتے ہین گلستان و بوستان جو پڑھاتے ہین انکی معنی بے محاورہ نہایت خراب طور سے بتلاتے ہین درحالیکہ حضرت استاد آپ ہی نہین جانتے کہ ماضی و مضارع کیا ہے فاعل و مفعول کسے کہتے ہین تو لڑکون کو کیا خاک بتلاوین بقول شخصے او خویشتن گم است کرا رہبری کند اگر حکم ہو عزیزان مذکور کو مدرسہ سرکاری مین داخل کردیا جاوے فقط

جواب عزیز دلی برادر کرامت علی خط تمھارا آکر منکشف حالات کا ہوا ہمکو تمھاری راے سے اسوجہ سے اتفاق ہے کہ مدارس سرکاری مین ابتداے مدرسہ سے لیکر گورنمنٹ کالج تک درجہ بدرجہ سب علمون کی پوری پوری تعلیم ہوتی ہے ہم مکاتب دیسی کو مدارس سرکاری پر کسیطرح ترجیح نہین دیسکتے قطع نظر تحصیل علم کے اخلاق و عادات کی درستی کیواسطے اس سے بہتر اور کوئی ذریعہ متصور نہین ہوتا ابتداے عمر مین جس قسم کے خیالات بچون کی طبائع مین متمکن ہوجاتے ہین ممکن نہین کہ پھر وہ کسی تدبیر سے دور ہوسکین پس تم دونون لڑکون کو مدرسہ سرکاری مین داخل کردو فقط

سوال اشرف الاخوان سلمہ الرحمن دو مہینے سے نامہ عالی صادر نہوا اور نہ کچھ خرچ مرحمت فرمایا بدون خرچ تکلیف کثیر ہے اس سبب سے فکر دامنگیر ہے امید کہ صحت مزاج مبارک سے آگاہی بخشئے اور خرچ معقول بھیجئے۔ برخوردار لطف علی خان کو ہر وقت پڑھنے لکھنے کا شغل ہے باقی سب طرح خدا کا فضل ہے فقط

جواب سعادتمند ازلی برادر احمد علی ہم خدا کے فضل سے اچھی طرح ہین تمھاری خیریت چاہتے ہین مبلغ دو سو روپیہ بذریعہ ڈاکخانہ بھیجے جاتے ہین وصول کرکے رسید بھیجو اور برخوردار لطف علی خان اطال اللہ عمرہ کو قصص و حکایات کی کتابین پڑھنے کی رغبت دلاؤ اور اسکے پڑھنے کا ایک وقت خاص مقرر کرو کیونکہ قصہ جات کے مطالعہ سے ایک خاص قسم کا اثر انسان کی طبیعت پر ہوتا ہے وہ بمقابلہ خشک تعلیم پانے والے کے بہت جلد محاورات روزانہ و مضمون نویسی و عبارت آرائی پر حاوی ہوسکتا ہے طبیعت کی جولانی و مزاج مین رنگینی

پیدا ہوتی ہے زبان شیرین وگفتگو پاکیزہ ہو جاتی ہی طرح طرح کے قصے وکہانیون کے پڑھنے
سے انسان کو بیشمار تجربے حاصل ہوتے ہین فقط

سوال۔ برخوردار سعادت آثار بدعمرہ۔ بعد دعای ترقی مراتب مطالعہ کرو خط تمھارا آیا
حال معلوم ہوا ہم اس بات سے نہایت خوش ہوے کہ دونون لڑکیون نے کلام مجید پڑھ
لیا اب ہماری خواہش دلی یہ ہے کہ ان کو علم ادب و اخلاق کی تعلیم دلاؤ کیونکہ علم کی روشنی
جہالت کی تاریکی کو دور کرتی ہے اور بے علم کی عمر لڑائی جھگڑون مین گذرتی ہی حق تو یہ ہی
کہ عورت کی تعلیم ہی نجات ابدی کا باعث ہے کیونکہ اگر عورت کو علم ہوگا تو اسکے بچے بھی ابتدا
سے اچھے ہونگے بُری عادتون سے بچین کے بدون علم کے انسان کو انسانیت نہین آتی
جبکہ لڑکیان کتب اخلاق وغیرہ اچھی طرح پڑھین گی تو احکام الٰہی سے آگاہ ہو کر حقوق
ہر ایک کے پہچانین گی بہرکیف نتیجہ تعلیم علم کسی طرح سے برا نہین ہر طرح اچھا ہے فقط

جواب۔ مربی دوجہان جناب چچا صاحب۔ نامہ عالی نے صادر ہو کر فدوی کی آبرو
بڑھائی۔ بیشک شایستگی کا حاصل ہونا بغیر تعلیم علم ادب و اخلاق کے غیر ممکن ہی جو عورت
زیور علم سے آراستہ ہوگی وہ کسوت عقل سے ضرور پیراستہ ہوگی مگر بیان وجود ایسی عورت
کا غیر موجود ہے کہ جس سے لڑکیون کو تعلیم دلائی جاوے اطلاعاً گذارش ہی۔ فقط

سوال۔ مخدوم بندہ جناب چچا صاحب۔ فدوی تین مہینے کی رخصت لے کر مکان پر
آیا سب عزیزون کو بخیر و عافیت پایا برادران کرامت علیخان واحمد علیخان علم فارسی حاصل
کر چکے ع۔ بی مین شرح ملا پڑھتے ہین گو مین ان کی تحصیل سے خوش ہوا کہ اسمین ترقی و بہبودی
دینی متصور ہی لیکن یہ افسوس ہوا کہ انھون نے تعلیم انگریزی نہ پائی کہ جسکا سیکھنا زمانہ موجودہ
کی رفتار کے موافق نہایت ہی ضرور ہی زمانہ حال کی رفتار کبھی اس بات کی اجازت نہین دیتی کہ تعلیم
انگریزی کو برا و فضول سمجھا جاوے جو بعض حضرات نیم ملا انگریزی کو بہت ہی برا جانتے ہین بلکہ اسکے
تحصیل کنندہ پر از راہ نادانی فوراً فتوی کفر کا لگا دیتے ہین ہان جو شخص اپنی مذہبی تعلیم کو برا سمجھ سکے

علم عربی پر تعلیم انگریزی کو ہر طرح ترجیح دیوے بیشک وہ بڑا ہی سو مذہبی تعلیم صرف اسقدر چاہئے
کہ وہ باتین جو خدا نے اور اُسکے سچے رسولؐ نے فرمائی ہین اُنکی حقیقت سے واقف ہو کر پورے
طور پر اسکا پابند رہے اگر آپ کا ارشاد ہو تو برادران مذکور کو مدرسہ علیگڈھ مین داخل کر دیا جائے فقط

جواب برخوردار بلند اقبال خط تمہارا پہونچا اسکے مضمونِ دلپسند نے ہمکو خوش کیا بعض حضرات
ناعاقبت اندیش باوجود انقلاب چند در چند ہنوز اُسی پُرانی لکیر کے فقیر ہین نہین جانتے کہ علاوہ
پابندی مذہب دنیا مین کیا ہو رہا ہی اور کیا کرنا چاہیئے ان کم ہمتون نے کوئی یہ نہین پوچھتا
کہ خیراتی ٹکڑون کا سہارا تکنا اور دریوزہ گری کرنا کب روا ہی جو انگریزی تعلیم کو برا جانتے ہو
افسوس عقل کے اندھے اتنا نہین سوچتے کہ روزگار کی بدولت انسان کی آبرو و کاروبار
دنیوی مین ترقی ہوتی ہی اس زمانہ مین نوکری کے واسطے انگریزی زبان سیکھنا ضرور ہے
جہانتک غور کیا جاتا ہے بغیر تعلیم انگریزی حالت کا درست ہونا غیر ممکن ہی دیکھو جو لوگ
انگریزی پڑھے ہوے ہین اُنکی حالت کیسی بڑھی ہوئی ہے لہذا ہم کو تمہاری راے سے
اتفاق ہے فقط

سوال عموی صاحب فیض رسان دام فیضہٗ عرصہ ہوا کہ فدوی علم فارسی و عربی حاصل
کر چکا اب یہ تمنا ہی کہ مدرسہ رڑکی مین داخل ہو کر علم انگریزی پڑھے لیکن پیر جی نور الدین صاحب
و مولوی قطب الدین صاحب انگریزی کے پڑھنے سے مانع ہو کر فرماتے ہین کہ انگریزی
پڑھنے سے آدمی بگڑ جاتا ہے اور دائرہ اسلام سے باہر ہو جاتا ہی حالانکہ میری دانست
مین انگریزی کے پڑھنے سے بجز فوائد کوئی قباحت نہین آپکی اسمین کیا راے ہی ارشاد فرمایئے فقط

جواب ستودہ خصال برخوردار محمد کمال خوشحال رہو۔ تمہارے خط نے پہونچکر میرے
دیدۂ منتظر کو منور کیا، اس زمانہ کے جاہل پیرزادون و خود غرض نیم ملاؤن نے تحصیل علوم
و فنون مسلمانان ہند سے معدوم کر دیا۔ انگریزی مت پڑھو کرسٹان بنجاوگے ریاضی سیکھو
دہریہ ہو جاؤگے عربی بھی اب وہ عربی نہین چھاپے مین نئی نئی کتابین چھپ گئی ہین ان کو ہر گز

نہ دیکھنا اگر دیکھو گے وہابی ہو جاؤ گے سیدھے جہنم کو جاؤ گے فارسی پڑھنے سے آدمی بگڑ جاتا ہے آہ
افسوس بیچارے جاہل مسلمان اُن کے وعظ کے سننے سے پست ہمت ہو جاتے ہین اگر وہ
چار آنے کماتے ہین وہی اُنکی ضیافت ہین نذر کر دیتے ہین اِن دین کے دشمنون نے دین کے پیرایہ
مین اپنی حلوے مانڈے کی خاطر کیسی کیسی خرابیان ڈال رکھی ہین جہان جس نے الکتاب
علوم و فنون نادرہ کیطرف میلان طبع کیا تو اس کی کمبختی آئی اب لامذہب ہے تو وہ ہے
وہابی ہے تو وہ ہے مشرک و بدعتی ہے تو وہ ہے نیچری یا کرسٹان ہے تو وہ ہے ذرا سوچو تو سہی کہ دین
اسلام کیا ہے اور مسلمان کسکو کہتے ہین تواریخ اُٹھا کر دیکھو کہ اگلے لوگون نے کس جد و جہد
سے علوم نادرہ اور فنون مفیدہ کو دنیا مین پھیلا کر دین اسلام کو کیسی رونق دی ہے اے جامع
علم و ادب اِن جاہل پیرزادون اور جعلی نیم ملاؤن سے بچو قرآن و حدیث پر عمل کرو علم انگریزی پڑھو فقط

سوال امیدگاہ دو جہان دام عظمتہ بعد اظہار لوازم تسلیم عرض یہ ہے کہ ایک شخص
مولویانہ صورت مسجد مین آکر وارد ہوا اور نام اپنا حاجی سید کریم الدین دہلوی بتلایا دوسرے
دن طرح بطرح کے شعبدے ظاہر کیے عموی غلام حسین خان کو بخلوص نیت ثابت ہوا
کہ یہ شخص نہایت بڑا کامل ہے اور اسقدر اسکا اعتبار ہوا کہ اسکو اپنے دیوانخانے مین لیجاکر
ایک کوٹھری مین کہ جسمین پانچسو روپیہ نقد رکھے ہوے تھے چلہ کھینچنے اور وظیفہ پڑھنے کو بٹھا دیا
تیسرے روز وہ گندم نما جو فروش پانچسو روپیہ بغل مین دبا نہین معلوم کسوقت اڑنچھو ہو گیا اطلاع اسکی
تھانے مین کیگئی حاجی صاحب تو گویا ولی تھے مگر انکے مرشد کامل اہالیان پولیس دوسرے ہی دن معہ
مال مسروقہ گرفتار کر لائے سچ ہے ولی کو ولی پہچان لیتا ہے آخر کو ملزم نے جرم کے ارتکاب مین
دو برس کی قید کی سزا پائی چچا صاحب معصوف کو زر بازیافتہ عدالت سے وصول ہو گیا فقط

جواب فرزند ارجمند زاد اللہ قدرہ خط تمہارا آیا کیفیت معلوم ہوئی اگر کوئی شخص مولوی وغیرہ بنکر
دھوکا دیوے تو اسکے دھوکے مین آنا یا اسکو اچھا سمجھنا دانائی سے بعید ہے انسان کو چاہیئے کہ بلا
سوچے سمجھے کسی کا معتقد نہ ہو جاے جلد اعتقاد لانے والا فوراً دھوکا کھا جاتا ہے مقتضائے دانشمندی

کہ کسی کے معتقد ہونے سے پہلے ہی اُسکو اچھی طرح سے آزمالے کہ آیا اسکا فعل مطابق قول کے ہی یا نہین فقط

سوال اخوت پناہ دام شفقتہ - فدوی کا ارادہ ہی کہ برخوردار لطف علیخان بد عمرہ کو مدرسہ انگریزی مین داخل کر دی لیکن اسمین آپکی اجازت درکار ہی عرصہ پانچروز کا ہوا ٹڈی دل اسقدر آیا کہ قصبہ و نیز گرد و نواح کی تمام فصل باجرہ جوار وغیرہ کو کھا کر بالکل نیست و نابود کر گیا وائے تقدیر کاشتکاران کہ پارسال بارش کی قلت اور امسال ٹڈی کی کثرت سے پریشان حال ہین فقط

جواب عزیز از جان ظفر علیخان خط تمہارا آیا تسکین دہ ہمارے دل کا ہوا جو شخص چھوٹی عمر کے بچہ کو مدرسہ انگریزی مین داخل کر دیتا ہی وہ میری نزدیک عقل سے خارج ہی کیونکہ اس عمر مین اُسکو اپنے مذہب سے بالکل واقفیت نہین ہوتی اور اُسوقت جسطرف اُسکو رغبت دلائی جاوے وہ تقاضائے عمر کے باعث اُسی طرف مائل ہو جاتا ہی پس جبکہ اُسکو لڑکپن ہی مین انجیل کی تعلیم دیجاتی اور دین عیسوی کیطرف رغبت دلائی جائے تو ممکن ہی کہ یہ خیال جو ہر وقت اسکے دل مین ہی ایکدن اثر دکھاوے یعنے وہ اپنا مذہب جسکی اسے ناواقفیت ہی ترک کرکے کرسچین ہو جاوے ہرگز میرا انشا نہین ہی کہ ابھی برخوردار لطف علیخان اطال اللہ عمرہ کو مدرسہ انگریزی مین تعلیم دلائی جاوے ہان پہلے اپنی مذہبی تعلیم علم کی دلاؤ بعدہ مدرسہ انگریزی مین داخل کرو تاکہ وہ اپنے طریقہ مذہبی پر قائم رہے اور علم انگریزی بھی حاصل کرے فقط

سوال جناب بھائیصاحب برخوردار معشوق علیخان نے علم انگریزی پڑھکر عیسائی دین قبول کر لیا تھا ہم لوگون کے سمجھانے اور واویلا کرنے پر تائب ہو کر پھر وہ اپنے اصلی دین مین آگیا مگر حقیقت مین اسکا عقیدہ جیساکہ چاہیے اپنے مذہب پر قائم نہین ہی تذبذب مین ہے اور وہ اپنے عقائد دینیہ و اصول مذہبیہ سے بالکل بے بہرہ ہے پادریون کی تعلیم کچھ ایسی سرسری نہین ہوئی جو نقش بر آب کی طرح جلد زائل ہو سکے اب اسکو اپنے اصلی مذہب کا پیرو کار ہونا مشکل ہے - فقط

جواب - عزیزم اسمین سراسر غلطی برادر واجد علیخان کی ہی کہ اُسنے برخوردار معشوق علیخان کو ابتدا مین اپنے علم دین کی تعلیم نہین دلوائی اسکول انگریزی مین داخل کر دیا ادھر برخوردار مذکور اپنے دین اسلام کے معاملات سے محض ناواقف تھا ادھر پادریون کے وعظ و نصایح مین اپنے

مذہب کی بُرائی اور عیسائی دین کی سچائی اور خوبی سنی تو خواہ مخواہ اسکا دل اپنے دین کی
طرف سے منحرف و برگشتہ ہوگیا اب اسکو کتنی ہی فہمائش کی جاوے لیکن وہ بات جو پادریون
نے اسکے ذہن نشین کردی ہو دوسری طرف مائل نہ ہونے دیگی اسی واسطے حکمائی لکھا ہو کہ انسان
کی طبیعت بحالت طفولیت نہایت ملائم ہوتی ہے جس امر کیطرف اسکو لگایا جاوے بہت جلد قبول کرلیتی
ہی بلکہ نقش بر سنگ کے مانند پائدار ہو جاتی ہی پس لڑکون کو جبتک پہلے سے مذہبی عقائد
واصول دین سے من کل الوجوہ آگاہ نہ کردیا جاوے تب تک داخل مشن اسکول نہ کرنا چاہیئے فقط

سوال - مخدوم بندہ - تسلیم خارج مسموع ہوا کہ ان دنون ایک عیسائی نے ایک
مذہبی معاملہ مین آپسے چھیڑ چھاڑ شروع کی ہی اگر ایسا ہو تو فدوی ایک عرصہ سے ایسی موقع
کا جویان ہی کہ دین عیسوی کی حقیقت کا لوگون پر اظہار کرے کہ کہان تک وہ ازروی
عقل سلیم قابل تسلیم ہے بشرط اجازت یہ کمترین حاضر ہو کر انشاء اللہ تعالی ایسی صریح
ولاجواب لائل سے بحث کرے گا کہ جس سے اس مذہب کی بخوبی حقیقت کھلجائے گی فقط

جواب - ذخیرہ علم وہنر زاد اللہ فہمہ - تم نے جو سنا ہے وہ صحیح ہی حتی المقدور اپنے آنے مین
دیر نہ کرو جلد آؤ - وو شنبہ کے روز دولت خان مرگئے جمع کرکے دھر گئے ان کا مال دوسرون کے
ہاتھ آیا ان کے کس کام آیا اسکی حفاظت مین مفت ایذا اٹھائی مزے اُڑانے والونکی مراد برآئی
مال وہی خوب ہے جو ساتھ جاے عاقبت مین کام آئے اب اُنکے مال مین لگا لگا ہی فقط

سوال - برخوردار بجرفتار انو اہا سنا گیا ہے کہ تم نے عیسائیون کے ساتھ بیٹھکر کھانا جائز
کر رکھا ہے بلکہ انھین کی عادت واطوار کے پابند ہوگئے ہو ایسی تم پر کون مصیبت آن پڑی
کہ جو خواہ مخواہ کرسٹانون کے ساتھ کھانا کھانا و طریقہ بدلنا ضروری سمجھا انگریزی تو دنیا بھر میں
ہی مگر ہوشیار لوگ اپنے دین اسلام پر قائم رہتے ہین تم نے علم انگریزی کیا پڑھا گویا اپنا خانہ دین
ویران کردیا حیف تمھاری عقل پر دیکھتے نہین کہ عیسائی لوگ اپنے ہر ایک اصول مذہب سے کیسے
واقف ہوتے ہین ہر وقت اپنے مذہب کے اصول مین بحث کرتے ہین و معلومات مذہبی

زیادہ یاد کرتے ہین ساعی رہتے ہین ودلائل عقلیہ ونقلیہ مین کیسی تاثیر پیدا کرتے ہین کہ جاہل مسلمان وبیوقوف ہندو اُن کے کہنے مین آکر دفعتہً اپنے مذہب سے نفرت پذیر ہوجاتے ہین جب ایسا حال ہی تو ہم تم سے مخاطب ہوکر یہ کہتے ہین کہ تم یہان چلے آؤ تاکہ تمھارے عقائد درست ہون فقط

جواب۔ قبلہ عالم دام ظلہ۔ جبکہ خداوند کریم نے ہم کو ضیائے علم و دانش سے مجلی کرکے نفع ونقصان نیک و بد مین بخوبی تمیز کرنے کا ملکہ عطا فرمایا اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سا شفیع ہمپر نازل کیا جو ہمین راہ راست پر لایا پھر اگر ہم ایسے نبی کے حکمون کو بجا نہ لادین اور اس کے خلاف چلین تو ہمارے ایمان و اسلام پر حیف ہے پس ہر ایک اہل اسلام کو واجبات سے ہی کہ اپنے اصول مذہب کو بخوبی ملحوظ و مضبوط رکھے اور اقوال ائمہ مذہب کو اپنے ذہن مین ایسا منقش کرے کہ جسمین نسیان باریاب نہ ہوسکے اور اپنے عقائد و طریق مذہب مین نسبت توافق کا لحاظ رکھے تاکہ ان مخترعات باطلہ سے جو فی زمانہ نشو ونما پارہے ہین محفوظ رہے اور اُن کے دام تزویر مین گرفتار نہو آپ میری طرف سے ہر طرح مطمئن رہیئے کسی کے کہنے سننے پر خیال نہ کیجئے۔ فقط

سوال۔ اہی بدنام کنندہ ننگ و ناموس واہ واہ سبحان اللہ کیا کہنا ہی اب تو تم نے جاکٹ و پتلون کا پہننا میز پر کھانا کھانا ہر وقت کرسچین لوگون کی صحبت مین رہنا پسند کیا ہی مگر یہ تو کہو تمھارے باپ کون مسٹر صاحب تھے جو تم نے یہ طریقہ اختیار کیا اور کم آمدنی پر اسقدر فضول خرچی اللہ اللہ تیری اولو العزمی ادھر عیش و آرام ادھر بعوض قرضہ کل جائداد برسر نیلام آخ تھو ایسے کرتوت پر اور لعنت ہی ایسی سمجھ پر۔ ابتک تو جائداد ضائع شدہ کی بدولت قرض لیکر گلچھرے اڑائے اب بچا بتاؤ کہان سے کھاؤگے بقول شخصے کاجل کا لگانا تو آسان ہوتا ہی لیکن دیدہ مٹکانا مشکل ہی جاکٹ پتلون کا پہننا تو سیکھ لیا مگر یہ نہ سمجھا کہ اسکا پہننا چند ہی روز مین عذاب جان ہوجائیگا لینے کے اُلٹے دینے پڑ جائینگے۔ تم دین و دنیا سے گئے گذرے ہوئے دھوبی کا کتا گھر کا نہ گھاٹ کا اسی کو کہتے ہین فقط

جواب۔ اد مائی ڈیر۔ تمھارا اس کسم کا چٹھی جسمین پرانی گھرٹ کا کمیا لاٹ درج تھا ہوچکا

کموب کیپیٹ ملوم ہوا اب تم پڑانی وڑانی راہ رشم کو جانے ڈو بڑا اکھڑا اب بات ہی جاندا و
وگیرہ پرالوڈاع بیجو تمھارے لکھنے پہ ہم کو ہنسی آتا ہی شب گلٹ جب شے مین پورا جنٹیلمین ہوا
ہون تم لوگون کے کھٹ وشلام سے اپنا ہتک سمجھتا ہون ہم تمھین یاد نہین کرتا تم ہمین
کیون یاد کرتا ہی بائی ڈیر بگیر تعلک کسی کو تکلیف دینا ہو کو بھی کا باٹ ہی کواہ مکواہ چٹھیان لکھکر
ہماری ٹیبیٹ کو ڈک کرتا ہے ہماری ترٹیب سے کسی کو کچھ نہ کہنا اگر پوچھین تو جواب ٹک نہ
دینا نہ ان کو ہمارا پتہ بتانا کشوا شٹے کا لالوگ کے ڈیکھنے سے ہم کو نفرٹ آتا ہی۔ فکٹ

سوال۔ برخوردار ناشایستہ کردار۔ جب کسی مجلس مین کسی کا نام نیکی سے لیا جاتا ہی تو وہ
نیک و لائق مشہور ہوتا ہے اور جس شخص کا ذکر بدی سے کیا جاتا ہی وہ نالائق کہلاتا ہی چنانچہ
ایک جگہ پر تمھارا ذکر یہ سنا گیا کہ نہ تم لکھتے ہو نہ خدا کی عبادت کرتے ہو ہر وقت جاہلون کی
صحبت مین جو خاص افلاس و ادبار کا نمونہ ہی رہتے ہو بیجا غصہ کرنیکی تمھاری عادت ہوگئی ہی
جب کہ باری تعالی نے تم کو ہاتھ پانون ہوش گوش عقل و شعور سب کچھ دیا تو لازم ہے
کہ تحصیل علم کے ساتھ بندگی خدا مین غفلت نہ کرو اچھے آدمیون سے ملو بڑون کی صحبت لینے
بچو کلمات بد کے کہنے سننے سے احتیاط طمع ناجائز سے اپنے کو بچاؤ خواہش نفس کو اپنے اوپر
غالب ہونے دو بلکہ تابع عقل مصلحت اندیش کے رہو پہلے نتیجہ سوچ سمجھ حرکت کرو تاکہ حرکت لغو و خلاف عقل
کے نہ ہو تاوقتیکہ تم ہماری اس تحریر پر عمل نہ کرو گے ہرگز ہرگز ہم تم سے خوش نہ ہون گے فقط

جواب۔ قبلۂ برحق و کعبۂ مطلق دام ظلہ۔ آپکا نصیحت نامہ فیض شمامہ فدوی کے حق مین
اکسیر ہوا ہر فقرہ اسکا تاثیر بخش کثیر ہوا اب تک بندہ سے جو کچھ بے عنوانی ہوئی اس سے
از بس نادم ہو کر صدق دل سے توبہ کر کے دست بستہ عرض پرداز ہی کہ انشاء اللہ تعالی
اب آیندہ کو آپ کے ارشاد کے موافق پورا پورا عمل کرے گا سر مو فرق نہ ہوگا واقعی
جسپر حق تعالی کا رحم ہوتا ہی اسکو پانچ چیزین میسر ہوتی ہین اول ہر روز ترقی علم کی دوسرے
بندگی خدا کی تیسرے شناسائی دل کی چوتھے سچائی بات کی پانچوین صحبت و محبت

جس سے اُسکی حرمت و توقیر ہو فقط

جواب معظم بندہ جناب خالو صاحب۔ فدوی ایسی کتابون کے مطالعہ مین کہ جن کے مضامین شائستہ ہین ہر وقت رہتا ہی کسی سے فضول بات چیت کرنے مین اپنی اوقات ضائع کرنا نہین چاہتا اسی باعث سے کسی کے پاس نہین جاتا اور نہ کوئی میرے پاس آتا ہی واقعی کتب بینی ایسی چیز ہی کہ انسان کے دل کو روشنی اور عقل کو جلا دیتی ہی اگر کسی شخص کو ایسی دوا کی تلاش ہو کہ گھر بیٹھے ہفت اقلیم کی سیر کیا کرے اور اگلے پچھلے حالات دیکھا کرے تو کوئی حکیم یہ نہین کہہ سکتا کہ سوائے کتب بینی کے اسکے لیے دوسرا نسخہ بھی ہی مگر اب احقر نے حسب الامر والاشیوہ ملنساری کو کتاب بینی پر اعلی سمجھا۔ فقط

سوال - مرید نافہمید۔ ہمنے سنا ہی کہ تم نے اس خیال غفلت سی نماز و روزہ ترک کر رکھا ہی کہ ابھی ہم جوان ہین خدا کی بندگی کو بہتیرے دن پڑے ہین خاطر جمع سے کرینگے بالفعل کام دنیا کے کرین کیا تم یہ نہین جانتے کہ موت ہمیشہ خدا کے حکم کی منتظر رہتی ہے گو وقت معلوم نہین مگر یہ نہ سمجھو کہ دور ہے جسوقت حکم ہو جائیگا پلک مارنیکی مہلت نہ ملیگی تاسف رہجائیگا وہان بجز اعمال کچھ کام نہ آئیگا ای غافل نماز و روزہ مسلمان پر فرض ہی کسی وقت کی بھی نماز قضا کرنیکا حکم نہین نظم

خیالِ مغفرت اے بیخبر نادان نمی سازی	چرا غافل تو کارِ آخرت سامان نمی سازی
ز طاعت توشۂ این راہ بے پایان نمی سازی	چرا روے نیاز خود بسو رحمان نمی سازی

اگر تمکو ذرا بھی غیرت ہی اور پاس عقل کی دولت ہی تو وہ کام نہ کرو کہ جسمین موجب ناراضی خدا و رسول ہو

دہر فانی مین خدا کی یاد سے غافل نہ ہو	کھو یا توشہ اسنے جو سویا مسافر راہ مین

زیادہ والدعا فقط

جواب پیر بے نظیر دام افضالہ۔ طاعت مریدانہ بجا لا کر دست بستہ عرض رسا ہی در حالیکہ پاک پروردگار نے عبادت کے لیے انسان کو پیدا کیا ہی تو یہ خاکسار اسکی یاد سی کب غافل رہ سکتا ہی پنجوقتی نماز ادا کرتا ہی روزے برابر رکھتا ہے جو شخص قال اللہ و قال الرسول کو خیال مین لائیگا

بیشک اپنے عمل بد کی سزا پائیگا جس کسی نے جو کچھ بندہ کی نسبت آپ سے کہا غلط کہا فقط

سوال - مریدنا سعید ہمیشہ راہ رضا پر رہو - خالق مطلق نے انسان کو جوہر عقل اسواسطے عطا فرمایا ہی کہ وہ خیر و شر مین امتیاز کرکے نیک کام اختیار کرے مگر تمھاری بدوضعی کی کیفیت سنکر درجہ کمال ملال ہوا افسوس تم نے اسکی قدر نہ جانکر عمداً خدا کی عدل حکمی کی حالانکہ اظہر من الشمس ہے کہ جو شخص فعل بد کرتا ہی وہ قطع نظر بدنامی دنیا کے عقبیٰ مین بھی طرح طرح کے عذاب مین گرفتار رہوگا بدکار آدمی کیسا ہی صاحب علم و ہنر اور اہل مال و مکنت ہو لیکن پھر بھی جسن جگہ دیکھو حقیر بے توقیر ہی ہوگا ای نادان وہ دن یاد مین نہین لاتا کہ جب ملک الموت آئیگا اور تجھے اکیلا لیجائیگا نہ کوئی تیرے ساتھ جائیگا نہ کوئی مدد کو پہونچیگا وہان فقط اعمال صالح کام آئینگے دنیا کی سب چیزین فانی ہین الا اعمال فنا نہین ہوتے خداوند کریم بدونکو سزا اور نیکون کو جزا دیگا

کر لو یہان کچھ تو عمل چلنا ہی تم کو ایکدن		ایسا نہ ہوا ے غافلو خالی رہو اعمال بن

پس مقتضائے دانائی یہی ہی کہ جو کچھ کرنا ہے سو کر لو ورنہ پھر یہ وقت ہاتھ نہ آئیگا فقط

جواب - پیر دستگیر روشن ضمیر سلمہ الرب القدیر - سر نیاز آستان مغفرت نشان پر رکھکر عرض پرداز ہے عالی نامہ نصیحت شمامہ صادر ہوا معزز فرمایا درحالیکہ خدای تعالی نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہی تو انسان پر واجب ہے کہ اسکی بے بہا عنایت کی شکر گذاری کرے اور اسکی عبادت مین بدل مصروف رہے بیشک یہ دنیا مانند کھیتی کے ہے جو گندم بوئیگا وہ گندم اور جو جو بوئیگا وہ جو کاٹیگا ہرگز یہ نہین کہ بوے جو اور اٹھاے گیہون جیسا کہ مولانا روم صاحب نے فرمایا ہی بیت

گندم از گندم بروید جو ز جو	از مکافات عمل غافل مشو

چنانچہ حتی المقدور یہ بے شعور خدا کی بندگی مین قصور نہین کرتا ہر وقت ممنوعات سے محترز رہتا ہے بدوضعی و فعل ناشروع سے کوسون بھاگتا ہے جس شخص نے میری طرف سے آپکو بدگمان کیا ہے اسکا نام کیا ہے ایما فرمائیے فقط

سوال - قبلہ بندہ - باوصف ارسال چند قطعہ عریضہ عرض حال ہنوز جواب سے کامیاب نہوا

ایسی فدوی سے کیا خطا ہوئی جو مورد عتاب ہوا ای حضرت اگر کوئی قصور اس بے شعور سے ظہور پذیر ہوا ہو تو آگاہی بخشئے کہ خواستگار معافی کا ہو کر آیندہ کو متنبہ ہو زیادہ حد ادب فقط

جواب - برخوردار ناہنجار واقعی ہم تم سے بدینوجہ ناراض ہین کہ تم نماز روزی کے پابند نہین افسوس یہ تمکو معلوم ہی نہین کہ ہر وقت اجل سر پر کھڑی ہی حیات کا بثبات نہین وقت کا قیام غیر ممکن ہے ؎ غافل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہی منادی ٭ گردون نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی اگر تم ہماری خوشنودی چاہتی ہو تو بہبودی عاقبت سمجھکر نماز روزہ کو سب کام پر مقدم جانو اور یاد رکھو

جس سے ہووے ایک وقتی بھی قضا	واسطے اُسکے بھی ہے دوزخ لکھا

واقعی بے نمازی آدمی سگ و خر سے بدتر ہے فقط

سوال - فرزند نخوت پسند عطاء اللہ ہدایتہ - دہلی ہین دو شخص تمھارے علی کے ہمسبق ملے انکی گفتگو سے ثابت ہوا کہ تمھارے مزاج مین انتہا درجہ کی رعونت آگئی ہی ای برخوردار جو شخص تکبر کرتا ہی وہ ہرگز ہرگز انسان نہین بلکہ اخوان الشیاطین ہی غرور خدا کو پسند نہین عاجزی خوب ہے سنو نمرود و فرعون وغیرہ مردود ہو کر مقہور ہوے پس متکبر آدمی دونون جہان مین ذلیل و خوار ہوتا ہی ہان اگر برخلاف اسکے جو شخص عجز و انکساری صبر و خاکساری کو ہر دم مد نظر رکھتا ہے وہ مقبول بارگاہ صمدیت و ہر دلعزیز ہو جاتا ہی اب تم کو مناسب ہی کہ خود بینی کو چھوڑ کر انکساری اختیار کرو

؎ سمجھانے سے تھا ہمین سروکار	اب مان نہ مان تو ہے مختار

جواب - قبلہ و کعبہ دو جہان دام ظلکم - آداب و تسلیمات کے بعد دست بستہ عرض رسا ہون افتخار نامے کے صادر ہونے سے مفاخرت دنیا و آخرت حاصل ہوئی ای قبلہ عالم خاکساری نام ہے اس امر کا کہ انسان اپنے آپ کو ایسے اعمال و افعال سی بچاوی جو تکبر و نخوت پر دال ہون ہمیشہ اپنے آپ کو خلق اللہ کی نظر مین نیک کردار سعادت اطوار حلیم المزاج - کریم النفس خوش خلق ثابت کرے انکساری سی یہ مراد نہین ہی کہ انسان اپنے مراتب و مدارج کو کم کر دے یا اپنے ماتحتون کے ساتھ اپنی عزیزون دوستون کی طرح پیش آوی کیونکہ اس سی انتظام مین فرق

آتا ہی اور ریاست بے سیاست درست نہین ہوتی انسان کا تکبر اختیار کرنا انسانیت کو بٹہ لگاتا ہی

کس ہوا مین ہم اُبھرتے ہین عبث مثل حباب		یہ تو ثابت ہی کہ مشت خاک ہے بنیاد ہین

پس جو شخص فروتنی وخاکساری اختیار کرتا ہی تو عام اشخاص اُسکو جان سی زاید عزیز سمجھتے ہین اور جو تکبر سے زندگی بسر کرتا ہی وہ ہمیشہ سب کے نزدیک حقیر و ذلیل خیال کیا جاتا ہی امید کہ اس بے شعور کی نسبت خیال غرور کا دل فیض منزل سی دور فرما کے جواب عریضہ ہذا سی ممتاز فرمایئے فقط

سوال ۔ نور الابصار تشد وشعارہ کئی شخص وہان کے باشندی اپنی کسی ضرورت سی یہان آئی تھی ان کی زبانی یہ معلوم ہوا کہ جب سے تم تبدیل ہو کر اس تحصیل مین آئے ہو دنیا کی دام لذات و فریب مین پھنس کے اپنی اصلیت وحقیقت کو بھولکر بندگان خدا کو نہایت ہی نظر حقارت سی دیکھتے ہو ای برخوردار اس حکومت کے زعم باطل کو دلمین جگہ دیکر جھوٹے گھمنڈ کو ہرگز ہرگز پسند نکرو یہ تفاوت حاکمی ومحکومی چند روزہ ہی کیونکہ جو عالم نابود سی عرصۂ ظہور وجود مین آیا ہی اسکو آخر اکدن فنا ہی یہ دنیا محض ایک طلسم بے ثبات ہی

	اسنے کس کے ساتھ کی ابتک وفا		لے گئے اسکندر وجم کیا بھلا
	ہے غنیمت گر رہے یان نیکنام		سو بھی ہو تقدیر مین جسکی لکھا

پس تم موت کو ہردم حاضر وموجود سمجھو اور ہر حال مین اپنی روش انصاف سی ہرکہ ومہ کو راضی وخوش رکھو کیا معنی

بیت	نہ کوئی رہا ہی نہ کوئی رہیگا		فقط ایک حرف نکوئی رہیگا

زیادہ والدعا فقط

جواب ۔ قبلہ آمال وآمانی دام مجدہٗ بعد تقدیم مراتب تسلیم ملتمس ہون عرصہ کے بعد خط آپکا آیا ممتاز فرمایا حقیقت یہ ہی کہ جب سی فدوی تبدیل ہو کر اس تحصیل مین آیا ہی قصبۂ ہذا کی جعلی کارروائیون کو دیکھکر سخت حیران ہی یہان کے باشندونمین اسدرجہ نا اتفاقی بڑھی ہوئی ہے کہ ایک شخص دوسرے کے خون کا پیاسا پھرتا ہی ہر وقت اس فکر مین رہتا ہی کہ کسیطرح نام ونشان اسکا صفحۂ عالم سی مٹ جاہی پس بوجہ عداوت باہمی دو چار مصنوعی مقدمے ہر روز دائر ہوتے ہین اور تاریخ پیشی پر جانبین فریقین ایسی جھوٹے اور بے ایمان گواہ حاضر کرتی ہوتے ہین کہ اجلاس کے قریب پہونچتے ہی زبان پھیر جاتی

ایمان کی کہین گے ایمان ہی تو سب کچھ آخر کار کوئی بالزام دروغ حلفی اور کوئی بجرم جعلسازی
جرمانہ و قید کا برابر سزایاب ہوتا ہی اگر تمام واقعات شرمناک کو جو نا اتفاقی باہمی کے طفیل
سے اس بستی مین پھیلے ہوئے ہین مفصل عرض کرون گا تو شاید ایک دفتر بھی اسکے لیے
مکتفی نہ ہو سکے یہان کے باشندے اپنی ناقص عادتون سے تو باز نہین آتے ناحق دشنام و
الفاظ نامناسب سے بندہ کو بدنام کرتے پھرتے ہین بیشک جو کوئی غروری سر اٹھا کر اپنے کو دوسرونسے
اعلی جانتا ہی وہ آخر سر کے بل گرتا ہی کمترین کا اسپر عمل ہی مصرع خاک آپکو سمجھنا اکسیر ہے تو یہ ہے فقط

سوال ـ ہمہ تن سہو سراسر نسیان برادر ظہور علیخان ـ وزیر علی خان کی زبانی معلوم ہوا کہ تم
ہر ایک کیساتھ متواضعانہ پیش نہین آتے بلکہ یہ سمجھتے ہو کہ زیادہ عجز آدمی کو حقیر و بے توقیر
کر دیتا ہی یہ خیال تمھارا سراسر لغو ہی کیا معنی خاکساری سے انسان کی عزت کم نہین ہوتی جسقدر
تم انکساری کے ساتھ لوگون سے برتاؤ کروگے اسیقدر تمھاری عزت ترقی پکڑیگی لوگ تم کو مہذب بیان کرینگے
خیال کرنا چاہیئے کہ اگر کوئی شخص تمھارے مکان پر آوے اور تم اُسکی تعظیم نہ کرو تو کیا وہ شخص
تمھارے اس ناجائز دستور سے خوش ہو گا اگر اسکی عزت اور خاطرداری کروگے تو وہ کمال
خوشی سے تمھارے پاس آیا کریگا ہر قسم کی تمھاری حاجتین خاکساری سے روا ہو سکتی ہین جو کام
نرمی سے نکلتا ہی وہ سختی سے نہین نکلتا جو لوگ عمدہ جوہر خاکساری کو حاصل نہین کرتے وہ
اسوقت ضرور پچھتاتے ہین جب خاک مین ملجاتے ہین کہ ہائے ہم جس چیز سے بنائے
گئے تھے اُسکی ہمنے ذرا قدر نہ کی ـ فقط

جواب ـ معدن جود و کرم جناب بھائی صاحب مفخر نامہ نافذ ہوا افتخار بخشا جس حالت
ہین کہ خاک کے پتلے ہین آخر خاک ہی ہو جائینگے تو ہم کو خاک ہی سے سچی الفت کرنی چاہیئے
بیشک جو شخص صدق دل سے خاکساری اختیار کرتا ہی اس سے سب خوش رہتے ہین

خاکساری کیون نہو دل کی کدورت کا علاج	خاک سے ملنا اُٹھاتا ہے غبار آئینہ سے

مگر ہان جیسے حضرت وزیر خان ملاؤن کی صورت بنا کر میٹھی چھری سے لوگون کا گلا کاٹتے ہین

پھر اُسپر آپ کو خاکسار مشہور کرتے ہین ہین انکو کبھی خاکسار نہین کہونگا بلکہ مفتون کی گروہ کا سرگروہ سمجھتا ہون

خاکساری پہ نہ کر موذی کی ہرگز اعتبار جونک مٹی مین ملے تو بھی لہو پیتی رہے

اس سبب سے بدباطن و منافق لوگون کے ملنے جلنے سے نفرت کرتا ہون فقط

سوال - فرزند خود پسند ہم نے سنا ہے کہ تمھاری دماغ مین بوی خود پسندی خوب سما گئی ہے اور نیز تم نے اپنی زبان بہت گندی کر لی ہے سنو جو آدمی اپنی تعریف و توصیف کا کلمہ اپنی زبان سے نکالتا ہے وہ عوام الناس کے نزدیک خود بینی و خود پسندی کے خطاب سے بلقب کیا جاتا ہے لوگ اسکے اقوال غرور آمیز پہ ہنسا کرتے ہین فتنہ انگیز و شور خیز باتون سے انسان کو پرہیز لازم ہے دنیا مین اکثر خرابیان اور برائیان اسی بانکی بدولت پیدا ہوتی ہین گھر کے گھر اسی زبان نے صاف کر دیئے باپ کو بیٹے اور دوست کو دوست سے یہی زبان جدا کرکے ایک کو دوسرے کے خون کا پیاسا بنا دیتی ہے زبان شیرین ملک گیری زبان ٹیڑھی ملک بانکا اب تم بری عادت کو چھوڑو نیک خصلت اختیار کرو تاکہ دین و دنیا مین تمھارا بھلا ہو

جواب قبلۂ جان و کعبۂ ایمان مدظلہ العالی نامہ والا صادر ہوا سرفراز فرمایا ویسے تو خلق کا حلق کسی نے بند نہین کیا الا بحمداللہ مین تو غرور کی بو تک بھی اپنے دماغ مین نہین آنے دیتا اور نہ کسی سے بدزبانی سے پیش آتا ہون میری نیکیون کی تمام بستی گواہ ہے جب آپ یہان تشریف لائیے گا دریافت فرمائیے گا زیادہ اس سے اور کیا عرض کرون فقط

سوال اے نالائق تہذیب ایک گوہر بے بہا ہے برخوردار ظفر علیخان مجسم تہذیب عقل کل نقہ نفس - متانت پسند - دشمن خوشامد ہے اور اسی پر کیا مدار ہے جو جو حرکات سکنات اسکے ہین انمین سے کوئی ایک بھی لائق حرف گیری نہین اس سبب سے ہم اُس سے خوش ہین اور تم کندۂ ناتراش منہ زور بے ادب بدتہذیب کج بحث ہو تم کو معلوم ہی نہین کہ تہذیب کس جانور کا نام ہے آیا تہذیب یہی ہے کہ بوٹ چڑھاے جاکٹ پتلون پہنے مہنواری کرسی بسکٹ کھاے سیٹی بجاے بس تمھاری بدوضعی سے ہم نہایت ناخوش ہین فقط

جواب جناب خالو صاحب پشت پناہ میرے قسم خدا پاک کی فدوی کے ایسے خیالات

نہین جو پہلے تھے توبہ ہے میری ہزار دفعہ توبہ یہ عجز سماعت اپنی عادات ناقص و حرکات
ناپسندیدہ سے باز آکر دست بستہ عرض پرداز ہے کہ للہ میرا قصور معاف فرمایئے واللہ مجھکو آپکی
اطاعت و فرمانبرداری مین اپنی جان تک صرف کردینے مین دریغ نہین کیونکہ آپکی خدمتگزاری
میرے لئے دونون جہان مین ایک عمدہ یادداشت و نیکنامی کا نمونہ ہے اس حقیر کو حاضر ہونیکا
خادم اپنا تصور فرما کے تا حصول ملازمت مژدہ حضوری مزاج خود بدولت سے آگاہ فرماتے رہین فقط

سوال۔ مکرم بندہ جناب بھائی صاحب عرصہ کثیر ہوا نامہ آپکا نہین آیا اسکا کیا سبب ہے
مدت سے جو مین نے خدمت عالی مین عریضہ نہین بھیجا اس کی وجہ یہ ہے کہ کثرت کاروبار
سے مجھکو فرصت نہ تھی اب فرصت ہوئی آپ کو اپنی خیریت سے اطلاع دی فقط

جواب۔ اے دین فراموش۔ سنو جب تک تم ارکان فرائض الٰہی و احکامات شرعیہ کے
پابند تھے تب تک تم سے ہمکو محبت تھی جس روز سے دین اسلام کو تم نے چھوڑا اور طریقہ
نیچری اختیار کیا اُسی روز سے ہمارا قلم فرط رنج والم سے رک گیا فی الحقیقۃ جاکٹ پتلون کے
زیب جسم کرنیوالے چھری کانٹے سے کھانا کھانیوالے اور نماز روزہ ترک کرنیوالے
وذبیحہ کی ضرورت نہ بتانے والے ہمارے کون اور ہم اُن کے کون ہین اب تم کو ہم سے
اور ہمکو تمسے کیا واسطہ کیا سروکار بس ہمارے خطون کا انتظار کرنا فقط خیال باطلہ ہے فقط

سوال عزیز بے سمجھ۔ ہم نے سنا ہے کہ تم فرضی بات پر لوگون سے حجت کر بیٹھتے ہو ہر ایک
بات مین دخل دیکر اپنی بات کو بالا رکھتے ہو اگر کسی نے ہان مین ہان ملائی تو خیر ورنہ
آستین چڑھا کر لڑنے کو مستعد ہو جاتے ہو ان تمہاری حرکات ناپسندیدہ سے ہم سخت ناراض
ہین اب چند قاعدے گفتگو کے بارے مین تحریر کیے جاتے ہین براہ سعادتمندی پورا پورا عمل کرو
اول یہ کہ بہت نہ بولے کیونکہ بہت بولنے سے آدمی پاگل سمجھا جاتا ہے۔ دوسرے یہ کہ جب
تک بات کے نیک وبد کو سوچ نہ لے ہرگز منہ سے نہ نکالے تیسرے یہ کہ ایک بات کو بار
بار نہ کہے کیونکہ سامع کو نفرت ہوتی ہے چوتھے یہ کہ جب کوئی دوسرا بات کرتا ہو اپنا بیان

شروع نہ کرے جب وہ تمام کرے تب اپنا بیان ایسی کلمات سی کرے کہ مطلب فوت نہ ہو پانچوین
یہ کہ جس بات کو دوسرے سی پوچھین آپ جواب دیوے چھٹے یہ کہ جب ایک جماعت سی کسی
بات کا سوال ہو تو جواب دینے کا پیشوا نہ بنے ساتوین یہ کہ جس علم مین دخل نہ ہو اسکی بحث مین
دخل نہ دے آٹھوین یہ کہ جو بات اس سی پوشیدہ رکھے اسکے سننے کو ظاہرا قصد نہ کرے نوین
یہ کہ اشارہ و کنایہ سے بات نہ کرے دسوین یہ کہ اپنی آواز کو اندازہ پر رکھے نہ اتنا آہستہ بولے
کہ دوسرا سننے سے عاجز ہوئے اور نہ اتنا سخت بولے کہ سننے والے کا دماغ پریشان ہو گیارھوین
یہ کہ کسی کی بدی یا برائی کی بات زبان سے نہ نکالے کیونکہ نتیجہ اسکا باعث بدنامی ہی بارھوین
یہ کہ کذب و دروغ آمیز بات سی زبان کو آشنا نہ کرے کسواسطے کہ دروغگو آدمی دنیا مین علی الدوام
ذلیل و خوار یوم الحساب کو بھی رحمت خدا سے محروم رہیگا فقط

جواب چچا صاحب بزرگوار من سلامت نامہ نصیحت آمود ورود ہوا ممتاز فرمایا حق سبحانہ
تعالی ذات بابرکات کو میرے سر پر دایم قایم رکھے چنانچہ آپکے ارشاد کو کالوحی
من السماء سمجھکر پورا پورا عمل کیا۔

سوال۔ قدر افزاے نیاز مندان۔ عرصہ سے عالی نامہ صادر نہ ہوا اسلیئے دل
نیاز مند متفکر ہے۔ ہفتہ گذشتہ مین مسمیان گلشیر خان و شمشیر خان دونون بھائی کوتاہ مین
تھوڑی سی زمین کے جھگڑے مین خوب جھگڑے حتی کہ زد و کوب کی نوبت پہونچگئی چنانچہ
انہی اعمال کی بدولت آجکل جیلخانہ مین براج رہے ہین سچ ہی جو دنیوی مال و متاع کی چاہ مین
من لگاتا ہی وہ انہی کو ڈانواڈول کرکے چاہ مصیبت مین ڈالتا ہی دیکھئے اب نتیجہ اخیر کیا ہوتا ہی فقط

جواب۔ عزیز سراپا تمیز۔ تمھارے خط کے آنے سی تشفی وافی ہوئی گلشیر خان و شمشیر خان کا
حال معلوم ہوا۔ پرسون کے روز آدھی رات کو شیخ شیرالی کے لڑکے کو بھیڑیا اٹھالیگیا اسوقت
بسبب اندھیری رات کے اسکے چھڑانے مین ناکامیاب ہی علی الصباح جو اسکی تلاش مین اسکی ورثا
پھر نکلے تو ایک میل کے فاصلہ پر جاکر کیا دیکھتے ہین کہ ایک جھاڑی کے درمیان بھیڑیے بچون کے

ساتھ صحیح وسلامت بیٹھا کھیل رہا ہے اسوقت بھر بالکین کو گیا ہوا تھا یہ بیچارے خوشی خوشی
اسکو اٹھا لائے سچ ہے جسے خدا رکھے اسے کون چکھے۔

سوال۔ پھوپھا صاحب قبلہ فیاض زمان عرصہ گذرا کہ کچھ خبر اس طرف کی معلوم نہ ہوئی
اس باعث سے ہر وقت آشفتہ خاطر رہتا ہون امید کہ حضوری مزاج مقدس سے کیفیت کوالف
دیگر آگاہی بخشے تازی خبر سنیے کہ رستم خان ولد پہلوان خان نے خشت سازون کو واسطے تیاری خشت
پختہ کے کچھ روپیہ پیشگی دیدیے تھے لیکن جب خشت سازون نے موافق اپنے اقرار کے خشت تیار نہ
کین تو خان موصوف نے براہ ناعاقبت اندیشی ایک خشت ساز کو لات وکٹے سے ایسا مارا کہ وہ بیچارہ
دو روز زندہ رہکر مرگیا اخیر وقت پولیس کو اس نے لکھا دیا کہ مین زدوکوب کے صدمے سے ہلاک ہوتا
ہون جب وہ مرگیا تو پولیس نے نعش اسکی ڈاکٹر صاحب کے معائنہ کیلیے بھیجدی اُنھون نے سخت چوٹ سے ضرر
ہونا ہلاک کا ظاہر کیا اب یہ مقدمہ عدالت مین رجوع ہے خان مذکور حوالات مین ہین دیکھیے اونٹ کس کل بیٹھتا ہے فقط

جواب۔ برخوردار خجستہ خصال ہمیشہ خوش حال رہو۔ بکار سرکار دہلی گئے تھے آج واپس آئے ہین
رستم خان کی کیفیت معلوم ہوئی حقیقت مین غصہ سب سے زیادہ خراب ہے غصہ کا روکنا بڑی
مردانگی ہے غصہ کے وقت ایسی ایسی حرکتین ناشائستہ ہوجاتی ہین کہ جو پیچھے خرابی وفساد برپا کرتی
ہین پھر انسان افسوس کرتا ہے کہ ہائے مین نے غصہ وغضب کو کیون فرو نہ کیا اگر اسوقت
فرو کرکے صبر اختیار کرلیتا تو اسقدر متحمل بار گران وتکلیف کا نہ ہوتا انسان کو چاہیے کہ غصہ کے
کیوقت عقل قایم رکھے صبر وخاموشی اختیار کرے تاکہ رفع فساد ہو جو لوگ واہی تباہی باتون سے
زبان کو خراب اور دماغ کو پراگندہ کرتے ہین اور غصہ مین آکر ہر کسی کو مار بیٹھتے ہین وہ
اہل دانش وبینش کے نزدیک احمق وفاتر العقل ہین فقط

سوال۔ جناب والا۔ آداب مزاج مقدس۔ ان دنون دلاور خان وبہادر خان مین
سخت جھگڑا پڑگیا عدالت تک نوبت پہونچگئی ہے

ناتفاقی شیوہ ہے دورہ خراب کا خندان ہے برق دیکھکے رونا سحاب کا

ہین ہم لوگ سمجھاتے ہین مگر نہین سمجھتے آپ بذریعہ تحریر اس ضد کر ان کو باز رکھئے فقط

جواب۔ عزیزی قلیل الفہم۔ برادر حسن علی خان کے خط سے معلوم ہوا کہ تم نے باغواے امداد خان و شہداد خان بنام حق داد خان دو سو روپیہ کی نالش کی تھی وہ خارج ہو گئی اب ارادہ تجویز ثانی پیش کرنے کا ہے خیر مجکو نہ یادہ بحث کرنے کی اسلئے ضرورت نہین کہ جب انسان انجام کو سوچ لیتا ہے تب اپنی عقل پر خود ہی افسوس کرتا ہے مگر ہان اسقدر تو ضرور لکھونگا کہ ہر ایک بشر کو واجب ہے کہ کوئی کام ایسا نہ کرے جسکا انجام پشیمانی و بدنامی ہو مصرع مردم آخر بین مبارک بندہ ایست جس فعل سے خدا اور رسولؐ و خلق اللہ ناخوش ہو وہ کام ہرگز نہ کرنا چاہئے تمھاری شان کے شایان نہین ہے کہ تم جھوٹے جھگڑے بطمع اپنی نفس یا کسی کے کہنے سننے سے برپا کرو ایسے کامون سے کہ جن سے عزت و وقعت مین تنزل واقع ہو مجتنب رہو اور اپنی حرکت ناجائز پر نادم ہو کر از راہ دانائی حق داد خان سے صفائی حاصل کرو ہر چند کہ یہ لکھنا ہمارا تم کو برا معلوم ہوگا کیونکہ نصیحت کی بات کڑوی لگتی ہے الا تامل سے سوچوگے تو بہت ہی مفید پاؤگے فقط

سوال سایہ بلند پایہ قبلہ گاہی صاحب مستدام باد ہیچمدان بعد ادای خدمات فرضیہ کے بعد عرض گزار ہے۔ اپنے دیوان خانے کے سامنے جو میدان پڑا ہوا ہے اسمین بڑے مرزا خان صاحب کا ارادہ مکان بنوانے کا ہے اور بلکہ شرق کی طرف بنیاد دیوار بھی قائم کر دی ہے بندہ نے اُن سے یہ کہا کہ اس میدان مین مکان بنوانے سے سخت تکلیف ہو جائیگی آپ مکان نہ بنوائیے اسپر گرج کر بولے کہ مین اپنی زمین زر خریدہ مین مکان بناتا ہون اسمین کسی کا کیا اجارہ تمھارا آرام جائے جہنم مین مجھے اس سے کیا مطلب فدوی انکی یہ باتین سنکر خاموش ہو گیا اگر آپکا ارشاد ہو تو اسکی چارہ جوئی عدالت سے کی جاوے فقط

جواب۔ جان من اگر بڑے مرزا خان صاحب مکان بناتے ہین بنانے دو ہم کیا کر سکتے ہین جو زمین اُن سے چھین نہین سکتے یا ہم ان کو نکال نہین سکتے کیا معنی کہ وہ زمین زر خریدہ ملکیت انکی ہے اگر عدالت مین مقدمہ دائر کروگے تو بڑی پیچیدگیان ہو جائینگی آخر کو ذلیل و خوار ہونا پڑیگا مثل

ہے کہ جو جیتا سو ہرا اور جو ہرا سو مرا پس حتی الامکان انسان عدالت مین نجا جاتک
ہو سکے بہتر ہے کیونکہ بلا کسی سخت ضرورت کے عدالت کو تکلیف دینا نہایت برا اور مقدمہ بازی کا شوق
پیدا کرنا کسی شریف کا کام نہین بلکہ بدرجہا اس سے بدتر فقط

سوال حضرت ولی نعمی جناب چچا غلام حسین خان صاحب دام اقبالہ بعد تبلیغ تسلیم التماس
یہ ہے کہ جو مقدمہ عدالت دیوانی مین دائر تھا مین اسمین کامیاب ہوا میری خواہش ہرگز مقدمہ
کے دائر کرنے کی نہ تھی لیکن وزیر خان وغیرہ کی پر فریب باتون نے میرے دلمین یہ خیال پیدا
کر دیا تھا کہ یا تو یہ لوگ مدعی مقدمہ جتا دینگے یا ازروی تصفیہ باہمی کچھ دلا دینگے یہ باتین تو ظہور مین نہ آئین
الا ایک حصہ میری جائداد کا قرضداری مین گیا انکی مشورہ نے مجکو برباد کر دیا انکی صلاح میرے کیا
کام آئی افسوس اسوقت کچھ آغاز و انجام پر غور نہ کیا اگر غور کرتا تو اسقدر زیر بار نہ ہوتا و خفت
اٹھاتا حقیقت مین مجھ سے بڑی غلطی ہوئی اب بجز اسکے کہ اپنی کئے پر نادم ہو کر آہ سرد کھینچکر دم بخود ہو جاؤ
اور کچھ نہین کر سکتا لہذا نہایت نیک باطنی سے ملتمس ہون کہ آپ براہ مربیانہ اپنا تھوڑا سا وقت
اسطرف صرف کر کے ہر دو فریق مین صلح کرا دیجیے بدون تشریف آوری جناب اصلاح معاملہ غیر ممکن ہے فقط

جواب برخوردار سادہ لوح خط تمھارا آیا حال معلوم ہوا جو شخص انجام کار نظر نہ کر کے کوئی کام
کر گذرتا ہے اسکا مآل پشیمانی و رسوائی ہے اسواسطے عقلمندون کا قول ہے کہ ہر ایک کام
کے کرنے سے پیشتر اسکے آغاز اور انجام پر غور کر لینا چاہیئے سو تم کو شروع ہی مین اپنی قوت و
لیاقت کا وزن میزان ادراک سے کر لینا لازم تھا کہ اگر مین مقدمہ دائر کرونگا تو فریق ثانی کے
مقابلہ کی کیا صورت ہوگی جو لوگ ترغیب دیکر مجھے لڑانے پر آمادہ ہوئے ہین وہ میرا ساتھ
دینگے یا عین موقعہ پر منہ پھیر لینگے اسمین کچھ شک نہین کہ انجام خرابیون کا باعث وزیر خان ہے

آدمی کا ہے آدمی شیطان　　یہ مثل سچ ہے آزما دیکھا

مگر ہر شخص کیسا ہی بیوقوف کیون نہ ہو ضرور اپنی حالت کو جانتا ہے درحالیکہ تمکو یہ معلوم تھا کہ مین
فریق ثانی کی قوت و اقبال کو کسی طرح سے ضعف نہین پہونچا سکتا تو کمبخت حاسدون کے کہنے سے

مقدمہ دائر کرکے اپنی جائداد کا ایک حصہ قرض مین کیون ضائع کیا بیت

برتواضعہاے دشمن تکیہ کردن ابلہی ست ❊ پای بوس سیل از پا افگند دیوار را

دو ہفتے کے بعد ایک ہفتہ کی رخصت لیکر ضرور آؤنگا اطمینان رکھو فقط

سوال۔ عزیز تن پرور۔ جب انسان کا جسم زیور دولت سے آراستہ ہو تو اُسے زیبا ہے کہ اپنے خوان نعمت سے عزیز و اقارب و غربا کی شکم پُری کے لئے بدل متوجہ رہے ورنہ اپنا پیٹ تو گدھا بھی بھر لیتا ہی دیکھو جناب چچا علی بخش خان صاحب ڈپٹی کلکٹر نے اپنی جائداد مالیتی ڈیڑھ لاکھ روپیہ کی اپنے عزیزون اور قرابت دارون کو سپرد کردی اور اسپر بھی ہر ایک بہبودی کیلئے قلمے سخنے درمے ساعی ہین حق تو یہ ہے کہ حق تعالیٰ جب دولت دی تو ایسے ہی کو دی نہ کہ تم جیسون کو کہ اگر اتفاقیہ کوئی بھائی بند کسی غرض سے تمھارے پاس جاتا ہی کار برآری تو درکنار اُسکی مزاج پرسی کے بھی تم روادار نہین ہوتے پتھر پڑین ایسی سمجھ پر فقط

جواب۔ فیضمآب جناب بھائی صاحب نامہ والا نافذ ہوا میری عزت بڑھائی جو صاحب میرے پاس تشریف لاتے ہین متلاشی معاش آتے ہین اور اس زمانہ مین روزگار عنقا ہے صدہا آدمی پاس شدہ مدارس سرکاری کے تعلیمیافتہ لیاقت نامہ ہاتھ مین لئے بامید نوکری کچہریون مین خاک چھانتے پھرتے ہین سرکاری خدمتین وہی گنتی کی ہین فرمائیے سرکار کہانتک نوکری دے مین ہر ایک سے متواضعانہ پیش آتا ہون روزگار کرانے مین اپنی مجبوری کہہ سناتا ہون سوا اسکے اور کوئی وجہ نہین فقط

سوال۔ برخوردار قارون منش ہم نے سنا ہی کہ تم ایسے بخیل و ممسک ہوگئے کہ دینے کے نام لیوا اڑ دیکر سو جاتے ہو۔ افسوس اسقدر دولت ہوتے نہ تم خود کھاتے ہو نہ کسی کو کھلاتے ہو سچ ہے اگر عاقل کو دولت ملجاتی ہے تو وہ اسکے بوجھ سے ایسا جھک جاتا ہی جیسے ثمر سے شجر بلکہ سر و زر حرام سمجھکر انکساری اور رفاہ عام سے خوش ہوتا ہی بیوقوف ناعاقبت اندیشون کے ہاتھ جو دولت آتی ہے وہ اسکے نشہ مین چور ہوکر بیجا طور پر خرچ کر ڈالتے ہین کم نصیب شخصون کو جو دولت نصیب ہوتی ہے تو وہ کنجوس مکھی چوس نہ خود کھاتے ہین نہ کسی کو

کھلاتے ہین نہ ہین مین دفن کر دیتے ہین فی الواقع دولت اسی کا نام ہے کہ جو رفاہ خلق اللہ اور رسمی و عقلی ترقیات مین صرف کیجائے میرے لخت جگر امداد مخلوق و ہمدردی ابنائے جنس مین صرف کرنے کی عادت کرو تاکہ دنیا مین نام و عقبیٰ مین ثواب ہو بیت

قدر بڑھتی ہے زندگانی مین	نام رہتا ہے دہر فانی مین

جواب - حضرت ولی نعمی جناب پھوپھا صاحب واقعی دولت خداداد پر بخل کرنا نہ خود کھانا نہ کسی کو کھلانا دیدہ و دانستہ اپنے کو دوزخ مین ڈالنا ہے لالچ سے زیادہ کوئی فعل ناپسندیدہ نہین

جو کرینگے جمع یان غافل نہین جائینگے چھوڑ	ہان مگر ارمان و حسرت ساتھ لیتے جائینگے

پس میری نسبت جو عوام کا گمان ہے وہ محض غلط ہے مین افلاس زدون کی بھلائی مین تن من دھن سے متوجہ ہون سو میرا خیال یہ ہے کہ یہ دولت کسی ایسے کار خیر مین صرف کیجاوے کہ جس سے عوام الناس کی بھلائی و عاقبت مین اپنی بہترائی متصور ہو یہ امر آپکی تشریف آوری پر منحصر ہے جلد تشریف لائیے صرف کرنے کی تدبیر بتائیے فقط

سوال - جناب چچا صاحب تسلیم فدوی نے جسقدر کمایا تھا دوشنبہ کی شب کو پشت دیوار مکان مین نقب دیکر چور چرا لے گئے ہرچند کہ پولیس تفتیش مین مصروف ہے الا مال و ملزم کا کچھ پتہ نہین دیکھیے مال ملتا ہے یا نہین اس مال کے فراہم کرنے مین مین نے کسقدر محنت اٹھائی اور اسکی نگرانی مین مفت کی اذیت پائی لیکن افسوس مین نے خود کھایا نہ خدا کی راہ پر کسی کو کھلایا چوری ہوتے ہی کمر ہمت ٹوٹ گئی صبر و استقلال کی باگ ہاتھ سے چھوٹ گئی اب حیات ممات میری دونون برابر ہین فقط

جواب - جامہ پوش کنجوسی برخوردار محمد طوسی - خط تمھارا آیا چوری ہو جانے سے ہمارے دل کو نہایت صدمہ ہوا افسوس نہ تم نے خود کھایا نہ کسی کو کھلایا مفت برباد کر دیا جو کوئی مال جمع کرے اور وہ اسے نہ کھاوے نہ کھلاوے اسکا مال مفت اور کے ہاتھ مین جاتا ہے شعر نگہبان مال کا ہے نہ کہ مالک اسکا ہر ایک رات یہی ڈر رہتا ہے کہ مبادا کوئی روپیون کی طمع سے جان ہی

نہ مار جائے ایسی مالدار سے فقیر ہزار درجہ بہتر کہ جو کچھ تھوڑا بہت اُسکے ہاتھ آتا ہے سو بلا تامل خرچ کرکے بے اندیشہ رات کو سوتا ہے پس جو کوئی زر پیدا کرے اُسے لازم ہے کہ اسمین سے کچھ کھاوے کچھ کھلاوے کچھ خدا کی راہ پر دیوے سو تمنے ایسا نہین کیا اب اسکا افسوس ہی کیا ہے نوشتہ تقدیر یہی تھا فقط

سوال ولی نعمت بانیاز مندان جناب چچا صاحب دام اقبالہ یہ مین سُنا کرتا تھا کہ باشندے موضع نگانا کے عموماً چور ہوتے ہین مگر آج یہ کیفیت بچشم خود مین نے دیکھی کہ چاندنی چوک کی مسجد کے حجرے مین مؤذن صاحب اپنا کمل رکھکر کسی ضرورت سے بازار گئے تھے اتنے مین مسمی داتا سکنہ موضع نگانا اس حجرہ مین گھسکر کمل اُٹھاکر چلدیا راستہ مین مؤذن صاحب نے اپنا کمل پہچان کر اس سے طلب کیا چور مذکور سینہ زوری پر آمادہ ہو گیا اتفاقاً مین وہان آنکلا سمجھا بجھاکر مؤذن صاحب کو کمل دلادیا اس چور کی خوش قسمتی تھی جو مین اسوقت وہان پہونچگیا ورنہ جیلخانہ مین جاتا واقعی موضع مذکور کے باشندے کچھ ایسے چور ہین کہ نامرادادنی ادنی وقلیل الحیثیت اشیا رحتی کہ ایک پارچہ مستعملہ کی چوری سے بھی باز نہین آتے کمبخت ذرا نہین شرماتے نہایت بیباک وسخت بیحیا ہین فقط

جواب راحت القلوب برخوردار محمد یعقوب جب سے ہمنے ہوش سنبھالا ہم یہی سنتے ہین کہ آج نگانیے کسکی گاے بھینس چرالے گئے یا آج کسی کی بھیڑ بکری کاٹ کر کھاگئے آج گیارہ سنگ کے پولیس والے اُنپر دھاڑ پکڑ دھکڑ کر رہے ہین یا کلانور کے تھانہ والے سونٹہ کاری سے اُنکی خبر لے رہے ہین کسیکی مشکین بندہ رہی ہین کسی کا چالان ہو رہا ہے کوئی پٹ رہا ہے کوئی بھاگ گیا غرضکہ ہر روز بلاناغہ اس گانون مین یہی فضیحتا رہتا ہے مگر وہ لوگ بیغیرت و بدنہاد اپنی خوے بد سے باز نہین آتے فقط

سوال بکرم بندہ جناب خالو صاحب۔ مدت گذری کہ نامہ والا صادر نہ ہوا اس سبب سے طبیعت فدوی کی نہایت پریشان ہے امید ہے کہ مجھکو رہی مزاج مبارک سے آگاہی بخشیے یہان کے چند اشخاص بد اساس نے بوجہ کدورت باطنی وازراہ بد وضعی میرزا غلام حسین خان صاحب کے اجھے دلون مین انتہا درجہ کی برائی پیدا کردی تھی اور براہ عناد ایک بنیاد فسا

بے بنیاد ہمارے باہم فوجداری کرادینے کی غرض سے اپنی طبیعت سے اختراع کرکے وہ طول عمل مین لائی
تھے کہ معاذ اللہ خدانے عزت رکھی جو آج بافہام تفہیم چند ہوا خواہ صمیم کے رنجش وکدورت مبدل
بصلح وصفائی ہوگئی واقعی یہان کی مخلوق یکی دغاباز دروغگو بدنہاد وفسادی ہی جو ہمہ تن
بددیانت نیت واعمال دونون خراب گھرمین فاقہ الا باتون کا وہ تڑاقہ کہ سامع کے ہوش
بگڑجائین کمبخت فاقہ مست ہر وقت ایک نیا معاملہ سامنے لاتے تھے اب بفضلہ تعالی اتفاق
باہمی سی ہمارے یہان اُجالا ہوا طالع بالا ہوا دشمنانِ بدسرشت کا مُنہ کالا ہوا۔ فقط

جواب۔ سعادت نشان برخوردار عبدالغفور خان خط تمھارا آیا حقیقت مندرجہ معلوم
ہوئی تمھارے اتفاق باہمی کی خوشخبری سنکر ہمارا دل نہایت خوش ہوا خدا ہمیشہ
اتفاق رکھے مصرع جبتک جہان ہی تم بھی جہان مین رہو عزیز + فی الواقع وہان کے
لوگ بڑے بیغیرت وبے تمیز ہین حالانکہ کئی بار قید وجرمانہ کی سزا پاچکے ہین پھربھی اپنی شرارتون
سے باز نہین آتے ان روسیاہ بدسرشتون کی دوستی خنجر ونشتر سے بدتر اور انکے ساتھ ربط وضبط
لائق لعنت ہی جس نے انکی دوستی کا خیال کیا انھون نے مکر ودغا کی چھری سے اُسکو حلال کیا
جوکوئی ان سی ملا چند روز مین اُسکو خاک مین ملایا جسپر احسان کرو وہی درپے تخریب برائی
ہو وہان کی خلقت بیوفا ناآشنا بے اعتبار غرض تک سروکار مطلب کے غلام پھر نطفہ حرام دغا
وفریب کج ادائی دروغگوئی وفساد جوئی ان کا شیوہ ہی حرص وطمع ان کے نفس پر غالب ہے
معاذ اللہ خدا ایسون سی محفوظ رکھی حق تو یہ ہی کہ وہ جگہ لائق بود وباش نہین اب جوہر دانائی
یہ ہی کہ وہان کے باشندون سی محترز رہو کسی کو اپنا دوست نہ سمجھو کسی کے کہنے سننے پر عمل نہ کرو آپسمین
متفق رہو انجام کار پر نظر رکھ کے خدا کے فضل وکرم پر بھروسا رکھو فقط

سوال۔ قبلہ من۔ مدت سی کچھ خبر وہان کی معلوم نہ ہوئی اسلئے دل نیاز مند متفکر ہے آجکل
موضع گردہ مین ایسی ہوا نفاق کی چل رہی ہی کہ کسی کو کسی سے اتفاق نہین فلک کجرفتار نے
یہان کی نسبت ایسی روش اختیار کی ہی کہ کسی انسان مین انسانیت کی بو تک نہین نہ باپ کو

بیٹے کی محبت ہی نہ بیٹے کو باپ کا پاس ادب حقیقی بھائیون مین وہ فساد ہو رہا ہی کہ خدا دشمنونکو بھی نصیب نکرے ایک شخص اپنے دوسرے ہمجنس کو آنکھ بھر کر نہین دیکھ سکتا دغا بازی بے ایمانی کا وہ بازار گرم ہے کہ خدا کی پناہ کسی کو خوف خدا نہین طمع ایسی غالب ہے کہ خواہ کچھ ہی ہو سب مجھی کو ملجاوے ہر شخص اپنے منہ سے میان مٹھو بن بیٹھا ہی دوسرے کو خیال مین نہین لاتا جدھر آنکھ اٹھا دیکھو لڑائی کے سامان نفاق کی تیاریان ہین ع

کیسی ہوا چلی ہے کہ گھر گھر نفاق ہے
مہر و وفا کا ذکر تو بالاے طاق ہے

جواب ثمرۂ زندگانی من ۔ عین انتظار مین خط تمہارا پہونچا ہمکو مسرور الوقت کیا دیر رسی خط کی وجہ عدیم الفرصتی ہے موضع گرورہ کے باشندون پر کیا موقوف ہی بلکہ تمام ہند مین اتفاق نہین خصوصاً مسلمانون مین ایک بھائی دوسرے کو دیکھکر جلتا ہی ایک کی آسودگی پر ایک حسد کرتا ہی ذرا سی بات پر خواہ مخواہ کی عداوت خرید لیتا ہی فرضی گفتگو پر جہالت کا ایسا عملدرآمد ہوتا ہی کہ خانہ جنگی کی نوبت پہونچ جاتی ہی تمام ضروری کام ہرج ہو جائین جان و مال جاے بلا سے جائے مگر بات رہجاے جاہل تو درکنار عالمون کا یہ حال ہی کہ فروعی مسائل کے اختلاف پر مدۃ العمر بول چال ملنا جلنا ترک کرکے ایک دوسری کی تخریب کے درپے ہو جاتے ہین پھر ممکن ہی کہ رنجش رفع ہو جاے ہرگز نہین دوسری ملکون مین یہ مرض واہیات نام کو نہین بیٹا کچھ مذہب رکھتا ہی باپ کا کچھ مذہب ہے ایک بھائی ایک شریعت کا پابند ہی دوسرا دوسری ملت کا مقلد لیکن کیا ممکن کہ دلو نمین ذرا فرق ہو وہی ملنساری اٹھنا بیٹھنا اخلاص محبت عیسی بدین خود موسی بدین خود کا معاملہ ہو رہا ہی فقط

سوال تکیہ گاہ ماندگان جناب چچا صاحب مدظلہ بعد تقدیم مراسم نیازمندی التماس یہ ہے کہ منشی کالکا پرشاد تحصیلدار درجہ اول رشوت ستانی سے اسقدر بدنام ہوئے کہ حکام تک انکی رشوت ستانی کی خبر ہو گئی اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ آج اپنے عہدے سے بھی موقوف اور آیندہ کیلئے بھی بے روزگار ہو گئے عجب نادان ہین وہ جو دنیاوی مال کے دیوانے بنکر پروانہ سان شمع طمع پر جان تک بھی دے بیٹھتے ہین حقیقت مین اس تحصیلدار نے اپنے ماتحت ملازمون اور رعایا کو عموماً ناراض کر رکھا تھا

چونکہ فدوی درجہ سوم کا تحصیلدار ہی لہذا امیدوار ہی کہ آپ دہلی تشریف لیجا کر جناب
کمشنر صاحب بہادر سے ملکر ایک درجہ میری ترقی کرا دیجیے فقط

جواب ۔ نور نظر میرے ہر شخص کیلئے خواہ وہ کسی حیثیت مین ہو اُسکے واسطے دیانت
ایک جوہر لطیف ہی خصوصاً ملازم کیواسطے ایسا موزون ہی جیسے آنکھ کیواسطے نور جس آنکھ
مین روشنی نہ ہو وہ کور ہی ایسا ہی جس ملازم مین دیانت نہو ہیچ ہی نہ چشمون مین اسکی عزت نہ سرکار
مین قدر نہ رعایا مین آبرو نہ وہ ترقی کا مستحق گردانا جاتا ہی نہ وہ اپنے حسن کارگذاری کا صلہ
پاتا ہی طمع نفسانی جسکا نام رشوت ہی بہت ہی بری چیز ہی خلاف کارروائیان کرکے حق کو
باطل و باطل کو حق کرے انصاف کا دشمن ظلم کا دوست بنا رہی لیکن رشوت ستانی عرف اسی کو نہین
کہتے کہ کسی مقدمہ والے سے زر نقد لیوے نہین نہین کوئی ذی اختیار کہ جسکے ہاتھ سے کسیکی مطلب برآری
ہوسکتی ہی اگر وہ کسی شخص سے ایک چلم تمباکو یا کسی قدر شیرینی یا کوئی تحفہ جو وہ بنظر خوشامد محض
واسطے اپنی حاجت برآری کے دیرہا ہی لے وہ بھی رشوت و بددیانتی مین محسوب ہی پس جو ملازم دیانت
و امانت کی پوشاک سے آراستہ ہونا چاہی تو وہ غرض مند کی دی ہوئی چیز سے قطعی انکار کرے کیونکہ ہندی
مثل ہی نہ کھاے نہ آنکھ بچاے لامحالہ پاسداری کرنی پڑے گی پھر وہ امانت و دیانت کا لباس اسکے
جسم پر راست نہ آئیگا اہلکارون کو چاہیے کہ بہت بچین اور رورعایت کی عادت نہ رکھین یادرہے
کہ ہوس ہی مین کے دندانے زنجیر کے پرزے ہین جسنے اسمین تن دیا اُسکے پابزنجیر ہونے مین کوئی شبہہ ہی
نہین آخر کسی نہ کسی روز قلعی کھلجاتی ہی اور تن کے برتن سے آب شرافت کو فوراً بہادیتی ہی ہم جمعہ کے
روز دہلی کو روانہ ہونگے اور جناب کمشنر صاحب بہادر سے ملکر تمہاری ترقی کے بارہ مین سفارش کرینگے فقط

سوال جناب والا مولا صاحب اسوقت ایک شخص کی تحریر سے معلوم ہوا کہ برادر حسن علیخان تحصیلدار
پر مقدمہ رشوت ستانی قایم ہوا ہی جب سے یہ خبر وحشت اثر سنی ہی ہوش و حواس فدوی کے
بجا نہین ہین توقع کہ کیفیت مفصل سے جلد آگاہی بخشیے فقط

جواب برخوردار سعادت اطوار اطال اللہ عمرہ تمہارا خط مرقومہ تیرھوین ربیع الثانی کا پہنچا

...ہم حیرت مین ہین کہ کس صاحب نے یہ خبر خلاف واقع تم تک پہونچائی برخوردار حسن علیخان کی
شان ہرگز ایسے امور کی مقتضی نہین ہوسکتی بس تم آیندہ کو کسی کی لکھی لکھائی و سنی سنائی باتونکا اعتبار کیا کرو فقط

سوال برخوردار لیاقت شعار تم کو تلاش معاش حیدرآباد جاکر سال بھر ہوا ہنوز کامیابی نہوئی
اگر روزگار نہین ملتا تو بہتر ہے چلے آؤ جائداد موجودہ پر قناعت کرکے گھر بیٹھو کیونکہ دنیا مین
قناعت ایک ایسی عمدہ چیز ہے کہ انسان کی قدر و منزلت کو بڑھاتی ہے قانع سب ہمجنسون مین سرفراز
و ذی عزت تصور کیا جاتا ہے آدمی کے درمیان قناعت ایک جوہر ہے اسی سبب سے حکمانے اسکو پسند کیا ہے چنانچہ بیت

ز نور قناعت بر افروز جان ۔۔۔ اگر خواہی از نیک بختی نشان

قناعت کے معنی خدا کے دیے ہوئے پر راضی ہونا اور زیادہ طلبی نہ کرنا قانع سے خدا بھی راضی رہتا
ہے طامع کو ہمیشہ بجائے عزت کے ذلت حاصل ہوتی ہے انسان کو چاہئے کہ شعلہ طمع کو آب
صبر و قناعت سے فرو کرے ہر حال مین خدا کا شکر بجا لاوے ؎

قناعت بہر حال اولی ترست ۔۔۔ قناعت کند ہر کہ نیک اختر ست

زیادہ دعا

جواب قبلۂ دین و دنیا جناب چچا صاحب واقعی طمع ایسی چیز ہے کہ بڑے سے بڑے
ہوشیار آدمی کو خطرہ مین ڈالدیتی ہے اور جانورون کو دام مین پھنسا دیتی ہے بیت

بدوزد طمع دیدۂ ہوشمند ۔۔۔ در آرد طمع مرغ و ماہی بہ بند

یہ حرص طعون ہر سو دوڑاتی ہے سچ ہے ؎

سب کو دنیا کی ہوس خوار لئے پھرتی ہے ۔۔۔ کون پھرتا ہے یہ مردار لئے پھرتی ہے

لیکن طمع سے کچھ حاصل نہین ہوتا وہی ہے جو مقسوم مین لکھا ہے انشاء اللہ عنقریب خدمت شریف مین حاضر ہوتا ہون فقط

سوال قدردان بیکسان جناب پھوپھا صاحب دام کرمہٗ آجکل قاسم علیخان کا ایسا پتلا
حال ہو رہا ہے کہ جسکو لوگ دیکھ دیکھ ہمہ تن حیران ہو رہے ہین افسوس کسی زمانہ مین انکی اقبال کی دھوم
مچ رہی تھی یا اب انکی نسبت کچھ کہا ہی نہین جاتا سخت تکلیف مین ہین یہ تمام نتیجہ چانڈو اور افیون
کے استعمال کرنیکا ہے چونکہ ان دنون وہ تنگدستی کی وجہ سے نہایت پریشان ہین اگر آپ کے

تو اُن کا عمل کرنا چاہیے نہ یہ کہ خود فضیحت دوسرون کو نصیحت کچھ تم بچہ تو ہو ہی نہین
جو نیک و بد مین تمیز نہ کر سکو اب زیادہ تمہاری حقیقت کے لکھنے سے قلم مارے شرم کے رک گیا بس عبدالمجید خان
کی کچھ خطا نہین سراسر تمہاری ہی نافہمی و کوتاہ اندیشی کا سبب ہے البشرہ وہ ہے جو شرو نیز بُرے کامون
سے بچے حالانکہ کئی بار تم کو سمجھا چکا ہون الا ہماری تحریر تمہارے سامنے ایسی ہے جیسے اندھے کو آئینہ فقط

سوال ۔ قدر افزای برادران سلمہ الرحمن ۔ وزیر خان کے خط سے معلوم ہوا کہ جناب بھائی صوبہ دار
خان صاحب اکثر اوقات الفاظ نامناسب میری شان مین فرمایا کرتے ہین کیون صاحب ایسی
مجھ سے کیا خطا ہوئی کہ جو جناب معصوف کلمات ناملائم سے میرا ذکر کیا کرتے ہین جیسے ہم
چھوٹے بھائیون کی اُنھون نے سرپرستی کی وہ تو ظاہر ہے اُسپر طرہ یہ ہے کہ ناحق و ناروا
نالایق و گدھا مجکو بناتے ہین اسکا کیا سبب ہے ایما فرمائیے فقط

جواب ۔ عزیز از جان برادرہ واجد علیخان تم نے اپنے خط مین بلا تحقیق جو مضمون بھائی
صوبہ دار خان صاحب کی شان مین لکھا ہے اُسکے پڑھنے سے ہمکو سخت افسوس ہوا آیندہ سے بلا
اطمینان صحت اس قسم کی باتین تحریر نہ کیا کرو کیونکہ وزیر خان اپنے خطون مین اسطرح کے مضمون
لکھکر تم کو لڑوا کر تماشا دیکھنا چاہتا ہے بھائی صاحب موصوف کی نسبت جو خلاف تہذیب
گفتگو کرنے کا حال لکھا ہے محض غلط ہے کیا صاحب موصوف بچے ہین جو اُن کو کسی کے حفظ مراتب کا
خیال نہین تم کبھی اُنکی زبان سے الفاظ ناشائستہ کے نکلنے کا گمان نہ کرنا فقط

سوال ۔ بھائی صاحب مکرم بندہ جناب ماموں حاکم علیخان صاحب نے فدوی کو طلب فرمایا ہے مگر
بدون خرچ جا نہین سکتا اگر آپ مبلغ پچاس روپیہ مرحمت فرمادین تو بندہ پارچہ وغیرہ سے اپنی
حیثیت درست کر کے اُنکی خدمت مین حاضر ہو فقط

جواب ۔ اے دروغگو دزد خو ۔ ہمنے تمہاری عادت کبھی لائق ستائش نہ دیکھی نہ سنی یہ تو ہم پہلے سے جانتے
ہین کہ تم اکثر گھر کی چیز آنکھ بچا بغل مین دبا آونے پونے بیچ کبوتر بازی مین صرف کر ڈالتے ہو
اب تمنے جھوٹ بولنا بھی اختیار کیا کیونکہ ماموں حاکم علیخان صاحب کو تمہاری طلبی سے صاف انکار ہے

چنانچہ ان کا خط بجنسہ ارسال ہی ایعزیز جھوٹ بولنا بڑا گناہ ہی آدمی کو بے اعتبار وبیوقار کردیتا ہی اگر انسان
کی ایک بات بھی جھوٹ ثابت ہوجاتی ہی پھر وہ سچ بھی کہی تو بھی اُسے بتعجب جھوٹ سمجھکر یقین نہین لاتی اور
چوری کی عادت قطع نظر گناہ عظیم کے خلق مین آبرو ذلیل وخوار کردیتی ہی اب تم ہمارے پاس چلے آؤ علم جو
ایک حیلہ وسیلہ عزت وترقی کا ہی حاصل کرو تا وقتیکہ تمھارے مزاج کی صلاحیت نہ ہوگی تب تک
خیالات واہیات تمھاری طبیعت سے دور نہ ہون گے جب تم علم سیکھ لوگے تو نیک وبد کی تمیز ہوجائیگی

سوال بھائیون کے مددگار بھائی صاحب بہ دام سلمہ اللہ الغفار بعد تسلیم بصد تعظیم ملتمس ہے
ان دنون برادر واجد علیخان ایسی ایسی بلاؤن مین گرفتار ہوگیا ہی کہ جسکا انجام سوای مفلسی و
تباہی کے اور کچھ معلوم نہین ہوتا حالانکہ مین نے ہرچند نصیحت کی مگر بجز واہیات کے کبھی شایستہ کام
کیطرف خیال نہین کرتا شاید آپکے لکھنے پر حرکات لایعنی سے باز آکر نیک چلنی اختیار کرے فقط

جواب۔ ذیشعور برادر عبد الغفور خط تمھارا آیا موضح کیفیت کا ہوا جب تمھاری نصیحت کا
اثر واجد علیخان کی طبیعت ناتربیت پر کچھ نہ ہوا تو ممکن نہین کہ ہمارے لکھنے پر وہ حیوان
پیرایہ انسانیت مین ہوکر مہذب ہوجاوے ع تربیت نااہل را چون گردگان بر گنبد ست
درحالیکہ وہ اپنی برائی بھلائی کی خود تمیز نہین کرسکتا تو کہنا فضول ہی۔ دوشنبہ کے روز
شیخ الاسلام کو سرسام ہوا اِدھر اُدھر حکیم کی تلاش ہوئی حکیم کا وجود تو غیر موجود تھا لیکن
ایک پنڈت جی خبر سنکر نعلین چوبی پر کھٹ کھٹ کرتے ہوئے آپہونچے نبض دیکھکر کہا کہ سیت بار رہی ہے
اُسیوقت مریض کو سونٹھ وپیپل واجوائن پلاکر اُسپر ایک بھاری لحاف ڈالکر دو تین آدمیون سے کہا کہ
اسکو خوب دبا دو تاکہ ہوا نہ جاوے تھوڑی دیر مین جو کھولا تو کیا دیکھتے ہین کہ طائر روح قفس عنصری سے
پرواز کرگیا یہ حال دیکھ کے وارث اسکے رونیلگے پنڈت جی دھوتی جھلاتے رام رام کرتے چلے
لوگون نے کہا کیون جی یہ کیا ہوا اُسوقت پنڈت جی نے یہ فرمایا کہ ایسیہین ہوت ہی یا اِ کھیت یا اُ کھیت
یعنی اسطرف یا اُسطرف وہ بڑی غلطی کرتے ہین جو پنڈتون کے ناتجربہ علاج سے اپنی جان عزیز کو ضائع
کرتے ہین جس بیمار کو اپنی زندگی عزیز وتندرستی منظور ہو وہ ہرگز ان سے علاج نہ کراوے فقط

له ضلع روہتک مین قابو دور کر بندوق کھینچتے ہونگے ۱۲

سوال۔ جان پدر۔ عرصہ سے خط تمھارا نہین آیا اسکا کیا سبب ہے لازم ہے کہ اپنی خیریت و نیز گھر کی کیفیت سے جلد مطلع کرو۔ پرسون شب کو حسب معمول ہم کمرہ مین سو رہے تھے یکایک اوسمین آگ لگ گئی لیکن خوش قسمتی سے بہت جلد آگ لگنا ظاہر ہوگیا شعلے بجھادیئے گئے خدا کے فضل سے کچھ نقصان نہوا فقط

جواب۔ قبلۂ کونین دام مجدکم مفخر نامہ صادر ہوا سرفراز فرمایا حق سبحانہ تعالی ذات بابرکات کو ہمیشہ صحیح و سالم رکھے یہان خدا کے فضل و کرم سے ہر طرح امن ہے مگر اطراف دیہات مین اکثر جگہ وباے ہیضہ نمودار ہے جس کے باعث ہزارون آدمی ضائع ہوے بہت سے گھر بے چراغ ہوگئے فدوی بھی عارضۂ بخار مین مبتلا ہوگیا تھا اب تین چار روز سے کسیقدر افاقہ ہے لیکن نہایت سستی کیوجہ سے گھر مین قید ہے فقط

سوال۔ فیض اکتساب جناب ماموں حمید خان صاحب۔ افواہاً سنا گیا کہ جناب ماموں حاکم علیخان صاحب کے دشمنون کا مزاج چندروز سے از حد ناساز ہے اس خبر کے سننے سے فدوی و جناب ممدوح کے احباب نہایت مضطر و الم ناک ہین الاجاے تعجب ہے کہ آپنے باوصف قیام فاصلہ چار کوس کے اُن کی کچھ کیفیت ارقام نہ فرمائی امید کہ جلد آگاہی بخشیئے شافی حقیقی جناب معظم الیہ کو شفا عطا فرماکے ہم وابستگان دولت کو خوشی نصیب کرے آمین فقط

جواب۔ برخوردار ستودہ افعال جیتے رہو۔ تمھارے خط کے پہونچتے ہی مین پالم پور گیا بھائی حاکم علیخان صاحب کو صحیح و تندرست پایا دریافت سے معلوم ہوا کہ ان دنون وہ کسی بیماری مین مبتلا نہین ہوے یہ افواہ محض غلط ہے شاید صاحب موصوف کے حاسد نے یہ جھوٹی خبر اڑائی ہے خدا انکے خیرخواہون کا بول بالا و بدخواہون کا منہ کالا کرے تم اس خط کا مضمون بھائی صاحب محتشم الیہ کے دوستونکو سنا کر اطمینان کردو

سوال۔ خالو صاحب اُمیدگاہ بیکسان فدوی دس بارہ روز سے سوزش معدہ کی بیماری مین مبتلا ہے ہر چند علاج یونانی کیا لیکن صورت صحت رونما نہ ہوئی بلکہ ترقی پر ہے دو روز سے اسہال خونی وقتے جاری ہے اب مین یہان کے طبیبون سے مایوس العلاج ہوکے ملتمس ہون کہ اگر وہان پر کوئی ڈاکٹر یا حکیم ہوشیار و تجربہ کار ہو تو اوسکو اپنے ہمراہ لیکر جلد تشریف لائیے فقط

جواب۔ برادر نیک اطوار زاد اللہ عمرہ۔ بعد دعاے صحت جسمی واضح ہو مین تمھاری بیماری کی

خبر سنکر سُن ہوگیا میرے دوست حکیم امین اللہ صاحب جو علاج یونانی وفن ڈاکٹری مین عدیم المثال ہین حتی المقدور تمھارے مرض کے علاج مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرینگے گو تقدیر کے آگے تدبیر پیش نہین جاتی مگر شافی مطلق کے فضل وکرم سے امید قوی ہے کہ ان کے علاج مسیحائی سے تمکو صحت کلی ہوجائیگی انشاء اللہ اُن کو اپنے ہمراہ لیکر جمعہ کے روز تمھارے پاس پہونچونگا اطمینان رکھو فقط

سوال - برخوردار سعادت توام خوش رہو۔ تمھارے خط کے نہ آنے سے رات دن ہمکو فکر رہتی ہے مقتضاے دانشمندی یہ ہے کہ ہفتہ مین ایکمرتبہ اپنی خیر وعافیت سے ہمارے دلکو تسکین دیتے رہو ان دنون بیماری تپ ولرزہ کا یہان بڑا زور وشور ہے کوئی گھر بیماری سے خالی نہین جس شخص کو بخار چڑھتا ہے پھر اترنیکا نام نہین لیتا جسکے صدمہ سے ہر روز دو تین واقعہ ضرور ہوجاتے ہین طبیبون وعطارون کی خوب چاندی ہورہی ہے اُنکو اپنے مطلب سے غرض ہے دوائین ایسی کہنہ سڑی ہوئی کہ جس سے بجاے فائدے کے ضرر ہوتا ہے جس قسم کا شربت یا عرق چاہو ایک ہی بوتل وشیشہ سے یہ بیرحم لوگ الٹ دیتے ہین خدا ہی اپنا فضل کرے ورنہ عطار تو بیطرح ہاتھ دھوکر درپے بربادی بیمارون کے ہین فقط

جواب - قبلہ من دام افضالہٗ یہ کمترین حمید پور گیا تھا کل واپس آیا ہے اسوجہ سے ارسال عرائض مین توقف ہوا خدا کے فضل وکرم سے امسال ضلع ہذا مین بیماری کیطرف سے اسوقت تک امن وامان ہے فصل موجودہ کی حالت اچھی ہے باجرے کے جلد تیار ہوجانے سے غربا کا بڑا کام چل رہا ہے عنقریب اور غلہ بھی تیار ہو کے درو ہونے والا ہے گرانی کسی قدر مبدل بہ ارزانی ہوگئی ہے فقط

سوال - مکرم معظم بندہ جناب چچا صاحب مین دو برس سے عارضہ برص مین مبتلا ہون ابتدا مرض سے اسوقت تک اسقدر ادویات مناسبہ کا استعمال کیا کہ جس کا درج ہونا سطح کاغذ پر گنجائش نہین رکھتا الا کچھ فائدہ نہوا چونکہ زندگی کا لطف تندرستی پر موقوف ہے اسلئے بوجہ عارضہ لاحقہ اسوقت زیست اپنی مجکو نہایت تلخ معلوم ہوتی ہے اگر وہان کوئی ڈاکٹر یا طبیب اس مرض خبیثہ کا علاج کرسکتا ہو تو آگاہی بخشئے فقط

جواب - نور نظر لخت جگر زاد اللہ عمرہٗ خط تمھارا آیا تمھاری بیماری کی خبر نے ہمارے دلکو دردناک کیا واقعی جب آدمی کسی مرض مین مبتلا ہوتا ہے تو اُسوقت کی زندگی اُسے تلخ معلوم ہوتی ہے لیکن اللہ جل شانہٗ نے

اپنی قدرت کاملہ سے انسان کی ہر بیماری کے دفعیہ کیواسطے ادویات پیدا کی ہین اگر انسان
اپنی حالت کو نظر رکھکے اُن کے استعمال سے بیماری کا دفعیہ کرتا رہی تو ممکن ہی کہ اپنی زندگی کا
بہت سا حصہ صحت و تندرستی مین بسر کرے سو میرے عنایت فرما حکیم فتح الرحمٰن صاحب انکے پاس
ہر مرض کی عمدہ عمدہ دوائیان موجود ہین بمبئی و مدراس و دیگر ممالک مین قبیح و خوفناک مرضون کا
علاج کرکے بہت سے سارٹیفکٹ حاصل کئے ہین یہان تشریف رکھتے ہین امید کرتا ہون کہ انکا ایک دو نسخے
مجرب سریع التاثیر ہے عارضہ برص خواہ کتنے برس کا ہو دفع ہو جائیگا تم اگر علاج کرو فقط۔

سوال فخیرہ سعادت و اقبال نبیرۂ محمد کمال خوشحال رہو آج زبانی سجانی معلوم ہوا کہ تم بعارضہ بخار
بیمار ہو اس خبر کے سننے سے یہان سب صغار و کبار مبتلای پریشانی ہین ہر چند چاہا کہ وہان پہونچکر تمکو دیکھون لیکن ضعیفی
مانع ہوئی تمھارے دیدار کی امید مین نیم جان باقی ہی تم اپنی طبیعت کا حال جلد لکھو چونکہ بیماری مین آب و
ہوا کا تبدیل ہونا نہایت مناسب ہے جسطرح ممکن ہو رخصت لیکر آؤ قطع نظر تبدیل آب و ہوا کے بفضل باری علاج
بیماری یہان خاطر خواہ ہو گا پیڈ و پوسٹ کارڈ تلف ہونیکا احتمال ہی اسلئے ہمارا یہ خیال ہی کہ خط بیرنگ بھیجو فقط

جواب قبلۂ مرادات دو جہانی جناب دادا صاحب مدظلہ العالی بعد تقدیم مراتب آداب عرض پرداز ہی کہ واقعی
کمترین عارضہ بخار مین ایسا بیمار ہوا تھا کہ طاقت یکقلم نہ رہی تھی مگر اب خدا کے فضل سے تندرست و توانا ہی
اپنا حال محض اس خیال سے نہین لکھا تھا کہ آپکو تشویش ہوگی فی الحال یہان کا یہ حال ہی کہ جس تحصیلدار
کی جگہ فدوی قایم مقام تھا اب اُنکا انتقال ہو گیا حاکم ضلع نے بندہ کی مستقلی کے واسطے صدر مین
رپورٹ بھیجی تھی وہان سے ایک اور شخص مقرر ہو کے تحصیلداری پر آگئے ہین بدولت طالع شوم ترقی سے
محروم رہا فقط

سوال بحضور فیض گنجور بزرگوار فیضرسان درماندگان جناب پھوپھا صاحب دام فیضہ بعد عجز و انکسار عرض پرداز ہے
کہ مدت سے کچھ خیر مزاج اقدس کی معلوم نہ ہوئی امید کہ آگاہی بخشئے تاکہ رفع تردد ہو مین اپنی
کیفیت کیا عرض کرون چھ مہینے سے خراب خستہ ہو رہا ہون اس امیدواری نے مجکو ایسا پریشان
کر رکھا ہی کہ کھانا پینا اچھا نہین لگتا دس روز ہوے کہ بندے نے جناب صاحب مجسٹریٹ بہادر

ضلع سے اپنے روزگار کے واسطے مکرر عرض کیا تھا صاحب موصوف نے یہ فرمایا کہ ہمکو تمھارا خیال ہے اطمینان رکھو چونکہ مجکو یہان امید کامیابی کی نظر نہین آتی اسلئے از بس انتشار ہے آپ کی راے کا انتظار ہے فقط

جواب سرمایۂ سعادت عین انتظار مین خط تمھارا پہونچا حال معلوم ہوا انگریزونکی بات پتھر کی لکیر ہوتی ہے جس سے جو وعدہ کر لیتے ہین عند الموقع اُسکو ضرور پورا کرتے ہین ہمارے نزدیک تمھارا وہان رہنا فائدہ سے خالی نہین ارحم الراحمین فضل کریگا مستقل مزاجی سے امیدواری کرو اوسکی رحمت کے امیدوار رہو وہ خود فرماتا ہے لا تقنطوا من رحمة اللہ پھر گھبرانا کیا ہے ع

مرد باید کہ ہراسان نشود	مشکلے نیست کہ آسان نشود

اندنون یہان ہیضہ کے ہاتھ سے صدہا آدمی ہلاک ہو کر زیر خاک ہو گئے اور ہوتے جاتے ہین صبح سے شام و شام سے صبح تک "رام رام ست" کا غوغا اور کلمہ کی صدا ہے خدا اپنی رحمت سے یہ زحمت جلد دور کرے آمین فقط

سوال فیض بخشاے مستمندان جناب ماموں صاحب دام نوالہ ۔ بعد مراسم اطاعت بجا لا کر ملتمس ہے یہ احقر عرصہ چار مہینے سے جناب صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع کے دفتر مین بہ امیدواری کام کرتا ہے الا شومی طالع سے مستقلی تو درکنار کبھی قائم مقامی بھی نصیب نہ ہوئی وجہ اسکی یہ ہے کہ بڑے بڑے دیسی عہدہ دار جو جگہ خالی ہوتی ہے اپنے عزیز و اقارب کو مقرر کرا دیتے ہین مین منہ دیکھتا رہجاتا ہون حالانکہ اُنہین لیاقت خاک نہین اور نہ گفتگو کرنیکا سلیقہ لیکن مرگی بیارہ مرد بہ مجبور کا مضمون صادق آرہا ہے لیاقت کو کون پوچھتا ہے زر ہو یا وسیلہ اگر آپ از راہ کرم بذریعہ تحریر جناب صاحب مجسٹریٹ ضلع ہذا سے میرے بارے مین سفارش فرماوین تو بندہ کو اپنی کامیابی کی نسبت پوری پوری امید ہو جاے فقط

جواب برخوردار سعادت نشان خط تمھارا آیا بدریافت تمھاری خیر و عافیت کے ہماری دلکو تسلی ہوئی جناب صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع کی خدمت مین تمھاری روزگار کیواسطے ہم نے تحریری سفارش کی ہے اون کی قدردانی سے امید قوی ہے کہ تمھاری لیاقت کے موافق تمکو ضرور کامیاب کرینگے فقط

سوال ـ قبلہ کونین مدظلہ العالی بعد اداے مراسم نیاز عرض پرداز ہی کہ ان دنون بیس روپیہ ماہواری کی ایک جگہ اہلمدی کی خالی تھی سو اسپر سررشتہ دار نے اپنے رشتہ دار کو مقرر کرا دیا کمترین نے قطعہ درخواست اس مضمون کی حضور مین جناب صاحب مجسٹریٹ بہادر گذرانی کہ حسب الارشاد سرکار یہ خاکسار سال بھر سے ملازمون کے مانند باُمید پرورش اس کچہری مین کام کرتا ہی پرسونکی روز جاے خالی شدہ پر ایک شخص اجنبی کہ جسنے کبھی اِس عدالت مین امیدواری نہین کی مقرر ہو گیا اور یہ عرضی گذار محروم چنانچہ صاحب بہادر دام اقبالہ نے اُسکو موقوف کرکے بندہ کی پرورش فرمائی ہرچند سررشتہ دار وغیرہ نے اُسکی بحالی کیواسطے دوادوش کی الا کچھ شنوائی نہ ہوئی آخر مجبور ہوکے خاموش ہو رہے سچ ہے جب خدا دیتا ہے تو چھپر پھاڑ کے دیتا ہے ؎

کیا اصل ہے بندہ کی جو روٹی دیگا	رازق ہے کوئی اور ہی دینے والا

جواب ـ جان پدر ستودہ سیر ساعت سعید مین تمھارا خط پہونچا تمھاری روزگار ہونیکی خبر سنکر از حد دل کو بشاشت ہوئی سبحان اللہ والحمد للہ عجب شان کبریائی ہی ہم شکریہ اُسکا تہ دل سے ادا کرتے ہین اور اُس صاحب مجسٹریٹ بہادر کی ہر روز ترقی مناتے ہین کہ جنہون نے خدمت اہلمدی پر تمکو مقرر کیا اللہ تعالی یوماً فیوماً تمھاری ترقی کرتا رہی اور جہان تم کو رکھی باعز و وقار رکھے سنو تم اپنی کارگذاری سے حاکم کو خوش رکھنا اگرچہ وہ کتنا ہی منھ لگاوی مگر اپنی حد سے آگے قدم نہ بڑھانا ہمیشہ اپنے کو نیٹِ نیا نوکر جاننا اُسکے حکم کو ماننا اُسکی مرضی کا تابع رہنا اپنی قدر کے موافق بات کرنا بے پوچھے و بیمحل دم نہ مارنا فقط

سوال اخی صاحب قبلہ ـ فدوی عرصہ سے متلاشی روزگار ہے اور چاہتا ہے کہ قریب تر کے اضلاع مین دستیاب ہو جاے لیکن یہان اپنا ایسا ذریعہ نہین کہ جس سے امید کامیابی کی ہو آج بھائی ظفر علیخان صاحب کے خط سے معلوم ہوا کہ جناب مسٹر ڈیوس صاحب لفٹنٹ گورنر سابق کے بیٹے خدمت ایجنٹی پر متعین ہوکر اندور تشریف لائے ہین گو اُن کی ذات سے ایسی بحالی کی امید قوی ہی لیکن دور و دراز فاصلہ کی وجہ سے اسطرف کی جادہ پیمائی کو میری ہمت نہین پڑتی وسیلہ جمیلہ

ملا تو تقدیر سے دور ملا۔ فقط

جواب۔ اے میرے پیارے بھائی۔ جو کوئی ہمت کے برق پا گھوڑے پر سوار ہو وے پھر بھلا اُسکو نزدیک و دور کا کیا ڈر ہے اور جسنے چارپائی پست حوصلگی پر پشت لگا تکیہ بے ہمتی کا نیچے سر کے رکھا اس سے کیا ہوتا ہے یعنی جو شخص عالی ہمت و حوصلہ و استقلال سے موصوف ہوتا ہے وہ اپنے ہر ایک خیال وارادے مین بالعموم کامیاب ہو نکلتا ہے اور جو ہمت و حوصلہ مین کم ہوتا ہے اپنے مطلب سے محروم رہجاتا ہے انسان کو چاہیے کہ جب کسی کام کو شروع کرے تو اخیر درجہ تک ہمت و حوصلہ کو نہ ہارے جہانتک ہو اپنے عزم کو محکم بنا جاوے جس آدمی کا قصد مضبوط ہے اُسکے کام بھی بڑی استواری سے انجام پذیر ہوتے ہین سچ ہے

اسطے ہی ہو جاتا ہے کیسا مرحلہ دشوار ہو	چلتے چلتے ہوتی ہے نزدیک منزل دور کی

اب تم اندر جاؤ نزدیک و دور کا خیال مت کرو فقط

سوال کاہل وجود برخوردار محمود۔ ہم نے اس معاملہ کی تحریر سے اپنے قلم کو روکنا چاہا مگر بجوش ہمدردی اسوجہ سے نہ رہ سکا کہ خدا کے فضل و کرم سے تم سیاق و سباق خوب جانتے ہو مگر حیرت اسبات کی ہے کہ تم حسب و چالاک ہوشیار دور اندیش کیون نہین تم کو خبر ہی نہین کہ معاش کسطرح پیدا ہوتی ہے اسودگی کے سامان کیونکر میسر آتے ہین گھر بیٹھے اسودگی کہان سے ہو تمھارا تو یہ اصول ہے ہلاؤ نہ چلاؤ مجھے بیٹھے بیٹھے کھلاؤ یہ بالکل بے ہمتی ہے افسوس تم اپنی عمر ناحق برباد کرتے ہو اگر عقل رکھتے ہو تو عقل و تدبیر کے زور سے حسن معاش کا سلسلہ نکالو بہبودی برتری کی فکر کرو نفیہ کو کاہل اور سست بنکر چارپائی پر پڑے چھتے کی طرف ٹکٹکی لگائے روٹیون کی آس مین گردنین بدلا کرو اسکو تو کوئی بھی پسند نہ کریگا اب تم گھر سے باہر نکلو روزگار کرو تاکہ تمھاری زندگی کے دن چین و عیش اطمینان سے بسر ہون اور افلاس کی گرد تمھارے دامن سے جھڑ جاوے فقط

جواب۔ عمومی صاحب قبلہ۔ ویسے تو بیت

اسے مرتبہ ہر ایک بشر کا جدا جدا	قسمت جدی جدی ہے نصیبا جدا جدا

کو مین اپنے اسودہ ہو بیٹھے و ہنگ و روزگار کرنے کی پوری لیاقت رکھتا ہون الا خالی ہاتھ کیا کرون

کدھر جاؤن ایسی حالت مین گھرکے باہر جاکر بھیک مانگون ہان پارچہ وغیرہ کے میری حیثیت درست کردیجئے اور خرچ کرنیکو دو سو روپیہ دیجئے تو البتہ اُسوقت بندگی و اولوالعزمی وہوشیاری دیکھ لیجئے زیادہ حد ادب فقط

سوال چچا صاحب امیدگاہ دوجہان دام افضالکم جناب مسٹر کیڈل صاحب بہادر کمشنر نے عہدۂ نائب تحصیلداری پر اس وعدہ کیساتھ بندہ کا تقرر فرمایا تھا کہ تم کو جلد تحصیلدار کردیا جائے گا چنانچہ فدوی کو نائب تحصیلدار ہوی چھ مہینے گذرے ہنوز صورت ترقی رونما نہ ہوئی اسلئے میرا ارادہ ہے کہ روزگار حاصلہ کو ترک کرکے حیدرآباد دکن چلا جاؤن غالباً وہان بمقابلہ اس روزگار کے جو سردست مجھ کو حاصل ہے بدرجہا بہتر دستیاب ہو جائے گا۔ فقط

جواب میری جان سنو جب انسان کے دن بُرے آتے ہین تو وہ نکمی بات سوچا کرتا ہی دیکھو صدہا آدمی سیاق وسباق مین ہوشیار بتلاش روزگار جوتیان چٹخاتے خاک پھانکتے پھرتے ہین مڈل پاس و ایف اے کو کوئی پاس بھی نہین آنے دیتا بطفیل مسٹر کیڈل بلاپاس مڈل عہدۂ نائب تحصیلداری تمکو ملگیا تمھارے نزدیک روزگار ایسا معلوم ہوتا ہی کہ جیسے ساون کے اندھے کو سبزی تمھارا کدھر خیال ہی اس زمانہ مین پانچ روپیہ کا روزگار ملنا محال ہی پھر کون پرسان حال ہی انسان کو بعد ترک روزگار افسوس آتا ہی کہ ہائے مین نے کیا کیا سچ ہی ؎ قدر نعمت بعد زوال پہلے پہل مین آٹھ روپیہ کا نوکر تھا اب بفضلہ تعالی درجہ اعلی کا صدر اعلی ہون زینہ بزینہ آدمی بام ثریا پر باسانی چڑھ سکتا ہی پروردگار عالم نے گوش وہوش و عقل و تمیز تمکو عطا کیا ہی پس مقتضای دانائی یہ ہی کہ ہرگز اپنی جگہ سے جنبش نکرو نیک چلنی کیساتھ کارگذار بنو تحصیلداری کا امتحان دو یاد رکھو کہ جو کاتب مقسوم نے صفحہ تقدیر پر لکھدیا ہی اسمین کمی و بیشی ممکن نہین دنیا مین کوئی کسی کا دوست نہین ہوتا ہر وقت ہماری یہ دعا ہی کہ خدا سوا اپنے تمکو کسی کا محتاج نہ کرے۔ فقط

سوال۔ قبلہ من ہمارے خداوند نعمت مہربان حاکم جناب محمد علی بخش خانصاحب ڈپٹی کلکٹر ضلع ہذا سے ضلع باندہ کو تبدیل ہوگئے ان کی تبدیلی سے ہر ایک خاص و عام کو سخت رنج ہی حقیقت مین ایسے حاکم غریب پرور عادل و خلیق و متحمل و فہیم ہمہ صفت موصوف کا بدل جانا

دنیا مکر و فریب و جور جو دنیا مین کرتے ہین	برا انجام ہوتا ہے بُری حالت مین مرتے ہین
ہزار افسوس خود بار گنہ سر پر جو دھرتے ہین	خدا سے کیون نہین پہلے ہی یہ کمبخت ڈرتے ہین

سوال میرے مخدوم جناب بھیا صاحب ہمیشہ ہو جیو بزرگی آپ کی۔ فدوی تین برس سے
محکمۂ پولیس مین کام کرتا ہی اس محکمہ کی نوکری پر نفرین ہی کیونکہ اس کا ملازم بجز امور واہیات
کبھی شائستہ کام کی طرف خیال نہین کرتا نہ دنیا مین نیک نام نہ عاقبت مین سرخرو جو ہین سو اُسکے
دشمن ہین اسکا کوئی نہین اسلیے مین اس نوکری سے علٰحدہ ہونا چاہتا ہون بشرطیکہ آپکے توسل سے خدمت مالی ملجاوے فقط
جواب برخوردار شائستہ افعال اگرچہ مجکو اسمین خامہ فرسائی کرنا چندان ضرور نہین کیونکہ یہ بات
اظہر من الشمس ہے کہ محکمۂ پولیس ایک ایسا محکمہ ہے کہ جس کے ملازمین سے ہر آدمی خواہ مخواہ
خصومت رکھتا ہے پولیس کا کام حسب دفعہ ۲۳ - ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۶۱ع یہ قرار دیا گیا ہے کہ
مخلوق کی جان و مال کی حفاظت کرے ملزمان کو ماخوذ کر کے عدالت مین لیجا کے اخیر حکم تک
پیروی مقدمہ کی بطور مدعی بکرتا رہے بھلا جبکو اہالیان پولیس کسی علت یا جرم مین گرفتار
کرینگے وہ کب ملازم پولیس کا دوست ہوگا اگر شخص ملزم قید ہوا تو اسکے لواحق اس ماخوذ کنندہ کی
ناحق خون کے پیاسے ہون گے اور ہمیشہ اس تاک مین لگے رہین گے کہ کسی نہ کسی حیلے سے اُسکو آفت
مین ڈالین بلکہ اکثر ہوتا ہی کہ عند الموقع جھوٹی تہمت لگا کے عدالت تک بدنام کر دیتے ہین خواہ
وہ ملازم کیسا ہی دیانتدار و نیک کردار کیون نہو میرا مطلب یہ نہین ہی کہ کل ملازمان
پولیس ایماندار و نیک نیت ہین انمین سنگدل حرامخور اور بدذات بھی ضرور ہین سر دست بیس
روپیہ ماہوار کی خدمت اہلمدی خالی ہی اگر منظور ہو جلد آؤ ورنہ عدم منظوری سے بھی ایسی ڈاک اطلاع دو فقط
سوال ہم چھوٹون کے سردار جناب بھائی محمد عنایت علیخان صاحب دام اقبالہ - یہ نحیف خدمت
شریف سے علٰحدہ ہو کر تاریخ ۱۵ دسمبر کو بریلی پہونچا اور جناب مسٹر کیڈل صاحب بہادر
کمشنر سے ملا نہایت مہربانی و اخلاق سے پیش آئے واقعی صاحب بہادر ممدوح خلق و
مروت مین اپنا نظیر نہین رکھتے جسقدر اُنکی صفت و ثنا کی جاوے تھوڑی ہے بنظر پرورش بندہ سے فرمایا

کہ تمھارے واسطے عہدۂ تھانہ داری تجویز کیا جائیگا اب اسمین جیسا آپکا ارشاد ہو عمل کیا جاوے فقط

جواب ۔ سنو پیارے بھائی یہ تکو معلوم ہو کہ مین ضلع جونپور مین تھانہ دار تھا ہر وقت کے جھگڑے فساد کے سبب سے عہدہ تھانہ داری سے دست بر داری کی سو باعتبار اپنی تجربہ کے بلا تامل یہ لکھتا ہون کہ تھانہ داری کا عہدہ تمھارے واسطے موزون نہین کیونکہ نہ حاکم کے سامنے پولیس کا اعتبار نہ رعایا کے دلمین وقار ادھر مجرم اسے زہر کی نظر سے دیکھتا ہے ادھر مستغیث الامان الحفیظ پکارتا ہے اس خدمت کے انجام دینے کیواسطے بڑا ہی ہوشیار اور تجربہ کار آدمی ہونا چاہیے والا ذرا چوکا جرمانہ یا برطرفی یا جیلخانہ اگرچہ سب ایسے نہون مگر بعضے بدباطن تو یہ غضب ڈھاتے ہین کہ جہان کوئی واردات سنگین اُن کے علاقہ مین ہو گئی تو اپنے روزگار بچانے و نیز اپنے کو کارگذار ظاہر کرنے کے خیال سے خواہ مخواہ کسی بیچارے ناکردہ گناہ کو تہمت لگا کے مجرم بنا کے جال وبال مین ایسا پھنسا دیتے ہین کہ اس ناکردہ گناہ کا چھوٹنا محال ہو جاتا ہے ایسی ناجائز کارروائی سے اپنے کو کارگذار ثابت کرتے ہین اور بمقابلہ اپنی طمع نفسانی کے کسی کی آبرو کی کچھ حقیقت نہین سمجھتے پس انسان کو وہ روزگار کرنا چاہیے جسمین نیکنامی کے ساتھ مشہور ہو حاکم راضی رعیت مشکور ہو تم پولیس کی نوکری قبول نہ کرنا ہان اگر محکمہ مال یا دیوانی مین روزگار ملنے کی امید ہو تو وہان قیام کرو ورنہ چلے آؤ کیونکہ قیام بے سبب باعث زیر باری ہے فقط

سوال ۔ قبلہ فیض رسان جناب پھوپھا صاحب دام فیضہ ۔ کریم بخش خان نے ازراہ عداوت دو سو روپیہ کی جھوٹی نالش کچہری ہی عدالت سے اطلاعنامہ میرے نام آیا ہے تاریخ ۲۷ ۔ نومبر سنہ رواں پیشی مقرر ہے چونکہ کمترین کارروائی عدالت سے محض ناواقف ہے اس لیئے اس نالش کے دائر ہونے سے نہایت پریشان ہے جلد تشریف لائیے تامل نہ فرمایئے فقط

جواب ۔ نور الابصار خط تمھارا آیا حقیقت مندرجہ معلوم ہوئی اگر کسی کو کوئی واقعہ پیش آوے اور وہ اسکی وجہ سے پریشان و مغموم ہووے تو لوگ اسکو مرد نہین کہتے بلکہ بزدل مشہور کرتے ہین مرد وہی ہے کہ جو حادثہ اسپر پڑے ہرگز نہ گھبراوے دل اپنا مضبوط رکھے اور ایسی بات کا

سوچ بچار کرے کہ جس سے اپنا کام سرانجام ہو تم اسنالش ہوینگی کچھ فکر نہ کرو انشاء اللہ
تاریخ معینہ سے پہلے تمھارے پاس پہونچون گا فقط

سوال - بزرگ بندہ عرصہ سے نامۂ والا صادر نہوا اس سبب سے طبیعت فدوی کی از حد پریشان
ہی امید کہ صحت وری مزاج مبارک سمع کوائف دیگر آگاہی بخشئے ان دنون یہان گرمی کا وہ زور
ہے کہ الامان مخلوق خدا مارے گرمی کے گریبان کھولے ننگے سر ہاتھ مین پنکھا اُف اُف کرتی
بیتاب پھرتی ہی مگر قدرت خدا کی باینہمہ رات کو پچھلے وقت وہ خنکی پڑتی ہی کہ بے رزائی نیند نہین آتی

جواب - برخوردار پسندیدہ اطوار عین انتظار مین تمھارے خط نے ہمکو خوش کیا یہان بفضلہ خیریت
ہے لیکن گرمی کا زور و شور دن بدن اور دم بدم ترقی پر ہی پھر اُسپر آندھی گرد و غبار کی مصیبت
اگر باہر نکلو تو خاک دھول سی چہرہ لت پت اور آنکھین اندھی ہو جائین اور اندر بیٹھو تو حبس
سے دم فنا ہو خدا اس مصیبت کو دیکھیے کب دور کرتا ہے ؎

دن کی دھوپ اور رات کی گرمی	بھاڑ مین جائین ایسے لیل و نہار

سوال خداوند نعمت جناب چچا صاحب دام افضالہ اس سی پیشتر قطعہ عریضہ خدمت
شریف مین ارسال کیا تھا غالب کہ ملاخطہ اقدس مین گذرا ہو گا لیکن باوصف انتظار ہنوز
جواب سے سرفراز نہوا امید کہ ممتاز ی بخشی جاوی جمعہ کی شب سے لیکر چہارشنبہ کی صبح تک علاقہ
ہذا مین اس کثرت سی بارش ہوئی کہ تمام تختۂ زمین پر پانی پانی نظر آرہا ہی صدہا مکان مسمار
ہو گئی میرا مکان مشرق رویہ بھی منہدم ہو گیا اب اسکی مرمت مین آپ کی توجہ درکار ہے فقط

جواب - نور نظر پر کالۂ جگر - واقعی تمھارا خط ہمارے پاس پہونچا تھا لیکن بوجہ ناسازی
طبیعت کے جواب لکھنے سے مجبور رہا اب بفضلہ صحت کلی حاصل ہوئی سردست مبلغ تین سو روپیہ
بغرض مرمت مکان بذریعہ منی آرڈر مرسل ہین ڈاکخانہ سی وصول کرکے رسید بھیجو اور جسقدر روپیہ
کی ضرورت پڑے اطلاع دو پہلے اس دیار مین تمازت آفتاب کے زور سی اسقدر گرمی پڑتی تھی کہ
بندگان خدا توبہ توبہ کر اٹھتے تھے نہ دن کو آرام نہ رات کو چین دو شنبہ کی شب کو بارش شروع ہوئی اسکی صبح کو اولے

بقدر ایک ایک چھٹانک کے پڑے کہ جس سے خرمنہاے فصل ربیع وبہارانہ کو سخت نقصان پہونچا باقی خیریت ہے فقط

سوال ہمشیرزادہ بلند ارادہ زاداللہ قدرہ ایک مہینے سے خط تمھارا نہین آیا موجب تعویق کیا ہے حیدرآباد دکن کی آب وہوا وغیرہ کیسی ہے مفصل اطلاع دو یہان چہارشنبہ کے روز پانچ بجے شام کو بڑے زور سے آندھی آئی پھر بارش کے ساتھ اولے پڑنے شروع ہوئے جس سے ہزارہا جانور پرند مرگئے بازارون مین پانی اسطرح جاری تھا جیسے سیلاب زراعت پختہ کا بڑا نقصان ہوا کئی گانوُن کی زراعت تباہ ہوگئی فقط

جواب ۔ ملجاے ماوفدویان جناب ماموں حاکم علیخان صاحب دام ظلکم ۔ نامہ والا کے صادر ہونے سے بندہ کی عزت بڑھی دیررسی عرایض کی وجہ عدیم الفرصتی ہے حیدرآباد کی زمین پہاڑی ہے موسم معتدل نہ گرمی مین گرمی ہوتی ہے نہ سردی مین سردی ۔ شروع ماہ اساڑھ سے اخیر کاتک تک مختلف وقتون پر بارش ہوتی رہتی ہے آب وہوا درجہ اوسط مین ہے اسباب معیشت سب اسجگہ موجود مگر گران آپ مجھے ہر مہینے کی پہلی و پندرہ کو خط لکھا کرین مین بھی اُنھین تاریخون کو آپ کی خدمت مین خط بھیجا کرونگا فقط

سوال ۔ مخدوم بندہ جناب چچا صاحب اس دیار مین قحط کے آثار نمایان ہوچلے تھے گرد اُڑتی تھی ہوا تند چلتی تھی بادل آتے تھے ہوا کے مارے اڑ جاتے تھے جن لوگون نے تخم ریزی امید موہوم پر کردی تھی وہ کھیتی انکی جلی جاتی تھی ہر شخص کے دلمین ہراس تھا زندگی سے ہر ایک بے آس تھا مہاجن لوگ جن کے یہان غلہ بھرا ہوا تھا بغلین بجاتے تھے غربا ومساکین بچارے خشکی ہوا کے مارے مرے جاتے تھے یکایک خدا نے اپنا فضل کیا کہ چہارشنبہ کو رات سے لیکر جمعہ کی شام تک ایسا لگاتار موسلا دھار مینھ برسا کہ جل تھل ایک ہوگیا لوگ گھبرا اٹھے دیکھیے آدمیون کا بھی عجیب حال ہے ابھی تو کہہ رہے تھے کہ ہاے بارش نہین ہوتی اتنے ہی مین پکار اٹھے کہ خدایا بس کر جسقدر کھیتیان پژمردہ ہوگئی تھین وہ سب سرسبز ہوگئین مخلوق خدا کو از سر نو زندگی حاصل ہوئی ۵

طرفہ احوال عالم کا کبھی کچھ ہے کبھی کچھ ہے	کہ کیا کیا رنگ اب پاتے ہین و کیا کیا پیشتر پاتے

جواب سراپا سعادت مندی جیتے رہو۔ نامہ مسرت افزا پہونچا دل جمعی ہوئی اس دیار مین بھی ایسی بارش ہوئی کہ ہفتہ مین ایک وقت بھی آفتاب نے منہ سے نقاب ابر نہ اُٹھائی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کثرت بارش سے قصبہ ہذا ونیز چند دیہات کی زراعت بالکل غرقاب ہوگئی اکثر مکانات مسمار ہوگئے الا شکر ہے کہ جان کا زیان نہ ہوا ہفتہ کے بعد بارش موقوف ہوئی ورنہ بجائے رحمت زحمت ہوجاتی فقط۔

سوال۔ مکرم ومعظم بندہ جناب چچا صاحب! ایام سرما سر پر پہونچے ہنوز پارچہ سرمائی مرحمت نہ ہوئے منگل کے روز دوپہر کو یکایک ابر سا ہوکر اندھیرا ہوگیا اور اس بلا کی آندھی آئی کہ الٰہی توبہ اُس وقت کی تاریکی مین رات دن کی تمیز نہ ہوسکتی تھی جب خاک و خاشاک آسمان پر چڑھکر اندھیرا کم ہوگیا فوراً بارش ہونے لگی تین گھنٹے تک خوب پانی برسا اس موقع طوفان آندھی و بارش سے غلہ وچارہ کا بہت نقصان ہوا فقط

جواب۔ سراپا تمیز برخوردار عبد العزیز خط تمہارا پہونچکر منکشف کیفیت کا ہوا پارچہ سرمائی معرفت شیخ نکاہی بھیجتا ہون ازروی فہرست مرسولہ وصول کرکے رسید بھیجو۔ تم حتی الامکان صاف و نفیس پوشاک پہننے کی عادت رکھو بودار و میلے کپڑے پہننے سے محفوظ رہو کیونکہ اس سے طبیعت مکدر ہوجاتی ہے دماغ پریشان ہوتا ہے قسم قسم کی بیماریان عود کرتی ہین صاف و سفید کپڑے پہننے سے عقل کو تیزی ذہن کو رسائی طبیعت کو تندرستی ہوتی ہے مزاج مین نفاست آجاتی ہے طبیعت اعتدال کیساتھ رہتی ہے یکایک بیماری دامنگیر صحت ہونے نہین پاتی علاوہ اسکے خوش لباس آدمی مخلوق کی نگاہ مین معزز سمجھا جاتا ہے فقط۔

سوال۔ امیدگاہ برادران جناب بھائی محمد عنایت علیخان صاحب دام ظلہ بندہ ربیع الاول کو اس دیار مین خوب بارش ہوئی یقین ہے کہ جس کھیت مین اٹھارہ من غلہ پیدا ہونے کی امید کی جاتی تھی اب وہان سے اکیس بائیس من غلہ برآمد ہوگا غلہ کا نرخ بھی بارہ سیر سے ساڑھے چودہ سیر تک ہوگیا ہے اگر باہر سے کوئی خریداری نہ آپڑی تو فصل درو ہونے تک یقیناً

بیس سیر ہو جائیگا چونکہ آپکو تشریف لیگئے ایک سال سے زیادہ ہوا امید کہ تین چار مہینے کی رخصت لیکر آئیے اور ایک جوڑی کڑے اور ایک ہنسلی طلائی و کچھ پارچہ سرمائی برخوردار الطاف علیخان کیواسطے ضرور لائیے فقط

جواب۔ عزیز از جان برادر حسن علیخان خط تمھارا آیا مندرجہ اسکا معلوم ہوا تم لوگ بچون کو زیور پہنانے کے بڑے شایق ہو اور اسکے ثبوت مین یہ دلیل پیش کرتے ہو کہ زیور انکو زیادہ خوبصورت بنا دیتا ہے سنو آدمی کی خوبصورتی اسکی صفائی پوشاک جسم سے سمجھی جاتی ہے کہ جسکے پہننے سے عقل و فہم کی روز بروز تیزی ہو تندرستی بھی حاصل رہے نہ کہ زیور پہنانا پوشاک غلیظ رکھنا اسکو تو کوئی عقلمند پسند نہ کریگا بلکہ بڑی کم فہمی ہے جو بچون کو زیور پہنا کر انکی جان گنواتے ہین ہم کئی بار یہ سُن چکے کہ فلان شہر مین ایک طفل زیور کی بدولت ہلاک ہوا یا فلان جگہ فلان کا لڑکا مع زیور گم ہو گیا مگر پھر بھی اپنے اولاد کے دشمن خواب خرگوش سے بیدار ہو کر زیور پہنانے سے باز نہین آتے انکی عقل پر ایسا پردہ غفلت کا پڑا ہوا ہے کہ باوجود سننے ایسے واقعون کے ہوشیار نہین ہوتے چونکہ اولاد کی جان بچانیکا نہایت ہوشیاری سے بندوبست کرنا واجب ہے لہذا ہم کوئی چیز از قسم زیور نہین لاوینگے ہان پارچہ ہر قسم کا لاوینگے انشاء اللہ تعالیٰ اگلے مہینے مین رخصت لیکر ضرور آوینگے فقط

سوال قبلہ عالم دام ظلہ دس روز تک اس دیار مین وہ بارش ہوئی کہ قدیم قدیم لوگ چالیس برس کے اندر ایسی بارش کا ہونا بیان نہین کرتے جمعہ کے روز یہ حال ہوا کہ ہر طرف مکانون کے گرنے کی آوازین دھڑا دھڑ چلی آرہی تھین ہر شخص مضطر و پریشان خدا کی طرف لو لگائے تھا اس بارش سے بہت سے تالاب ٹوٹ گئے ہزارون مکان گر گئے آب برد ہو گئے جدہر دیکھئے ادہر پانی پانی ہے جس سے سنو تھانہ بربادی کی کہانی ہے چنانچہ میری حویلی کی دیوار مغربی بھی گر گئی اطلاعاً گذارش ہے فقط

جواب سعادت مند بخت بلند زاد اللہ قدرہ تمھارے خط کے آنے سے ہمارے دلکی فکر دور ہوئی وہان تو خدا کے فضل و کرم سے خوب ہی بارش ہوئی مگر یہان تو امسال بارش کا خاتمہ سا معلوم ہوتا ہے مطلع بالکل صاف رہتا ہے رات کو کسی قدر سردی ہو جاتی ہے تبدیل موسم کیوجہ سے آٹھ ہوائین بہت تند پایا جاتا ہے شہر مین بخار کا دورہ ہے دیہات مین کہین کہین ہیضہ خانہ خراب کا سکہ چل رہا ہے

ہسپتال مالامال ہو ہمکو بھی ایسا بخار آیا تھا کہ خدا کی پناہ درد سر وہ تھا کہ الٰہی توبہ بکرات بلفظ صحت
ہی بذریعہ منی آرڈر دو سو روپیہ بھیجتا ہون ڈاکخانہ کلانور سے وصول کر کے رسید بھیجو۔ فقط

سوال۔ فرزند اقبالمند خوش رہو۔ شیخ سبحان کے گھر مین کہین مٹی کا تیل رکھا ہوا تھا کل شام کو
انکے دو بچون نے کھیلتے کھیلتے اسمین دیاسلائی کی ایک جلتی ڈالدی بس تیلی کا قریب پہونچنا تھا کہ
قیامت برپا ہوگئی تمام تیل دفعتہً بھبوکا ہو کر آسمان کو چڑھگیا ایک بچہ پانچ برس کا وہین جلکر رہ
ہی نکلا دوسرا دو گھنٹہ تک تڑپ کر مرگیا یہ امر دمٹی کا تیل بڑا سخت ہیبت ناک ثابت ہوا ہم قطعاً
اسکا استعمال ترک کر دو کیونکہ بال بچون والے گھر مین ہر گز اسکو رکھنا چاہئے امسال فصل ربیع کیسی ہے اطلاع دو فقط

جواب۔ قبلہ گاہا حسب الارشاد آپ کے مٹی کے تیل کا استعمال موقوف کر دیا اس نواح مین
اندنون فضل الٰہی سے فصل ربیع کا دور شروع ہوگیا ہی حالت فصل کی خاطر خواہ ہی لیکن غلہ
گندم کا نرخ باوجود آمد کثیر غلہ جدید کے وہی ڈھاک کے تین پات جب پوچھو وہی بیس سیر انگریزی
عملداری مین تقرری نرخ مین تو گویا غلہ فروش کامل الاختیار سمجھے گئے ہین جس طرح چاہین نرخ مقرر کرین
اور مختار ہین کہ دن مین چار چار مرتبہ نرخ کو بدلین کوئی پوچھتا ہی نہین کہ لالہ صاحب اندھیر کیچہ کیا ہی فقط

سوال۔ حضرت ولی نعمی جناب خالو صاحب مدظلہ سعدی خان صاحب نے اپنے لڑکے
کی شادی بڑی دھوم دھام سے کی اور رسم بھاجی و دعوت برادری اور زیادہ دلی و
فراخ حوصلگی سے انصرام کو پہونچائی کہ تمام قصبہ مین اس کی دھوم مچگئی جلسہ دعوتی محافل
رقص و سرود کئی دن تک برابر رہا سامان آرائش و زیبائش اس حسن و خوبی سے سرانجام ہوگیا
کہ جسکی تصریح کو ایک علحدہ دفتر چاہیئے۔ الغرض اس عظمت و شان سے شادی کی کہ تمام لوگ انکی
فیاضی پر عش عش کر رہے ہین حقیقت مین انھون نے اپنی برادری مین یہ کام سب سے بڑھکر کیا فقط

جواب۔ برخوردار سعادت آثار سعدی خان صاحب کو اس شادی میمنت آبادی کی ہماری
طرف سے مبارکبادی پہونچا دینا۔ ان دنون یہان سخت گرمی پڑتی ہے آسمان سے
آگ برستی ہی ہوا تند چلتی ہے نار جہنم سی شعلہ ہای آتشین لاتی ہی غرضکہ ایسی تکلیف ہی کہ زندگی

بیحیا ہے جو بجتے ہین خس کی ٹٹی سے آرام ملتا ہے نہ پنکھے سے سرد ہوا آتی ہے نہ برف سے تسکین ہوتی ہے بلکہ اس سے تو قلق اور بھی حدت پہونچتی ہے اگر چند روز گرمی کا یہی حال رہا تو جینا محال ہوگا خدا جانے چرند و پرند کا کیا حال ہوگا فقط

سوال۔ بھائی صاحب بی بندہ۔ تاریخ شادی برادر امراؤ علیخان ستائیس ماہ حال قرار پائی ہے اس شادی مین ہم لوگون کا ارادہ بھاجی دینے کا ہے اگر بھاجی نہ دی گئی تو کئی آدمیون کا نام اپنی برادری مین ہم سے بڑھجائے گا جب انھون نے اپنے لڑکون کی شادی مین تمام برادری کو بھاجی دی اور دوسو روپیہ کی آتشبازی چھڑائی اور چار چار رنڈیون کا ناچ کرایا تو ہم اُن سے کیسے کم رہین اگر ہم ایسا نہ کرینگے تو لوگ ہمکو کم ہمت و بیحوصلہ و کنجوس خیال کرینگے برادری مین ناک کٹجائیگی خاندان کا نام بدنام ہوجائیگا اگر آپکا ارشاد ہو تو دو ہزار روپیہ قرض لیکر شادی بذکور مین صرف کیا جاے

جواب۔ قوت بازوے میرے۔ خط تمھارا پہونچا اسکے مضمون ناپسند نے ہمکو ناراض کیا اے عقل کے دشمنون اسوقت تو قرض لیکر برادری کو بھاجی دیکر آتشبازی چھڑا کر رنڈی نچاکر نام پیدا کر لوگے مگر جب ساہوکار جی نے نالش کرکے قرقی جاری کرائی اور دروازہ پر خفگی کا سمن چسپان ہوا اور عدالت سے اصل و سود و خرچہ کی ڈگری ہوکے گھر بار کی قرقی و نیلامی کا ڈبل حکم آگیا تو وہ ناموری اور اسوقت کا حمق کیا ساتھ دیگا بڑی جہالت کی بات ہے کہ لوگ اپنی حیثیتون و حالتون کو تو دیکھتے نہین اندھا دھند ہمچشمون کی تقلید اور خوف و شرم سے اتنے مصارف بیجا کے متحمل ہوکر بحر افلاس مین ڈوبے جاتے ہین بس مبلغ پانچسو روپیہ بھیجتا ہون ڈاکخانہ سے وصول کرکے اور پرانے خیالون کو چھوڑکے اپنی حیثیت کے موافق کام کرو کوئی امر خلاف شرع نہ ہونی پاوے ناچ تماشے کا کوئی رنگ نہ جماوے بہرکیف بموجب شرع شادی ہو نہ کہ خانہ بربادی فقط

سوال۔ نور نظر محمد اکبر ہم نے اپنے کارندہ کی نسبت بہت کچھ شکایت تغلب و تصرف کی سنی ہے مگر ہم کو کار متعلقہ سے اسقدر فرصت نہین کہ علاقہ پر پہونچکر اسکے تغلب و تصرف کی تفتیش کرین اب تم ایک مہینے سے علاقہ پر مقیم ہو یقین ہے کہ اِس عرصہ مین حسن انتظامی یا بدانتظامی سرکاری کو ضرور تم

تم کو واقفیت ہوگئی ہو لازم کہ کیفیت مفصل سے اطلاع دو فقط

جواب۔ جناب خالو صاحب پشت پناہ میرے۔ درحقیقت ایک عرصہ سے فدوی آپکے علاقہ پر مقیم ہے لیکن یہان کے مداخل و مخارج پر سردست اسلیے بحث نہین کرسکتا کہ مجھے اسکی حقیقت معلوم نہین جبتک پوری کیفیت معلوم نہ ہو تو پچھلے انتظام کے حسن و قبح کا اندازہ کیسے کرسکتا ہون ہان البتہ حال کے انتظام پر بحث کرسکتا ہون اور یہ کہہ سکتا ہون کہ واقعی بمقابلہ آمدنی کے اسقدر خرچ کا ہونا بالکل فضول و بجز بربادی صورت آبادی نظر نہین آتی

سوال۔ برادر عزیز سراپا تمیز امسال ارادہ ہمارا حج کرنے کا ہے اور علاقہ کا کام کسی عزیز کے سپرد کردینے مین اسوجہ سے ہم کو تامل ہے کہ وہ اپنا ہت جانکر بے خوف و خطر خوب اڑائے کھائیگا اور کہیگا میرا کیا کرلیگے اور مجھ سے کیا لیوینگے فرض کرو کہ اگر اُس سے حساب کتاب طلب کیا جائے تو تمام خلقت اپنے ہی کو برا کہے گی کہ واہ اپنون سے خوب سلوک کیا سو بلحاظ ان قباحتون کے کسی غیر شخص معتبر کو کہ جسمین علم و حلم بے طمعی و صلاحیت و خلق و دانائی و رسائی و ایمانداری ہو کارندہ گری تفویض کرنا چاہتا ہون اگر کوئی آدمی ان صفتون کے ساتھ وہان پایا جاوے تو بیس روپیہ ماہوار علاوہ خوراک و سواری مقرر کرکے اسطرف روانہ کرو اور تم بھی رخصت لیکر آؤ فقط

جواب بھائی صاحب فیاض زمان دام فیضہ علین انتظار مین نامہ والا نے بندہ کو سرفراز فرمایا حقیقت مین اس قسم کے کامون مین کسی عزیز و رشتہ دار کو پورا پورا دخل دینا قطع نظر اور قباحتون کے ایسا زبون ہے کہ جیسا آستین مین سانپ کا پالنا اور اپنے حق مین ببول کا کانٹا بونا ہے انشاء اللہ تعالی حسب منشاے والا ایسا شخص کہ جو بہمہ صفت موصوف ہو تجویز کرکے ہمراہ لیکے عنقریب خدمت شریف مین حاضر ہوتا ہون۔ فقط

سوال۔ جناب عالی فدوی بحصول رخصت دو ماہ علاقہ پر آیا آپ کے کارندہ کی جرأت بہت بڑھی ہوئی پائی یعنی اپنے فائدہ کے اُٹھانیکی غرض سے رعایا کو ازحد ستاتا ہے اور بظلم کھلا دونون ہاتھ سے لوٹتا ہے۔ اے حضرت یہ امر بالکل خلاف مصلحت علاقہ داری ہے بغیر منتظم خلل

جواب - قوت دل و جگر مد عمرہ - حقیقت مین برادر نبی بخش خان نے اپنی کار منصبی کو اس
عمدگی سے ادا کیا کہ علاوہ خوشحالی رعایا کے مالگذاری مین بڑی ترقی ہوئی ان کی زندگی
تک قرب و جوار کی ریاستون مین ہماری ریاست کے حسن انتظام کی تعریف ہوتی تھی علاقہ غیر کی
رعایا آکر آباد ہوتی تھی یہ سب بہبودی اُنکی دانائی سے متعلق تھی مگر قادر مطلق نے ایسے وقت
مین مجھ سے جدا کر لیا کہ جو اکثر امور مین اُنکی مدد کی حاجت پڑی انکے نہ ہونے سے میری
آنکھون کے سامنے اندھیرا ہوگیا خیر مرضی مولی اسیطرح تھی برخوردار عبداللہ خان کی نسبت
جو تم نے تحریر کیا ہے اگرچہ اسکے جوان سال ہونیکی وجہ سے اسکا تقرر کار کارندہ گری پر کسیقدر قابل
تامل تھا لیکن با اینہمہ ہم خیال کرتے ہین کہ وہ از راہ سعادتمندی منصفانہ جمعبندی سے ہمکو اور ہماری رعایا کو خوش کیگا فقط

سوال - عزیز از جان برادر عبداللہ خان بعافیت رہو - بعد دعاے ترقی مراتب خلاصہ
مطلب یہ ہے کہ جناب چچا علی بخش خان دام اقبالہ نے بددیانتی کی علت مین اپنے کارندہ کو
موقوف کرکے بجاے اسکے تم کو تعینات فرمایا ہے تم جلد یہان آکر جمع و خرچ کا انتظام بہت
اچھا کرو رعیت سے حق و انصاف کے موافق مالگذاری و حق زمینداری لو مین نہایت شوق و
انتظار سے تمھارے انتظام کا حال دریافت کرتا رہونگا ایسا نہو کہ تم جناب ممدوح کی امید
کے خلاف کوئی کام کرو اور اُنکو اپنی امید مین تمھاری طرف سے کسی طرح کی مایوسی ہو میرا ہمیشہ تمھاری
طرف تعلق خاطر رہیگا تم انصاف و حق رسانی کے باب مین ایسے شہرۂ آفاق بنو کہ جی ہمارا خوش ہوجاے فقط

جواب - پشت پناہ برادران - نہایت درجہ مہربانی آپنے فرمائی جو خدمت کارندہ گری کی بندہ کو
دلائی فدوی کو اپنے حال پر آپ کی ذاتی توجہ بخوبی معلوم ہوچکی ہے تا زیست اُسے نہ
بھولیگا یہ عنایت فرمائی مربیانہ محبت آمیز مناسبات کی علامت ہے اس آپ کی شفقت نے
اسقدر اثر کیا ہے کہ جس کا شکریہ ہر وقت تہ دل سے ادا ہوتا ہے جو نصیحت آپنے ارقام فرمائی ہے اسی نہایت
صفاے باطنی سے قبول کرکے آپکو یقین دلاتا ہون کہ تاریخ بارہ ماہ اپریل کو خدمت فیضدرجت مین حاضر ہونگا فقط

سوال - جناب خالو صاحب فیض بخش دام افضالہ آپنے جو یہ ارقام فرمایا ہے کہ تمکو ہمارے علاقہ کی

کارندہ گری منظور ہے یا نہین اسمین فدوی کی یہ التماس ہے کہ حتی الامکان انسان اپنے کار متعلقہ مین ایسی کوشش کرے کہ جس کا انجام اچھا ہے کیونکہ جو شخص دیکھتا ہے انجام کو دیکھتا ہے اگر کوئی کام بگڑ جاوے گو اتفاق ہی سے بگڑ گیا ہو تو اُسوقت یہ سمجھا جاوے کہ اس کام کے سرانجام مین بالکل کوشش نہین کی گئی اور جو کام اچھا ہو گو اتفاق سے ہو گیا ہو تو اسمین یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اسمین بڑی محنت و جانفشانی ہوئی ہے پس گویا کوششون و محنتون کا شاہد انجام ہی ٹھیرا اور علاقہ داری مین بیسیون طرح کے جھگڑے ہوتے ہین بعض مین کامیابی اور بعض مین ناکامیابی ہوتی ہے اس غرض سے عرض ہے کہ ہر کام مین بدل و جان سعی بلیغ کرونگا لیکن یہ قباحت درمیان سے نکالدیجاوے کہ جس کام کا انجام اچھا ہو اسمین سمجھین کہ محنت کیگئی اور جسکا انجام اچھا نہ ہو اسمین بندہ نالائق تصور کیا جاوے فقط

جواب۔ نور دیدہ میرے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جس کام مین محنت و کوشش کیجاوے انجام اُسکا بُرا ہے اور جسمین محنت و کوشش نہ کیجاوے اسکا انجام اچھا ہے ہان جو کام بے سمجھے بوجھے کم توجہی سے کیا جائیگا نتیجہ اُسکا خراب ہو گا اور جو انجام دینے سے پہلے اسباب کامیابی کے سوچکر توجہ کامل سے کیا جائیگا نتیجہ اسکا بہتر ہو گا اب ہم کارکارندہ گری منظور کرنا یا نہ کرنا تمھارے نشاء پر چھوڑ کر اس خط کے جواب کے منتظر ہین فقط

سوال۔ برخوردار لیاقت آثار ہم نے صرف الطاف مربیانہ سے محبوب خان کو اپنے علاقہ پر تعینات کیا تھا لیکن اُسنے ہماری ریاست کو خراب اور ہمارے عزیزون مین فتور پیدا کر دیا حالانکہ اس حیرت انگیز خبر نے اس بات پر ہمکو آمادہ کیا کہ ہم اسکو اپنے علاقہ سے علیحدہ کرین مگر بلا دریافت کامل موقوف کرنا مناسب نہین سمجھا اب تم رخصت لیکر آجاؤ تو پہنچو اور واقعی کی اطلاع دو فقط

جواب۔ اے قبلہ عالم آپکی شکایت محبوب خان کی نسبت بجا و درست ہے مگر جہان تک قیاس کیا جاتا ہے وہ محض بیقصور ہین ان کو حق و ناحق کی تمیز کہان ان مین ایسی دغابازی و رنگسازی کب وہ بیچارے سیدھے سادے مسلمان جن کا یہ ایمان کہ جو نیت امام کی وہی نیت

میری" اے حضرت یہ سب شرارت وزیر خان کمبخت کی ہے جو جو فتورات امورات خانگی مین ہو رہے ہین اسی کا طفیل ہے وہ آپکے عزیزون مین اس خیال سے اتفاق نہین چاہتا کہ اگر ان سب مین اتفاق ہو گیا تو پھر مجھے کون پوچھے گا اور یہ مزے کہ روپیہ مین چار آنہ وسفید کپڑا بیٹ کو روٹی کہان نصیب ہوگی کیفیت یہ ہی جو عرض کی فقط

سوال - برخوردار ستودہ صفات ہم تمھارے خط کے انتظار مین عرصہ سے ہمہ تن چشم ہین لیکن نہین معلوم کہ تم ایسے کس کام مین مصروف ہو جو خط لکھنے کی بھی تم کو فرصت نہین ہے لازم کہ اپنی خیریت و نیز ریاست حیدر آباد کی کیفیت سے مفصل اطلاع دو فقط

جواب - بھویا صاحب قبلہ فیض رسان دام اقبالہ مفخر نامہ پہونچا عزت بخشی وجہ دیر رسی عرائض کی یہ ہے کہ یہ خاکسار بذریعہ کار سرکار بمبئی گیا تھا آج واپس آیا ہی فی زمانہ اعلی حضرت قدس ہمایون محبوب علیشاہ والی حیدر آباد دام اقبالہ و دولتہ کے عہد سلطنت مین تمامی رعایای ممالک دکن بہت آسایش و آرام سے بسر اوقات کر رہی ہی ظلم و ستم کی جڑ اُکھڑ گئی انصاف کا دریا موجزن ہی مذہبی تعصب کی آگ جو قدیم سے بھڑک رہی تھی سرد ہو گئی چندر روز مین نوشیروان عادل کو ہم لوگ بھول جائینگے اللہ تعالی ایسے بادشاہ داد گستر کو ترقی روز افزون عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنے ظل عاطفت مین رکھے آمین یارب العالمین فقط

سوال - قبلہ و کعبہ دو جہان دام ظلکم آداب و نیاز کے بعد عرض پرداز ہی کہ ادھر آپ تشریف لے گئے ادھر تیسرے دن شب کو پشت دیوار کچہری مین نقب لگا کر چور کود پڑے اور دیا سلائی روشن کرکے مال و متاع دیکھنے لگے اسمین پہرے کے سپاہی نے بھی روشنی اندر کی دیکھی روشنی دیکھتے ہی عقل کا چراغ گل ہو گیا سمجھا کہ اس مکان مین آسیب کا دخل ہی اور سپاہیون کو جگایا سب کی عقل پر پتھر پڑ گئے کہنے لگے اجی آسیب کیسا ایک شہابہ کا شہابہ اتر آیا ایک بولا ارے میان تم سب بے وقوف ہو یہ نہ آسیب ہے نہ شہابہ دو تحصیلدار اسی کچہری کے پہلے مر چکے ہین انھین دونون کی روحین اجلاس کر رہی ہین اسمین بولنا نہ چاہیئے چپکے ہو رہو چور دن کو جو دیکھا کہ بیوقوفون کا

بازار گرم ہوا اطمینان سے قفل توڑے اور کلام کا مال واسباب اور جتنا روپیہ بانت مین کھا ہوا تھا
نکالکر چنپت ہوئے صبحکو جب قانون گو صاحب کچہری مین گئے تو سپاہیون نے کہا کہ صاحب
رات کو تو کچہری مین بڑے بڑے اجلاس ہوئے اور خوب خوب اظہار پڑھے گئے اور قفل کھڑکھڑائے
گئے قانون گو صاحب بولے بھائی کیسا اجلاس کیسی کچہری اسوقت تم کہان ہو کیا دیکھتے ہو ذرا
ہوش مین آؤ کیا کہہ رہے ہو سب ایک زبان ہوکر کہنے لگے کہ ہم ہوش مین ہین رات کا ماجرا یہے
اسی کچہری کا ذکر ہے دونون تحصیلدار متوفی کی روحین آئی تھین بڑی دیر تک اجلاس کیا
قانون گو صاحب نے کچہری کھولکر دیکھا تو عجب گل کھلا ہے صندوق جدا ٹوٹے پڑے ہین اسباب کا
پتہ نہین روپیہ جدا غائب ہے دیوار مین نقب موجود ہے اسی وقت انھون نے صاحب مجسٹریٹ بہادر
ضلع کو اطلاع دی فوراً صاحب ممدوح مع صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس موقعہ پر پہونچے بعد
معائنہ موقع صاحب مجسٹریٹ بہادر نے فدوی سے فرمایا کہ تم تحصیلدار صاحب کو بھی اطلاع دو اور لکھو کہ
جلد آوین اطلاعاً گذارش ہے فقط

جواب نور نظرم خط تمھارا پہونچکر منکشف کیفیت کا ہوا چورون کی خوش نصیبی اور نگہبانون کی
بدبختی کے سوا اور کیا کہا جائے میری طرف سے بحضور خداوند نعمت جناب صاحب مجسٹریٹ بہادر عرض کردینا کہ تاریخ ۲-۱ اگست
کو حاضر ہونگا ـ فقط

سوال جناب چچی صاحبہ تسلیم برادر حسن علیخان کی زبانی معلوم ہوا کہ بدون خرچ آپ کو
سخت تکلیف ہے ـ لہذا مبلغ ڈیڑہ سو روپیہ معرفت برادر احمد علیخان آپکی خدمت مین بھیجا ہون قبول فرمائیے فقط

جواب برخوردار بلند اقبال حمیدہ خصال آجتک کسی عزیز کو ہم نے اپنی ہمدردی کرتے
نہین دیکھا سب اپنی اپنی روٹی پر دال رکھ لیتے ہین لیکن اس خجستہ خصال ستودہ خیال
نے اس کال مین مبلغ ڈیڑہ سو روپیہ بھیجکر ہماری آبرو رکھ لی ننھے ننھے بچون کی جان بچالی ہین ایسے
لائق بھتیجے کی نت نت بلائین لون صدقے ہوجاؤن جو عین وقت مصیبت مین کامل ہمدردی ہماری
ساتھ ظاہر کرے ائے سرمایۂ زندگی مین تم پر واری مرد کا کام کمانے کا ہے اور اس کمائی کو خوش سلیقگی کفایت

شعاری فی عمدہ اصول پر صرف کرنا و انتظام خانہ داری بوجہ احسن کفنا عورتکا کام ہی الا مین خالی ہاتھ کیا کر سکتی ہون کیونکہ تمھاری چچا کبھی ایک کوڑی خرچ کو نہین دیتے مطلق گھر کی خبر نہین لیتے انکی بیخبری سے جیسی ہم پر تکلیف گذر رہی ہو دل ہمارا خوب جانتا ہے یہان تو ہم مجبور ہین مگر ؎

زمین تانبے کی ہوگی آسمان فولاد کا ہوگا		قیامت ہوگی جب خورشید نیزی پہ کھڑا ہوگا

اُس روز ہمارا ہاتھ اور تمھارے چچا کا دامن ہوگا فقط

سوال ۔ قبلہ حاجات مدظلہ ۔ دو مہینے سے مسماۃ نیک قدم کنیزک کے سر پر آسیب سوار ہوا ہے جب کوئی سیانا و عامل جن بھوت کا اُتارنے والا اُسکے سامنے آتا ہے تو کچھ فسون و عزیمت ہندی عربی کسی زبان کی ادھر عزیمت خوان پڑھنی شروع کرتا ہی تو اُدھر برابر وہ آسیب اسی کلام کو ایسا فرفر پڑھتا ہے کہ عزیمت خوان سے چار قدم آگے چلتا ہی اگر وہان پر کوئی عامل باعمل ہو تو فلیتہ وغیرہ لکھوا کے بھیجے فقط

جواب ۔ سعادت آگین برخوردار نظام الدین ۔ یہان کوئی جن بھوت کا اتارنے والا عامل نہین ہی مگر ہان اجمیر شریف مین ایک بزرگ سُنے جاتے ہین بشرط خیریت محرم الحرام کی تعطیل مین اجمیر شریف جا کے اُن سے تعویذ و فلیتہ لکھوا کر بھیجون گا فقط

سوال ۔ حضرت ولی نعمت جناب چچا صاحب سلامت جمعہ کے روز مسماۃ بڑھیا زوجہ منگلی نے سم الفار (سنکھیا) چوہون کے دفع کرنے کو کوٹ کر تھوڑے آٹے مین ملا کر جہان جہان رکھنا منظور تھا رکھا باقی اُسنے ایک برتن مین بلا تمیز اسبات کے کہ کس چیز کا برتن ہے ڈالدیا اتفاق سے وہ ظرف نمک کا تھا شام کو اس عورت نے کھچڑی پکائی اور وہ نمک سم الفار ملا ہوا اُسمین ڈالا بعد تیار ہونے کے میان بی بی نے کھائی کھاتے ہی بیہوش ہو گئے ہلاکت کے قریب ہو چکے ہر چندان کو آواز دی گئی مگر کوئی ہوش مین ہو تو بولے لیکن انکی زندگانی کا لگاؤ ہنوز باقی تھا اتفاق سے اسی وقت ڈاکٹر صاحب بلانے کو چلے آئے انھون نے دوا کرانی شروع کی چونکہ سم الفار مقدار مین کم تھا اس سبب سے موت کے پنجہ سے نکلکر دو سرے دن اچھے ہو گئے فقط

جواب - برخوردار بخت بیدار احتیاط اعلی درجہ کی خصلت ہے جس سے بڑی بڑی مصیبتون سے محتاط نجات پاتا ہے و نادان بے احتیاطی کی وجہ سے طرح طرح کی آفتین اُٹھاتا ہے منگلی کی عورت نے اپنی بے احتیاطی سے اپنا گھر پھونکدیا تھا دوسری مرتبہ اپنے کپڑے جلالئے تھے مگر پھر بھی احتیاط نہین کرتی اس سے معلوم ہوا کہ وہ آدمی کیصورت ہے پر جانور کی سیرت رکھتی ہے

اینکہ می بینی خلاف آدم اند	نسیتند آدم غلاف آدم اند

پس اُسکے پیدائشی بُرے افعال خفر کی عمدہ تعلیم سے درست نہین ہوسکتے فقط

سوال - اے میرے عزیزہ ان دنون ایک نصیحت نامہ مکہ معظمہ سے آیا ہی اسکی نقل مطابق اصل تمھارے پاس بھیجکر نگارش ہوتا ہی کہ اب روز محشر سر پر آپہونچا اپنے گناہون سے توبہ کرکے بہشت ملنے کی فکر کرو یہان ہر مسلمان پنجوقتی نماز پڑھتا ہی ہر ایک کے ہاتھ مین تسبیح ہے الٰہی خیر کا وظیفہ ہے فقط -

جواب - اجی بھائی صاحب مین تو اس وصیت نامہ کا قائل نہین کیونکہ بجز اللہ کے کسی کو معلوم ہی نہین کہ قیامت کب آئیگی جسروز ملک الموت ہمارے پاس آئیگا اور ہم کو اس عالم فانی سے عالم جاودانی مین لے جائیگا وہی دن قیامت کبری نظر آئے گا فقط

تیسری فصل مین سوال وجواب برابر والونکے

سوال اے صاحب نامہربان - واہ سبحان اللہ آپ اپنے وعدہ کے بہت سچے ہین اجی صاحب طلبی رقوم بقایا کی نسبت لگاتار کئی خط آپ کی خدمت مین بھیجے لیکن آپ کو میری لکھنے کا کچھ خیال نہ ہوا رقم کا دینا تو ایک طرف جواب تک بھی ندارد و بس یہ اطلاع اخیر آپ کو دیجاتی ہے یا تو مبلغ دو سو روپیہ بھیجدیجے ورنہ ناچاری کو بیمروتی سے پیش آنا ہوگا فقط

جواب معدن لطف و کرم - مین اسبات کا مشکور ہون کہ آپ نے سرکار مین روپیہ داخل کرکے میرے بیٹے کو بزمرہ سواران نوکر کرادیا جس سے میری دلی خواہش پوری ہوئی مین یقین

کرتا ہون کہ آپ ہمیشہ مجھے اپنے صادق دوستون اور خیر خواہون مین سمجھین گے و شرمین
اُنہین شمار کیا جاؤن کہ جو آپ کی خدمت گرمجوشی سے ادا کرتے ہین ہر نوع آپکی اطاعت گذاری
کو موجود ہون مگر دو مہینے سے عارضہ تپ و پیچش مین مبتلا تھا اسوجہ سے مرسولی مبلغان و تحریر
جواب مین مجبور رہا اب مبلغ دوسو روپیہ ارسال خدمت ہین ڈاکخانہ کی وصول فرماکر رسید بھیجیے فقط

سوال ای صاحب بد باطن کسی شخص کی نسبت کہ جسوقت وہ موجود نہ ہو ایسے الفاظ
کہے جاوین کہ اسکو رنج یا ضرر پہونچے یہ ایک کمینے پن کی علامت ہے اور جو کوئی کسی کی
غیبت کرے یا پیٹھ پیچھے کسی کو برا کہے ہین بیوقوفی کی دلالت ہے جب کسی نیک طینت کو کسی
کسی طرح کی شکایت ہوتی ہے تو وہ اُسکے منہ پر کہدیتا ہے ظاہر مین دوستی کرنا باطن مین
پھر کرنا نیک نہاد لوگون کی شان سے بعید ہے آیندہ کو حرکات ناپسندیدہ سے باز آیئے
اور کلمات لا یعنی سے اپنی زبان کو روکیے کیونکہ بہت شخص اس بلا مین گرفتار ہوکر خراب ہوگئے ہین فقط

جواب مجیب لسوالہ - آپکا خط پہونچا حال معلوم ہوا بڑے افسوس کی بات ہے کہ کسی چغلخور
بد طینت کی لغو باتون کو سنکر بلا تحقیق اِس امر کے کہ آیا وہ سچ ہے یا جھوٹ یکایک ناراض
ہوجانا اور جو دلمین آیا اور قلم سے نکلا انا پ شناپ لکھدینا دانائی سے بعید ہے بیشک
جس شخص سے چغلی یا غیبت کرنے کی حرکت سرزد ہو اُسکی صحبت کو دنیا مین کوئی شخص پسند
نہین کرتا بلکہ تحقیر کی نظر سے اُسکو دیکھتے ہین مگر یہ تو فرمایئے کہ مین نے کس سے کسکی غیبت
کی کہ جو آپنے اِس بیقصور کی نسبت نا ملائم الفاظون سے خامہ فرسائی فرمائی خیر اُسکا
ثواب آپکی روح کو پہونچا کر متکلف ہون کہ آپ یہان تشریف لایئے یا اس خیر طلب کو
طلب کیجیے تاکہ بتقریب صفائی سے مرض کدورت کو دفع کرکے چغلخور کا منہ کالا کیا جائے فقط

سوال بندہ صاحب مین آپکی طرح قاصر الہمت بیہودہ سرا کوچہ گرد کم لیاقت دریدہ
دہن کوتاہ گردن نہین ہون - اچھے لوگون کا مین خاکپا ہون ان کے سامنے مجھکو کیا اتنا
ہے مگر یہان آپ جیسون کا استاد ہون معلوم ہوتا ہے کہ شامت اعمال نے آپکا پیچھا کیا ہے جو الفاظ

نامناسب میری شان مین لکھ بھیجے ہین اب مین نامہ نیاز کو تمام کرتے ہوے آپکے کان اچھی طرح سے کھولے دیتا ہون کہ غیر تسلیم باتونکی نوک جھوک سے بھی معاف رکھیے کیونکہ مین اسکے جوابات کی تحریر مین اپنی لیاقت کو بٹہ لگانا نہین چاہتا اگر آیندہ کوئی بیہودہ کلمہ وہی خامہ بیان گا واللہ منہ کی کھائیگا فقط

جواب۔ مجمع مکارم اخلاق زاد اخلاقہ۔ گوبادی التقامین آپ کے خط وصول ہونے سے مین نہایت خوش ہوا لیکن اسکے مضمون حیرت مشحون کو پڑھکر سخت گھبرایا بھلا میری کیا مجال جو گستاخانہ وبے ادبانہ ذرا بھی قیل وقال کرون الا دریافت سے یہ تمام شرارت نجف علیخان کی معلوم ہوئی کیا خوب لکھے کوئی جواب دہی میرے ذمے خدا آپکو خوش رکھے جو دھوکے مین آکر مجھ بیگناہ کو برا بھلا لکھا بخدا میرا منشا ہرگز نہین ہے کہ آپ مجھ سے ناراض ہون یہ جان نثار بدل وجان سے آپکا تابع وفرمانبردار ہے امید کہ جواب سے کامیاب کیا جاے زیادہ والسلام فقط

سوال۔ اجی شیخصاحب آپنے جو ایک شخص کے روبرو میری نسبت یہ کلمات ادا کیے ہین کہ وہ امراض صعب مین گرفتار ہے حسد مین عمر بسر کرتا ہے دوسرون کی ثروت دیکھکر آپ ہی آپ جلا مرتا ہے نشست کی مروڑ مین اکڑا رہتا ہے غیبت کا منصوبہ ودغابازی کا خیال رکھتا ہے عبادت الٰہی سے گھبراتا ہے اے صاحب مین سراپا عیب دار سراسر گنہگار زمانہ بھر کا مکار ہون اور علانیہ کہتا ہون کہ انسان سے کیا شرم جب مجھے خوف خدا نہین لیکن یہ فرمایئے کہ آپ قاضی ہین یا مفتی جو میری برائی لوگون کے سامنے بیان کرتے رہتے ہین بھلا وہ میرا کیا کر سکتے ہین فقط

جواب۔ اجی خان صاحب یہ لکھنا آپکا کہ انسان سے کیا شرم جب مجھے خوف خدا نہین لاحول ولا قوۃ الا باللہ استغفر اللہ۔ یا اللہ توبہ ارے بھی یہ کسواسطے کوئی مخل نہ ہارج ایسے آپ کیون آدمیت سے خارج ہوتے ہو اگر آپ کو نشہ کا شوق عیاشی کا ذوق راستبازون سے نفرت بدمعاشون سے رغبت ہے تو مبارک ہم کو کیا جیسا کروگے ویسا پاؤگے جو کوئی کہتا ہے آپکے بھلے کیواسطے کہتا ہے بھیان جو چاہو سو کرلو کھلو مگر اسکا مزا بروز جزا اٹھاؤگے قادر مطلق کو کیا منہ دکھاؤگے یون تو گناہ سے کوئی بچا نہین لیکن وہ دیدہ ودانستہ لوگونکو دکھا نے

کے واسطے ایسی حرکت کرنا اس سے کیا فائدہ یہ دنیا جائے سرور و غرور نہین موت کا آنا
کچھ دور نہین چند روزہ بارونق پر مغرور ہونا عقل سے بعید ہے انسان وہ ہے کہ جو خوش اخلاق
و منکسر مزاج ہو نہ کہ آپ جیسا زیادہ والسلام۔ فقط

سوال شفیق بندہ آپ کے بھائی مراد خان کی مفسدہ پردازی و جھگڑا سازی سے
ہم ہمسایون کا ناک مین دم آرہا ہے یہ صرف آپکا لاحظہ ہے جو درگذر کیا جاتا ہے ورنہ کیا
پیدا اور کیا پڑے کا شوربا اب آپ براہ مہربانی بذریعہ تحریر ان کو ایسی فہمایش کر دیجیے
کہ آیندہ کو اپنے حرکات ناز یبا سے باز آوین۔ فقط

جواب۔ مشفق میرے خط آپکا پہونچکر کاشف حال ہوا جو لوگ مسمی مراد نامراد کی بیک
وضعی کی شکایت مجھ سے کرتے ہین وہ محض غلطی کرتے ہین اُس سے مجھ کو کوئی تعلق
اور واسطہ نہین وہ اپنے فعل کا خود مختار ہے اور وہ اپنے اعمال کا آپ ہی جوابدہ و ذمہ دار ہے زیادہ والسلام

سوال وہ جناب مرزا صاحب سے

ایک عالم کو آزما دیکھا	سب کو مطلب کا آشنا دیکھا

برخوردار عبد الستار کو بغرض دستیابی روزگار آپ کی خدمت مین روانہ کیا تھا مگر آپنے
اُلٹے پانون اسکو واپس کیا کہ جس سے علاوہ ملالت مجھکو خجالت ہوئی اب وہ زمانہ
آگیا کہ اگر کسی سے نیکی کی امید رکھتے ہین برعکس اُسکا ظہور ہوتا ہے جس سے بھلائی کی توقع
کرتے ہین اُس سے بدسلوکی نمایان ہوتی ہے جس سے ہمکو اپنے حسن ظن پر نفرین کرنا پڑتا ہے اور
جس کسیکو اس زمانہ ناہنجار مین فارغ البال و معزز دیکھتے ہین اسی کو آپسے باہر پاتے ہین حالانکہ
آسودگی ہمیشہ کسی کو نہین رہتی روزگار از بس ناپایدار ہے اسکے غرور افتخار پر نازان ہونا بیکار ہے

عجب نادان ہین وہ جنکو ہے عجب تاج سلطانی	فلک بال ہما کو دم مین سونپے ہے مگس رانی

فراغت مین تو ہر کوئی کہتا ہے کہ مین تمہارا دوست ہون لیکن دوست وہی ہے جو تکلیف کے وقت کام آوے

جواب جناب میر صاحب مجموعہ خوبیہای بیکران سلامت نوازش نامہ پہونچا چوم کر اور سر پر رکھا بیشک

سوال - کرم فرمائے بندہ - مسمی سمند خان اسٹیٹ بابو پورہ مین دس روپیہ ماہوار کا نوکر
ہوگیا تھا مزے سے گذر رہی تھی جب دن برے آئے تو باغوای دشمنان بد سرشت سائیسون سے لڑ بھڑ
اگاڑی پچھاڑی کی حالت نہ سوچ روزگار چھوڑ ایسا تیز قدم گھر آیا کہ گویا سب طرح کی
آسودگی و فراخی ہے گھر پر آتے ہی قرضخواہ اسکی پیٹھ پر سوار ہوئے اور ایسا مضمہ لیا اور ایسی
گردنی دی کہ سب چوکڑی بھول گیا زندگی سے تنگ آگیا چونکہ وہ ایسی فضیحتون کا خوگیر نہ تھا چند
روز مین فربہی جاتی رہی لاغر ہوگیا اگر دانا ہوتا تو قرضداری کا نکتہ یاد رکھتا آخر کار
تہیدستی نے ایسا کا وادیا کہ وہ بیچارہ عیال دار تلاش معاش مین ہر طرف ٹاپتا پھرا مگر کہین
ٹھکانا نہ لگا مین بنظر ثواب اسکی تمنا کی باگڈور بامید کامیابی اس خط کے ذریعہ سے آپ کو
سونپتا ہون براہ کرم مہینہ بین مین نوکر کرا دیجیے کیونکہ اب متر کی روزگار کی اسکو ٹھوکر لگ چکی
ہے غالبا چستی و چالاکی گیا تہ تازہ لیست آپکا تعلبر وار ہے گا سیج ہے کھانیکا لطف فاقہ مستی سے ملتا ہے
اور صحت کی قدر بیماری سے ہوتی ہے دو تھان ململ بھیجتا ہون قبول فرمائیے فقط

جواب - میرے محسن شیخ محمد محسن خط آپکا آیا مین نے اسکو حرز جان بنایا انسان وہی
ہوشیار و سمجھدار ہے جو اپنے نیک و بد سے خبردار ہے اگر بعد کلفت و مصیبت کے راحت و مسرت
نصیب ہو تو پریشانی گذشتہ کو بھول نہ جائے پار سال کا ذکر ہے کہ مسمی سمند خان بتلاش
روزگار خستہ و خوار پھرتا تھا خدا خدا کر کے اسٹیٹ بابو پورہ مین تعلق اسکا ہوگیا تھا چند ہی
روز مین اس تکلیف کو ایسا بھولا کہ لگا روزگار چھوڑ دیا مصرع بر این عقل و دانش بباید گریست
یہ حرکت خلاف مصلحت نامبردہ سے واقع ہوئی دور اندیشی کو راہ نہ دیا نتیجہ اسکا بجز بیزاری
و شرمساری اور کیا ہوا خیر بپاس خاطر آپکے سات روپیہ ماہوار کا نوکر کرا دیا فقط

سوال - کارساز بیچارگان زاد شفقتہ - مسمی فیض طلب خان سکنہ موضع حمید پور مفلسی سے
نہایت تنگ آکے افتان و خیزان بد حواس میرے پاس آیا اور میرے پیرون پر اپنا سر
دہر ٹیکا چونکہ آپ غریب پرور شرفا نواز حاتم ہمت والا منزلت ہین اور آپکی ذات فیض مآب

حاجتمندون کی امید بر لانا آپ ہی کا کام ہی جب ہی تو حاجت روا آپکا نام ہی گو نصیب
کی نارسائی سے عقدہ کشائی نہ ہو یہ امر دوسرا ہے لہذا بنظر اتحاد قدیمانہ و نوازش کریمانہ بذریعہ
نامہ ہذا نامبردہ کو آپکی خدمت مین روانہ کرتا ہون براہ کرم پرورش فرماکے عنداللہ ماجور
و عندالناس مشکور ہو جیسے سچ ہے امارت کی دھوم غریب کی کاربرداری سے ہوتی ہی اس
مقام پر آپ کو سکھانا گویا آفتاب کو چراغ دکھلانا ہے فقط

جواب - معدن مروت و الطاف دام لطفہ - الحمد للہ کہ فلک کجرفتار سیدھا ہو کر برسرساز
ہوا جو بعد مدت مین آپکے خط سے سرفراز ہوا جو الفاظ آپنے میری شان مین ارقام فرمائی ہین
کجا مین اس قابل کہان ہون ہان آپ البتہ حضور والا قدردان و اعلیٰ ہین فی الحقیقت
حاجت روائی نیک کام ہے جوانمردون کا اسی مین نام ہی مین دروغگو نہین خوشامد
میری خو نہین خدا علیم ہے یہ نیازمند آپ کا خیرخواہ صمیم ہے مسمی فیض طلب خان بفعل درجہ
اول کا کانسٹبل مقرر ہو گیا ہی عندالموقع ہیڈ کانسٹبل کرادیا جائیگا زیادہ نیاز والسلام فقط

سوال - مظہر عنایت بیکران دام خلقہ - زبانی محمد کمال آپکا حال سنکر موجب ملال ہوا خدا
پر نظر رکھیے اسکے فضل کے نزدیک یہ کیا معاملہ ہے مصرع چنان نماند و چنین نیز ہم نخواہد ماند بہر حال
انسان کو استقلال ضرور ہی جو حادثہ پیش آوے اسمین ثابت قدم رہی آپ اللہ کے فضل و کرم سے
بہت فہمیدہ و سنجیدہ ہین ہرگز تشویش نہ کیجئے ہوتا وہی ہی جو مرضی خدا ہی خدا آپکا نگہبان دوست
شاد و دشمن پشیمان رہی مولوی عبد العلی صاحب فوجداری مختار عدالت میرے عنایت فرما ہین انکی
تحریر نغزیانہ تقریر مدبرانہ کسقدر مطلب خیز ہے سبحان اللہ قانون دانی مین لاثانی حکام مین انکی
عزت ہی مین نے آج انکے نام خط لکھ بھیجا ہی آپ اپنے مقدمہ مین انکا مختارنامہ داخل عدالت کیجئے فقط

جواب - مہربان محبت نشان زاد محبتہ - آپکا خط آیا میرے دل کا رنج مٹا یا چنانچہ حسب الایما
آپکے یہ نیازمند مولوی عبد العلی صاحب مختار عدالت سے ملا نہایت مہربانی و محبت سے
پیش آئے اور اپنے مختارنامہ کے ساتھ جواب دعوی عدالت مین گذرانا مدعی نے بذریعہ عرضی کے

طلب کرائے تھے منجملہ اُن کے ملا رحمت اللہ بھی گواہ تھے چونکہ ملا مذکور نے کبھی کچہری نہین دیکھی
تھی سخت گھبرائے لوگون سے دریافت کیا بھائیو حاکم کے روبرو کس طرح بات چیت کرنی چاہیئے
جس سے پوچھا اس نے یہی کہا کہ حاکم کے روبرو نہایت نرم وشیرین گفتگو کرنی چاہیئے تو ملا مسطور
نے اپنے جی مین سوچا کہ ریشم روئی اور مخمل سے زیادہ نرم اور لڈو پیڑا برفی سے زیادہ شیرین
کوئی چیز نہین ہے اتنے مین مقدمہ پیش ہوگیا پہلے پہل ملا جی ہی پکارے گئے ملا اپنا نام سُن گھبرا گئے
اِدھر اُدھر دوڑنے لگے اور کہنے لگے کہ یا اللہ آج مین کہان آپھنسا جون جون چپراسی عدالت
ملا کو پکارتا تھا ملا دوگنے چوگنے دوڑتے تھے اور ایسے دوڑے کہ حلقہ تمام کچہری کا باندھ لیا بڑی مشکل سے
چپراسی ان کو پکڑ کر حاکم کے روبرو لیگیا حاکم نے پوچھا تمھارا اور تمھارے باپ کا کیا نام ہے ہاتھ جوڑ
کر کہا میرا نام ریشم۔ روئی۔ مخمل۔ باپ کا نام اُون دُنبہ پنبہ سنبھل پھر دریافت کیا کہ تمھاری ذات اور پیشہ
کیا ہے جواب دیا کہ میری ذات لڈو پیڑا۔ برفی اور پیشہ میرا مصری شہد قلاقند پھر یہ سوال کیا کہ
تمھاری عمر کتنی ہے اور مکان تمھارا کہان ہے عرض کیا کہ حضور عمر تو میری گڑ شکر ہے مکان میرا پونڈا
پھر پوچھا کہ تم اس مقدمہ مین کیا جانتے ہو جوابدیا صاحب مجھے جو معلوم تھا عرض کردیا اور
کچھ نہین جانتا۔ ملا رحمت اللہ کے اظہار پر حاکم پرگنہ ونیز عمال وغیرہ اسقدر ہنسے کہ پیٹو نمین بل
پڑگئے حاکم نے اس مقدمہ کو محض جھوٹا سمجھکر خارج کردیا۔ فقط

سوال مصیبت عتاب پایا اِس نیرنگی بوقلمون نے کیا کیا رنگ دکھایا اور اس سخت فلک کجرفتار نے مونس وغمخوار سے چھڑایا ٥

ہم نشین سب اُٹھ گئے اور بزم مین ہلچل پڑی	اے خلل انداز گردون اٹھو تجھ کو کل پڑی

یعنے اسوقت یار وفادار صوبہ دار خان صاحب تحصیلدار نے اپنی تبدیلی کی خبر سنائی کہ جسکے
بیان سے جی سنسناتا ہے کلیجہ منہ کو آتا ہے خواب وخور نہین بھاتا ہے رونا چلا آتا ہے مکان کاٹے
کھاتا ہے قلم کا اشک جاری ہے کاغذ کو بیقراری ہے ٥

جدا کسی سے کسی کا غرض حبیب نہ ہو	یہ داغ وہ ہے کہ دشمن کو بھی نصیب نہ ہو

پہلی صفر کو اُن کا سفر ہے آپ آئیے اُن سے ملجائیے فقط

جواب - تلطف فرمائے مخلصان - صوبہ دار خان صاحب کے تبادلہ کی خبر سنتے ہی ماتم پرشونکی سی
میری صورت ہوگئی شب و روز آہین سرد کلیجہ مین درد عجب حالت پُر از ملالت ہے کہ جس کا
حد و حساب نہین اگر زندگی ہے تو پرسون تک حاضر ہوتا ہون زیادہ والسلام فقط

سوال - منبع محاسن اشفاق - مین آپ کی عنایت کا بدل شکر گذار وسچی وفاداری کا قائل ہون
مین نے آپکو ایک امر خاص و رفاہ عام مین تکلیف دی تھی آپنے اسکو قبول فرمایا تھا اگرچہ آپکو
ہمت بندھانے وجرات دلانیکی کچھ حاجت نہین کیونکہ آپ محتاج نصیحت کے نہین خود نصیحت فرما
ہین مگر مین چاہتا ہون کہ دوسرے ایک امر خاص و رفاہ عام مین مشورہ دیکر داخل ثواب کرون
بشرطیکہ خاطر وقاد کو گرانبار نہ ہو ونیز آپکے ملنے کا نہایت مشتاق ہون فقط

جواب - خان صاحب سراپا اشفاق زاد اشفاقہ جب آپ باین وجاہت ولیاقت
امارت وجلالت مجھ جیسے ناچیز سے مشفقانہ گفتگو و بے تکلفانہ خط وکتابت جاری رکھتے ہین
وبراہ ہمدردی و رفاہ عام مین توجہ دلاکے میری دلی آرزو برلاتے ہین تو اس نیاز مند کو
آپکے تعمیل ارشاد مین کہ جسمین فلاحت بندگان خدا وثواب عقبیٰ متصور ہو کسی طرح سے عذر نہین بلکہ
اپنی بخت کی بلندی سمجھکر اس آپکی عنایت کا شکریہ تہ دل سے ادا کرکے ملتمس ہے کہ کار وبار لائق سے بلا
تامل یاد وشاد فرماتے رہیئے کیونکہ مین آپ کی طرح کسی شخص کو ہمدرد و حامی اپنا دنیا مین نہین پاتا
اسلئے نہایت خوشی سے آپکے فرمانیکی تعمیل کرونگا اور جو آپنے ارقام فرمایا ہے کہ مین آپسے ملنے کا
نہایت مشتاق ہون خدا کی قسم یہ تو آپنے میری جی لگتی بات کہی نیک صلاح کا کیا پوچھنا بسم اللہ تشریف لائیے بندہ کو ممنون ومشکور فرمائیے

سوال - میری معزز دوست ان دنون آپکا مزاج کیسا ہے امید ہے کہ آپ تندرست ہونگے چونکہ
میری طبیعت کا میلان آپسے زیادہ تر ہے جب طبیعت گھبراتی ہے تو آپ ہی کی یاد زیادہ تر
آتی ہے میرا جی آپکی محبت سے خوش ہے لہذا متکلف ہون کہ دو ہفتہ کیواسطے ضرور یہان تشریف لائیے فقط

جواب - مخزن اخلاق زاد الطافہ مین آپکے خط کے آنے سے بہت ممنون ومشکور ہوا کہ آپنے
میرے ساتھ سلسلۂ محبت وارتباط دلی ابتک قائم رکھا ورنہ دنیا کے باشندے عموماً ایسے کج خلق ہوتے ہین

کہ جہان ان کو ثروت ہوئی آسودگی آئی منصب بڑھا رتبہ زیادہ ہوا دوستان قدیم سے کنارہ کیا مگر خدا آپکو سلامت رکھے اور اس سے بھی اعلی درجہ کے رتبہ پر پہونچا دے کہ باوصف حاصل ہونے ایسے عہدہ معزز کے آپنے مجکو یاد فرمایا ہے اگر منظور خدا ہے تو بعد محرم الحرام لا کلام مین آپکے پاس آؤنگا فقط

سوال۔ سراپا لطف و احسان جناب خان صاحب اسوقت معلوم ہوا کہ آپکے دشمن بر وقت چڑھنے کسی پہاڑ کے پتھر سے گر پڑے بائین ہاتھ کی ہڈی ٹوٹ گئی اس خبر کے سننے سے از حد رنج ہوا شافی مطلق آپکو شفای کامل عطا فرمائے چونکہ آپنے اپنے عادت و حسن اخلاق سے تمام خاص و عام مین ایسی ہی ہر دلعزیزی پیدا کی ہے اسلئے لوگ آپکی صحت کی دعا خدا سے مانگ رہے ہین اور جوابنامہ ہذا کی نہایت منتظر ہین

جواب۔ یار غمگسار مین آپکے خط سے اسقدر خوش ہوا کہ شرح اسکی حد بیان سے خارج ہے اللہ تعالی یوماً فیوماً بصحت جسمی آپکی عمر و اقبال مین ترقی فرمائے کیفیت یہ ہے کہ تلنگنڈہ کے پہاڑ پر حضرت لطیف شاہ صاحب قادری کا مزار ہے جمعرات گذشتہ کو چند اشخاص بغرض زیارت پہاڑ پر گئے مین بھی گیا کہ یکایک شیر دکھائی دیا شیر کے دیکھتے ہی کیسی منت کہان کی نیاز اپنا ہی کام ہوتا دیکھا جان لیکر ایسے بدحواس بھاگے کہ پتھرون پر سے گر کے زخمی ہوئے کسی کی ٹانگ ٹوٹ گئی کسی کا ہاتھ ٹوٹ گیا کسی کی پسلی پر ضرب پہونچی کسی کا گھٹنا اتر گیا کوئی آنکھ پر ہاتھ رکھے آہ آہ کر رہا تھا کوئی بیچارہ خون مین بھرا ہوا سر پکڑے ہوئے تھا کوئی کمر سہلا رہا تھا اسوقت ایک عجیب شور تھا اسی حالتمین میرے بائین ہاتھ مین بھی سخت چوٹ آئی مگر شکر خدا ہے کہ جان بچگئی اب میرے جملہ احباب کو یہ خط سنا دیجئے اور میرا سلام فرما دیجئے زیادہ والسلام فقط

سوال۔ اجی دبیر بے نظیر میان محمد منیر مین نے آپکے خط کو دیکھا ماشاء اللہ آپنے خوب لیاقت حاصل کی ہے کہ دھوئی فرستادم لیٹا رسید علاوہ برین کہین فارسی ٹھونس دی کہین اردو کہین پنجابی لکھ ماری میان واللہ تمھاری تحریر نے تو مجھے ہنسا مارا ہر چند بخیال اسکے کہ شاید آپکو میرا لکھنا برا معلوم ہو کچھ نہ لکھون مگر دل کمبخت بوجہ فرط محبت لکھنے پر مستعد ہی ہو گیا تھا اک آپکے دلمین بھی یہ جوش اٹھا کہ آؤ ہم بھی طرز تحریر رنگین عبارت اختیار کرین لیکن اتنا نہ سمجھے کہ حلوا خوردن را

ردی بادائے صاحب پہلے وہ لیاقت حاصل کر لیجیے پھر فارسی مین خط لکھیے کیون ناحق
فارسی کا ستیاناس کر کے لوگون کو ہنساتے ہو اور شہرت بدنامی بذمہ خود لیتے ہو۔ فقط

جواب۔ تلطف فرمائے نیازمندان۔ محبت نامہ پہونچا جو کچھ آپنے لکھا بجا لکھا اب انشاء اللہ تعالی
تحصیل علم فارسی مین پوری کوشش کرونگا تازہ حال سنئے کہ جوالاپرشاد برہمن نے ایک عورت
لاوارث کو کہ جسکے پاس دو تین سو روپیہ کا زیور تھا بطمع زیور اپنے گھر مین رکھکر کھانے پکانے کا اختیار
اسکے ہاتھ مین دیدیا تھا اب اسکا خاوند بھی آپہونچا اسنے اپنی جورو کو پہچان لیا اور ذات کفش دوز
بیان کی اب برہمن مذکور نہ ادھر کا رہا نہ ادھر کا گھر بیدین ہو گیا کسی دانا نے سچ کہا ہے

دبدھا مین دونون گئے مایا ملی نہ رام	دل چاہے دلدار کو تن چاہے آرام

سوال۔ توجہ فرمائے بر حال مخلصان تسلیم ابتک بندہ کا نام مجلس قانون کی ارکین مین شریک
ہے مگر مین بہت افسوس کرتا ہون کہ ایک روز کے جلسہ کے سوا پھر کبھی باوجود آپکا مکان متصل ہونیکے ایسی
کچھ قلت فرصت درپیش آگئی کہ اتفاق حاضر ہونیکا نہوا مجھے نہایت خجلت اسبات کی ہے کہ دوسرے
ارکین و منتظم صاحب کیا فرماتے ہونگے لیکن ہجوم کار ذاتی سے ایک لمحہ کی بھی فرصت نہین
رکن کو چاہیے کہ ہر وقت شریک مجلس رہے نہ کہ ایسا پس اسصورت مین بندہ بخوشی تمام اس کام سے
علیحدہ ہوا چاہتا ہے اب براہ مہربانی یہی استعفا میرا منظور فرماکے جمعہ کو جلسہ عام مین پیش کر دیجیے
اور جواب باصواب سے سرفراز فرمایئے المرقوم ۳۔ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۹ ہجری فقط

جواب۔ مہربان بندہ مزاج شریف۔ آپکا مراسلہ تیسری ربیع الاول کا لکھا ہوا پہونچا
جلسۂ عام مین پیش کیا چونکہ آپ ایک نہایت درجہ کے لائق و نامی مقنن ہین اور آپکی شرکت سے مجلس
قانونی کو بہت بڑی امداد کی امید تھی آپکے استعفا نے ہم سب کے دلون کو دردناک کر دیا خصوصاً ایسے وقت
مین کہ عمدہ نتائج نہایت قریب زمانہ مین ظاہر ہونیوالے تھے چنانچہ تمام اہل مجلس آپکے استعفا کی نسبت اپنا
ملال ظاہر کرتے ہین اور افسوس کیساتھ آپکے استعفا کی منظوری کی خبر آپ تک پہونچاتی ہین ۴ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۹

سوال رفیقم السلام علیکم جو کوئی ادھر سے آتا ہے اسکی زبانی سننے مین آتا ہے کہ عموماً وہان کے

باشندے اپنی عمر بیہودہ کاریون مین ضایع کرتے ہین تاڑی و شراب خواری مین ونزرات مصروف
رہتے ہین جوان تو جوان جن کے منہ مین دانت نہین پیٹ مین آنت نہین دو قدم چلنے سے سانس اکھڑتی
ہے سینہ مین دم رکتا ہے پچکے ہوے گال عمر مین نود و نہ سال چہرہ پر لنبی سفید داڑھی وہ بھی ہر روز تاڑی
پیتے ہین ریش سفید کو داغ لگاتے ہین ان حیرت انگیز باتون کے سننے سے نہایت تعجب ہے اگر افسوس
بجز خط معمولی کے کبھی آپنے حقیقت وہان کی ارقام نہ فرمائی براہ کرم کیفیت مفصل وہان کی لکھئے زیادہ والسلام فقط

جواب شفیقم وعلیکم السلام یہان کے حالات خدا کی پناہ مین اپنی بیتی سناتا ہون ذرا سنیے کہ
جب سے شہر رمضان المبارک شروع ہوا ہے بندہ درگاہ شام وبیگاہ دل بہلانے کی خاطر کسی جانب
تفریحاً جایا کرتا ہے اتفاقاً جمعہ کے روز چار بجے شام کو سر چوک گیا تھا کیا دیکھتا ہون کہ چند
اشخاص سفید پوش دین فراموش آپسمین بشاش قہقہے اڑاتے چلے آتے ہین کسی کا پان سے
منہ لال کسی کا برف نوشی سے چہرہ بحال ہے غرضکہ کل احوال عرض کرنے مین طول ہوتا ہے مین گھبرایا
کلیجہ منہ کو آیا کہ یا الٰہی یہ سحر عید ہے یا شام ماہ رمضان ہے یہ گروہ ہندو ہے یا مسلمان ہے آخرکار
نہ رہا گیا آگے بڑھکر پوچھا کہ کیون صاحب آپ لوگون کو کیا روزے معاف ہین (جواب ملاحظہ ہو) کہ کس
ڈھٹائی و دیدہ کی صفائی سے فرماتے ہین جی ہان آپ ہی کو بہشت مبارک ہے ہم دوزخ ہی مین
جلینگے فکر و تلاش سے دولت و روزہ نماز سے بہشت نہین ملتی ہے جو مقدر مین ہے وہ ہر صورت سے ہوتا ہے

اب تو آرام سے گذرتی ہے ۔ عاقبت کی خبر خدا جانے

مین ان کی یہ باتین سنکر نہایت شرمندہ ہوا فی الواقع مجکو ان سے کیا واسطہ تھا القصہ یہان کے
باشندون نے ایسا سر اٹھا رکھا ہے کہ خوف خدا سے تعلق نہین دماغ آسمان پر ہے زمین پر قدم رکھنا شاق ہے اگر اپنے خودی کے نشہ مین
سرشار ہے یہ خبر ہی نہین کہ ہماری اصل ایک قطرہ ناپاک ہے یہ جسم سراسر خاک ہے انجام کار یہی ہونا ہے دنیا مزرعہ آخرت ہے یہان جو تخم
بوتا ہے ۵ درپیش سفر اور مسافر غافل ۔ آرام سے ہین رخت سفر کھول کے بیٹھے

سوال میرے شفیق دلی کو میرا سلام پہونچے ایک مہینے سے خط آپکا نہین آیا اسلئے دل بیتاب
ہے امید کہ جواب سے جلد کامیاب فرمائیے اور ہمیشہ اپنی خیر و عافیت لکھتے رہیے یہان اکثر مسلمان

ناقص العادات نامہذب حرکات وسکنات اپنی خام خیالی سے طریقہ نیچری مین تہذیب و شایستگی
وترقی رزق سمجھکر نیچری بنگئے ہین انکی عادت وروزمرہ کی گفتگو ذرا سنئے کہ جہان اس قسم کے
چار آدمی دوست وہمدم ایک جگہ جمع ہوکے بیٹھتے ہین جبتک آپس مین گپ شپ اڑتی رہی یا کسیکی
شکایت وغیبت کا چرچا رہا اسوقت تک اس مجمع مین خیر رہی جہان ایک کے خلاف منشاء دوسرے
کی کوئی بات نکلی تو اسکے کاٹ دینے اور دور کرنیکو اسیوقت مستعد ہوجاتا ہے فوراً غیظ وغضب
اپنا اثر انکے دلون مین پیدا کردیتا ہے پھر تو اُسنے اسکی طرف کو دیکھا اُسنے اسکی طرف کو گھورا اُسنے اسکو
للکارا اُسنے اسکو پھٹکارا آنکھین بدلتے ہی آستینین چڑھگئین دھول دھپہ شروع ہوکر نیچے اوپر ہوگئے کسی کی
پتلون پھٹی کسی کی جاکٹ جب انکے احباب حاضرین نے اس تماشہ کو دیکھ لیا تب بیچ بچاؤ کرادیا واہ بھئی
واہ خوب ہوا جانتے دو سچ ہے انھین لوگون نے ہندوستان کی شایستگی وتہذیب کو بٹہ لگایا ہے ونیم حبشی کا خطاب پایا ہے فقط
جواب میرے سچے دوست محبت نامہ پہونچا بدریافت آپکی خیروعافیت کے میرے دلکو تسلی ہوئی
اللہ تعالیٰ باین یاد فرمائی ہمیشہ آپکو تندرست رکھے بیوقوف لوگون کا یہ قیاس کہ نیچری طریقہ
اختیار کرنے مین تہذیب وشایستگی ورزق مین ترقی ہے اور مذہب کی پابندی اسکی حارج ہے یہ بالکل
غلط ہے کیا معنے مذہب کی پابندی ہرگز ہرگز مانع ترقی نہین کیا جاکٹ پتلون پہننے اور چھری
کانٹے سے میز پر کھانا کھائے بغیر تہذیب نہین آتی حلال وحرام کی تمیز ندارد پھر بیہودہ گوئی کی یہ
جرأت کہ معاذ اللہ دیکھو اسلام کا وہ عمدہ اصول ہے اور اسمین تہذیب اخلاق وشایستگی عادات
کوٹ کوٹ کر ایسی بھری ہے کہ مقلدین کو ہرگز خطرہ لغزش نہین جو لوگ اپنے مذہب اسلام کے
پابند ہین بلاشک وہ اول درجہ کے مہذب ومدبر ودانا وخلیق وحلیم ہین اور جو اپنے مذہب سے منحرف
ہوگئے ہین گو اسوقت اپنی شامت اعمال سے دین اسلام پر حرف گیری وچبا چبا کر باتین بنارہے ہین انشاء اللہ
کیفیت بعد مرگ جو ایکدن پیش آنی ہے معلوم ہوجائیگی اسوقت بجز حسرت وافسوس کچھ چارہ نہ ہوگا فقط
سوال محب بے ریا اس علاقہ مین ابتک بڑے زور شور سے قحط پڑا ہوا ہے صدہا فاقہ کش درختون کی
چھالون کو کوٹ کاٹکر اپنا پیٹ بھر رہے ہین اسپر طرفہ یہ کہ قانون ٹکس جاری ہے جسکی وصول تحصیل بھی ہوئی ہے فقط

لو ہوا قانون ٹکس کا جاری ہی ہو گیا
اسکا گرفتار ہی اپنی جان عاری ہو گیا
دار و گیر و ہوشت و مشت و پکڑ دھکڑ ہی ہو گیا
ٹکس کے قابل بھی کب حالت ہماری ہو گیا
مرتے مرتے بھی امید دستگیری ہمکو آہ
بے اثر کیونکر ہو گئی اس سے زاری ہائے ہائے
دست شفقت چاہیے تھا پشت اہل ہند پہ
لے لیا ہی ٹکس اب عزت ہماری ہو گیا
جان و مال اپنا تو فاقہ زد خشک سالی ہو گیا
یاک ہین خرگوش پر دو شکاری ہو گیا

آن پہونچی اب مصیبت کی سواری ہائے ہائے
ہر بیان چرخ فاقہ مستی نال کس کی ہے پاس
ہو نہین سکتی بیان تفصیل ساری ہائے ہائے
ٹکس سے تجویز بدلی پرورش کی جامین
بالکل مٹی مین سب امیدواری ہائے ہائے
اے صبا پہونچا کر ممنون اس ملک کو
ناگہان ہو نکلی یہ سوختہ کاری ہائے ہائے
کیا ہی قسمت نے پھنسایا ہمکو دام مین
ٹکس کی عزت کی ہی اب استکاری ہائے ہائے
حال ظاہر لگیا غارتگری مین قحط کی

محررہ یکم محرم ۱۳۱۲ھ

استغفر خدا ہی استغفر غضب
جان بھی ہی نذر ٹکس شہریاری ہائے ہائے
ہاتھ خالی کیسہ خالی فاقہ کش زار و نزار
یہ نہین تھا مقتضای شہریاری ہائے ہائے
کیا غضب سنتا نہین صیاد کوئی ٹکس کی
گوش قیصر تک ہماری آہ و زاری ہائے ہائے
قحط نے لوٹا لکھو تا پیٹ بھر اس ملک کی
فاقہ مستی شکوہ و شکایت ہے ہماری ہائے ہائے
آتے ہین جیراسیان تشخیص حیثیت کو یہان
اب فقط احافظ ہی عزت کا ہماری ہائے ہائے

جواب بندہ نواز مودت نامہ پہونچکر منکشف کیفیت کا ہوا یہان بھی ٹکس لگ گیا چنانچہ ایک شخص نکھے ولو پیے بنا کے ہفتہ مین پانچ چھ آنے پیدا کر لیتا ہی اسپر بھی دو روپیہ سالانہ ٹکس لگایا گیا ہی ہر چند اسنے شور و غل مچایا اور درخواستین دین مگر کون سنتا ہی حکم حاکم کہ مبتزلہ مرگ مفاجات ہی کیا بس چلتا ہی بارے ہوئیان شوال کو یہان خوب بارش ہوئی جسکے پہونچنے گرانی گئی اور ارزانی آئی آپ ہمیشہ اپنی خیر و عافیت سے معہ کار لائقہ اطلاع دیتے رہیے۔ فقط

سوال۔ اے محبوب جانی۔ بہت روز سے خط آپکا نہین آیا کیا آپ مجھ سے خفا ہین یا س

ہان بے کتنا ہوا اے جان ہنس کے بول لے
پھر کہان یہ دلبری یہ شان ہنس کے بول لے
حسن یہ دو دن کا ہے مہمان ہنس کے بول لے
دم غنیمت ہے ارے نادان ہنس کے بول لے

زیادہ بجز شوق ملاقات جسمانی کیا لکھون۔ فقط

جواب۔ دوست جانی عین انتظار مین محبت نامہ پہونچا کیفیت معلوم ہوئی نظم

یہ جان نثار چھ مہینے سے عارضہ بخار مین ایسا بیمار ہو گیا تھا زیادتی غفلت سے دو دو روز تک ہوش نہین آتا تھا اب شافی مطلق نے شفا بخشی اگرچہ تندرست ہون لیکن ناتوان وسست ہون صرف پوست و استخوان باقی ہی فرط ضعف سی چل پھر نہین سکتا بوجہ ناسازی طبع خرچ بھیجنے کی نوبت نہ آئی سر دست مبلغ پچاس روپیہ ڈاکخانہ کے ذریعہ سی بھیجتا ہون رسید وصولی کی جلد بھیجو چونکہ بدریافت تمہاری خیر و عافیت کے میرے دلکو تقویت ہوتی ہی اور تمہارے خط کو مفرح روح و نیز اپنے حق مین دوای صحت کا نسخہ سمجھتا ہون امید کہ ہر تیسرے روز خط اپنا بھیجتی رہو۔ فقط

سوال تسلی بخش خاطر بیقرار۔ خدا جانی اس خادمہ سی کیا خطا سرزد ہوئی جو آپکو یہان نہ آئنگی کد ہوئی و آپکو لیادون اسی کی تقدیر کی خوبی ہی یہ برگشتہ تقدیر بیمار محبت ہی آپ مسیحا ہین آیئے دوا کیجئے بدن کی لطف زندگانی جاتا

سہ چھوٹ جاؤن غم کے ہاتھو نسی جو نکلے دم کہین	خاک ایسی زندگی پر تم کہین اور ہم کہین

مین مجبور ہون آپ صاحب اختیار ہین میرے حال سے غفلت نہ کیجئے جلد خبر لیجئے جسدن آپ پھرینگے خدا میرے دن پھیریگا۔ للہ رحم فرمایئے جلد تشریف لایئے ؎

دل کی بیتابی سے ہی سینہ مین میرے کھلبلی	مضطرب شدت سی ہون اب ان جاتی ہی چلی
جلد آکر دور کر میرا تو یہ دردِ دلی	درد فرقت سے ہی تیرے سخت مجکو بیکلی

اگر آپ نے آنے مین دیر کی مین نے صدمہ مہاجرت سے جان دی فقط

جواب۔ اے میری غمخوار عین انتظار مین خط تمہارا آیا آنکھو سے لگایا دل پر رکھا چھاتی سی چپکایا ؎

کبھی رکھتا تھا اس کو چشم تر پر	کبھی دل پر کبھی دل سے جگر پر
کبھی سینہ پہ مین رکھتا تھا اسکو	کہ بیتابی سے کچھ تسکین تو ہو

للہ الحمد تمہاری خیریت پائی جان مین جان آئی چونکہ تمہاری ملاقات جسمانی موجب لذت زندگانی ہی لہذا تمہاری دیدار کی تمنا مین فرقت سے بیچین رہتا ہون مثل ماہی بے آب تڑپتا ہون نہ دنکو تاب نہ شبکو خواب ہی گویا کہ روز بند ہوگئی ہیگی

بیت) نہ چین جی کو نہ تاب دلکو نہ خواب چشم پر آب میں ہے	غم جدائی سے جان میری عجب طرح کے عذاب مین ہے

دل سے یہ دعا ہی کہ جامع المتفرقین وہ دن دکھا ہی کہ تمہارا جمال دیکھون اگر حیات باقی ہی تو عنقریب

بحصول رخصت تمھاری پاس پہونچتا ہون اصلا تشویش نکرو خدا کے فضل پر نظر رکھو فقط

چوتھی فصل مین تہنیت کے خطوط

رقعہ دعوت

بفضلہ تعالیٰ

رباعی

ہوگی نیاز حضرت پیران پیر کی
یعنی جناب غوث شہ دستگیر کی
حاصل کرین ثواب تناول طعام سے
یہ عرض ہے قبول عنایت حقیر کی

تاریخ گیارھوین ماہ حال روز پنجشنبہ کو آٹھ بجے دن سے بارہ بجے دن تک خانہ عاصی پر رونق افروز ہوکر تناول طعام سے بندی کو ممنون و مشکور فرماوین زیادہ کرم ہوجیو فقط الدعا

عاصی محمد عنایت علی خان محافظ دفتر عفی عنہ

مبارکباد تولد فرزند

مجموعۂ خوبی ہای بیکران جناب منشی عنایت علیخان صاحب سلمہ الرحمن بعد سلام مسنون الاسلام المرام یہ ہے کہ آج عبد الغفور خان کی تحریر سے یہ معلوم ہوا کہ پنجشنبہ کے روز تاریخ ۲۵ محرم الحرام سنہ ۱۳۰۸ھ مطابق ۱۱ ستمبر سنہ ۱۸۹۰ء تین بجے دن کو آپکے گھر مین فرزند ارجمند تولد ہوا ہے اور آپنے نام اسکا الطاف علیخان رکھا ہے حق عزوجل مبارک کرے اس مژدہ کے سننے سے اس خیر طلب کے دل کو از حد مسرت ہوئی باغبان حقیقی اس نونہال گلشن مراد کو دنیا کے باغ مین ہمیشہ سرسبز و شاداب رکھے اور عمر طبعی تک پہونچاوے فقط

رقعہ رسم ختنہ

بعد حمد خدا و نعت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و سلم واضح ہو کہ ان ایام فرخندہ فرجام مین شادی رسم ختنہ برخوردار لطف علیخان اطال اللہ عمرہ تاریخ پانچ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۸ھ روز شنبہ قرار پائی ہے امید کہ از راہ عنایت تاریخ معینہ پر بعد نماز ظہر غریبخانہ عاصی تک قدم رنجہ فرماکے زیب دہ محفل عشرت ہو کے بندہ کو ممنون فرماوین الدعا

محمد عنایت علیخان کلالوری محافظ دفتر وارد حال موضع کردرہ پرگنہ اہار ضلع بلند شہر

رقعہ رسم اللہ خوانی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ الٰی یوم مسرت انضمام مین رسم بسم اللہ خوانی برخوردار لطف علیخان مدعمرہ وزاد اللہ علمہ تاریخ پندرہ جمادی الثانی ۱۳۰۵ھ یوم آدینہ مقرر ہی توقع کہ بعد نماز ظہر فانہ نیاز مندپر تشریف شریف ارزانی فرماکے بعد تناول طعام شریک جلسہ عیش و طرب ہوکر بندہ کو ممنون فرماوین فقط لتمس

فدوی محمد عنایت علیخان مہتمم جاگیرات منضبط عرس وکریم آباد وغیرہ وارد حال گرورہ

پانچوین فصل مین تعزیت کے خطوط

خط تعزیت - برادر عبد العزیز خان بیس ربیع الثانی کو ہیضہ کر کے رہگراے عالم بقا ہوا اس صدمہ سے عقل و ہوش میرے بجا نہین جزا سزا خوف رجا سب بھولگیا ہردم اسی کا خیال ہر لحظہ اسی کا ملال نہ تو وہ بھائی زندہ ہوتا ہی نہ دلکو صبر آتا ہی ہرچند اپنے کو سمجھاتا ہون مگر اسکی محبت کا جوش کچھ سمجھنے نہین دیتا کئی بار چاہا کہ زہر کھاکر یا سر پھوڑ کر مرجاؤن الا دیدہ و دانستہ حرام موت مرنا حرام ہے اس سبب سے بدلائل نقلی و عقلی اس خیال کو رد کیا لیکن یہ مشکل پیش آئی کہ یہان مزاج نہین لگتا ارادہ ہی کہ دنیا کے تعلقات کو چھوڑ کے مکہ معظمہ کو چلا جاؤن ہمہ تن خداے پاک کی یاد مین مشغول ہوجاؤن

ہم نے اس ہستی مین رہ کر یہ اٹھائی رنج و غم	جو روانہ ہوگئے سوے عدم اچھے رہے

جواب - برادر عبد العزیز خان کی وفات سے اسقدر رنج ہوا کہ مین نے اپنی حیات پر ممات کو ترجیح دی اس حادثہ ہوشربا سے ایسا مبتلاے الم ہوا کہ خنجر غم نے میری جگر کو مجروح کیا شعر

دنیا مین کوئی داغ سے خالی جگر نہین	بے داغ چرخ پر بھی تو روشن قمر نہین
دنیا نہین ہے کچھ بھی جو دیکھا بچشم غور	اسیر وہ مبتلا ہین کہ جن کو نظر نہین

افسوس کیسے کیسے امیر و فقیر عقیل و فہیم دنیا مین پیدا ہو کر ناپید ہوگئے مگر کسی نے دارو ہی موت طلب مین نہ دیکھی شعر

موت کا گر ہوتا حکمت سے علاج	کاہے کو مرتا کوئی یونان مین

اگرچہ یہ غم وہ غم نہین جو دل سے محو ہو لیکن بجز صبر اور کیا کیا جاے پس تم رضاے مولیٰ از ہمہ اولیٰ

تصور کر کے صبر کرو اور تا آنے ہمارے کعبہ شریف کھجانیکا قصد بحرو اگر عبادات الٰہی کرنا مقصود ہو تو وہ معبود ہر جا موجود ہے فقط

دیگر مین اس سانحہ ہوشربا و واقعۂ حیرت افزا کو کمال افسوس سے لکھتا ہون کہ تاریخ ۲۲ محرم الحرام ۱۳۱۳ھ کو جناب چچا علی بخش خانصاحب ڈپٹی کلکٹر رحلت فرماے عالم جاودانی ہوے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ قصبہ ہذا مین انکا دم غنیمت تھا ملنسار و خلیق تھے سب ہندو مسلمان انکی مدح مین سچ ہے ؎

دنیا نہین کسی کی ہمیشہ قیام گاہ　　جو ہے یہان وہ تیر قضا کا نشانہ ہے

جواب - آپکے چچا علی بخش خانصاحب کی رحلت فرمائی سے سب لوگ افسوس مین ہین جس نے سنا ہاے ہاے کرنا شروع کیا کیونکہ ان کی ذات سے خاص و عام کو فائدہ تھا بڑے با مروت تھے ہمیشہ اشفاق و احسان سے سبکو مسرور کرتے تھے انکی وجہ فیض آمود سے جو گھر آباد تھے وہ بے چراغ ہوگئے خدا انکو غریق رحمت کرے واقعی دنیا ایک خواب غفلت ہے عدم جسکی تعبیر ہے زمانہ ایک مرقع حیرت ہے فنا جسکی تصویر ہے

دیگر بڑے افسوس سے یہ جانگداز سانحہ حوالہ قلم کیا جاتا ہے کہ ظفر یاب خان عین شباب مین تاریخ پانچ شہر صفر کو اس دار فانی سے عالم جاودانی کو سفر کر گئے اپنے والدین کو بڑھاپے مین داغ دیگئے ہرچند انکی والد ماجد نے انکی تعلیم مین اہتمام بلیغ کیا تھا اور ان کو علم عربی سے فراغ حاصل ہوگیا تھا مگر تعلیم یافتہ انگریزی لوگون کی صحبت نے ایسا اثر کیا کہ کثرت میخواری سے مرحوم نے اپنی جان دی ؎

سب جیتے جی کے جھگڑے ہین سچ پوچھو تو کیا خاک ہے　　جب موت سے آگر کام پڑا سب قصے قضیے پاک ہوے

خیر خدا ان کے عزیزون کو تسلی و مرحوم کو مغفرت نصیب کرے آمین فقط

جواب - آپکے خط نے خبر وحشت اثر سنائی ظفر یاب خان کے انتقال سے میری آنکھون کے نیچے تاریکی آئی غم کی گھٹا میرے دل پر چھائی بلکہ تمام بستی مین سخت ماتم ہوا اگرچہ ہر ایک متنفس کو یہی شاہ راہ در پیش ہے مگر عین شباب مین فوت ہونا ایک افسوسناک واقعہ ہے ؎

اگر پیر نود سالہ میرد عجب نیست　　این ماتم سخت ست کہ گویند جوان مرد

بہر کیف مشیت ایزدی مین دم مارنے کی گنجائش نہین کیونکہ کل کامون کا فاعل وہی ہے ؎

قدرت انکی رنگ برنگی وہ قدرت کا مالی　　آپ ہی بوئے آپ ہی سینچے آپ کرے رکھوالی

دیگر افسوس صد ہزار افسوس کہ پرسون کے روز شہسوار خان کو گھوڑے سے گرتے ہی موت نے
جھٹ پٹ چٹ کر لیا اس حادثہ جانگزا سے جسقدر رنج و قلق مجکو ہوا اندازہ اسکا حد قیاس سے
خارج ہے دنیا ایک ایسا مقام گذشتنی و گذاشتنی ہے کہ جسکے چھوڑنے مین کسی کو بھی گریز نہین **شعر**

پیر و مرید و شاہ و گدا میر اور وزیر	سب آن کر اجل کے ہوے دام مین اسیر
مفلس غریب صاحب تاج و علم سریر	کون اس جہان مین زندہ رہا اے میان نظیر

جواب شہسوار خان کے انتقال سے از حد ملال ہوا خدا ان کو بہشت نصیب کرے افسوس
یہ دار ناپائدار جاے مصیبت و آزار ہے نہ منزل آرام و قرار ہے ع

اک آن مین عدم ہے برنگ شمیم گل	کیا اعتبار ہستی بے اعتبار کا

ہرچند وقوع اس واقعہ سے مبتلاے اندوہ و آلام ہوا لیکن کچھ فائدہ نہ دیکھا لہذا صبر اختیار کیا فقط
دیگر شیخ ظہور الاسلام صاحب دفعۃً عارضہ سرسام مین بیمار ہوکے اس خراب آباد سے عالم بقا کو
رحلت کر گئے عجب صدمہ جانکاہ دے گئے میری آنکھون مین جہان تاریک ہوگیا کلیجہ ہلگیا
اس ماتم مین کمر بار غم سے خم ہوگئی طبیعت درہم و برہم ہوگئی **بیت**

غم سے خم ہوگئی کمر یکسر	رگین تن پر بنی ہین جون مسطر

افسوس ایسا بسایا گھر اُجڑ گیا سنسان ہو کا مکان ہوگیا سچ ہے دنیا رنج و الم کا مقام ہے
جس راہ وہ گئے ہمکو بھی درپیش ہے معاملہ کم و بیش ہے بجز صبر چارہ نہین دم مارنیکا یارا نہین فقط
جواب آپکے خط سے شیخ ظہور الاسلام کے انتقال کا حال معلوم ہوا جو اس کی مرضی اسمین اختیار نہ تمہارا
نہ ہمارا کوئی مشیت ایزدی مین دم مارے کیا یارا موت حاصل زندگانی ہے ایکدن آنی ہے منشی قدرت نے
حرف بقاے جاودانی کسی کے نامہ زندگانی مین تحریر نہین کیا ہے جو لکھدیا ہے اسمین گھٹانے بڑھانے
کی کسی کو طاقت نہین وقت مقرر ہے دنیا مقام گذران ہے جو ہے روان دوان ہے بقا بجز ذات خدا
دوسرے کو کہان ہے پس جو بندہ پہ گذرے راضی برضا رہے کیونکہ بجز صبر کچھ چارہ نہین آپ نے سنا ہے کہ
کارخانہ مین کسی کا اجارہ نہین شادی و غم دونون توام پھر کیا غم ارے میان کسی کی موت کا تو وہ غم کرے جسکو آنا نہ ہو

کسی کے مرگ پر ایدل نہ کیجے چشم تر ہرگز　|　بہت سا رو چکے اپنے جو اس جینے پہ مرتے ہین　فقط

دیگر برخوردار عبدالستار عارضہ چیچک مین بیمار ہو کر بارھوین رجب کو لبیک داعی اجل بسر و دوو بیکر آغوش لحد مین جا سویا یعنی فوت ہوگیا اور میرے سینہ پر داغ اپنی مفارقت کا رکھکر زندہ درگور کر گیا خیر مشیت ایزدی یہی تھی مین بھی صابر ہوا آپ بھی صبر کیجئے فقط

جواب برخوردار عبدالستار کنار والدین سے کنارا کرکے انگشت دایہ اجل پکڑ کر ملک عدم کیطرف کیا گیا گویا جہان کو ہماری آنکھون مین تیرہ و تاریک کر گیا ہر چند مین نے گریہ و فغان کیا اور سر پر پتھر و پتھر پر سر مارا الا غیر از صبر کچھ چارہ نہ دیکھا آخر کار شکیبائی اختیار کی فقط

چھٹی فصل مین طریقہ تحریر عرضی و رقعہ و تمسک و رسید وغیرہ

عرضی

غریب پرور سلامت

کمترین گورنمنٹ اسکول کا تعلیم یافتہ و مڈل پاس ہے و قانون دیوانی و فوجداری مین امتحان دیکر سند حاصل کی ہے و علم انگریزی و اردو مین اسقدر مہارت ہے کہ انگریزی کا ترجمہ اردو مین اور اردو کا ترجمہ انگریزی مین بخوبی کر لیتا ہے الا بوجہ بیکاری نہایت تکلیف مین ہے اور کوئی ایسی معاش نہین کہ جس سے گذر اوقات اپنی کرے چونکہ ان دنون ایک عہدہ تحصیلداری کا خالی ہے اور بجز حضور کے بندہ کا کوئی مربی نہین امید کہ براہ قدر دانی و شرفا نوازی کے عہدہ معروض العدد پر پرورش فدوی کی فرمائی جاوے واجب تھا عرض کیا معروضہ ۲ نومبر سنہ ۱۸۹۱ء فقط

عرضی

غریب پرور سلامت

ان دنون فدوی کے بھائی کی شادی درپیش ہے اور کمترین کی طلبی مین دو خط مکان سے آئے ہین اس شادی مین شریک ہونا بندہ کا بہت ضرور ہے لہذا بالغرض ملاحظہ بندگان عالی دونون خط ہمرشتہ عرضی ہذا بھیجکر امید وار ہے کہ رخصت دو ماہ کی مرحمت ہو واجب تھا عرض کیا معروضہ ۲ نومبر سنہ ۱۸۹۱ء

پرونوٹ یعنی رقعہ عند الطلب

میرے عنایت فرما لالہ مہتاب چند صاحب ساہوکار سکنہ موضع ماگڑی زاد عنایتہ
بعد سلام واضح ہو کہ حسب پیش آمد ضرورت مبلغ سو روپیہ کہ آدھے اسکے پچاس روپیہ ہوتے ہین
بذریعہ تحریر ہذا بحساب سود فی صدی ایک روپیہ ماہانہ بوعدہ عند الطلب مین نے آپسے نقد
قرض لیے ہین عند الطلب مبلغان مذکور معہ سود بلا عذر ادا کرونگا یہ رقعہ ٹکٹ چسپان اسواسطے لکھدیا کہ سند ہو اور وقت پر کام آئی
المرقوم ۲ نومبر ۱۸۹۱ء
العبد محمد عنایت علیخان کلانوری زمیندار موضع گرورہ پرگنہ اہار

تمسک ا

مین عبد الغفور خان دفعدار ولد صندل خان وردی میجر ساکن قصبہ کلانور محلہ
جین خان ضلع روہتک کا ہون۔
جو کہ مبلغ دوسو روپیہ سکہ رائج الوقت کہ آدھے اسکے سو روپیہ ہوتے ہین لالہ جمنا داس
پسر دیبی داس قوم بقال سکنہ بازار قصبہ مندرجہ عنوان سے بتقرر سود فیصدی ایک روپیہ
آٹھ آنے ماہوار نقد قرض لیکر اپنے تحت و تصرف مین لایا اقرار کرتا ہون کہ عند الطلب
مبلغان مذکور مع سود بلا عذر ادا کرونگا اور جسقدر روپیہ اصل و سود مین دونگا پشت تمسک
ہذا پر لکھا لونگا بلا درج پشت تمسک کے عذر وصول میری طرف سی ہر طرح باطل ہوگا
یہ تمسک گواہان حاشیہ کے روبرو اسواسطے لکھدیا کہ سند ہو المرقوم ۲۰ نومبر ۱۸۹۱ء فقط

تمسک آدھی ۲

مین امیر خان ولد نصیر خان قوم راجپوت مسلمان سکنہ موضع سیپل ضلع روہتک کا
ہون جو کہ حسب پیش آمد ضرورت مبلغ دوسو روپیہ سکہ چہرہ شاہی کہ نصف اسکے سو
روپیہ ہوتے ہین بحساب سود فیصدی آٹھ آنہ ماہانہ لالہ دولت رام پسر لچھمی نرائن قوم بقال
سکنہ بازار قصبہ کلانور سے بوعدہ عند الطلب لیکر اقرار کرتا ہون کہ عند الطلب مبلغان مذکور معہ سود ادا کرونگا

۱ تمسک اسکو کہتے ہین کہ کوئی شخص کسی سے روپیہ قرض لیکر دستاویز لکھدے قرض لینے والے کو مدیون اور قرض دینے والے کو دائن کہتے ہین۔

گواہ شد — نظیر خان ولد کریم خان بقلم خود

اور وصول بلا دریج پشت تمسک ہر طرح باطل ہوگا اور واسطے اطمینان دائن موصوف کے
ایک مکان مسکونہ اپنا جسپر بذات خود قابض ہون اور وہ اسوقت تک کسی جگہ کسیطرح پر زیر مطالبہ
نہین ہی تمسک ہذا مین آڈھ و مستغرق کردیا تا ادای کل زر اصل و سود کے مکان مستغرقہ بالا کو دوسری جگہ
کسی طرح پر منتقل نہ کرونگا اگر کرون تو انتقال کیا ہوا میرا ناجائز ہوگا لہذا یہ تمسک آڈھی لکھدیا کہ وقت
ضرورت کے کام آوے المرقوم ۲۸ نومبر ۱۸۹۱ع

رسید

معدن لطف و کرم کرامت علیخان صاحب فیضدار سلامت
بعد ابلاغ مراسم نیاز مدعا نگار ہون جو کہ آپنے معرفت مولا بخش ملازم اپنی کے مبلغ
پچاس روپیہ بابت قیمت یابو بھیجے تھے مجکو وصول ہوئے یہ رسید بطور سند کے آپکے اطمینان کیواسطے لکھکر بھیجتا ہون
المرقوم ۲۸ نومبر ۱۸۹۱ع
العبد شادل خان سکنہ موضع کلانور بقلم خود

فارغخطی

گواہ شد — ودیچند ولد بھیونی قوم بقال بقلم خود
گواہ شد — برجی ولد رام جی قوم بقال بقلم خود

مین گردھاری ولد ہزاری قوم بقال ساکن بازار قصبہ کلانور کا ہون
جو کہ مابین میری ظہور علیخان پسر صندل خان وردی میجر کے کئی برس سے لین دین تھا آج سب
حساب کتاب ہوکر روپیہ انکے ذمے نکلے جو کہ اسی وقت وہ بھی وصول ہو گئے اب بالفعل صاحب موصوف کے ذمے ایک کوڑی
میری نہ رہی لہذا یہ فارغخطی اشخاص مندرجہ گواہ حاشیہ کے روبرو اس غرض سے لکھدی کہ عندالحاجت
کام آوے المرقوم ۲۹ نومبر ۱۸۹۱ع العبد گردھاری لال بقلم خود

رہن نامہ

العبد — عبداللہ خان ولد نبی بخش خان ساکن قصبہ کلانور [illegible] بقلم خود

مین عبداللہ خان ولد نبی بخش خان قوم راجپوت ساکن قصبہ کلانور محلہ جبین خان ضلع
روہتک کا ہون جو کہ دو بسوہ [illegible] موضع بنی پور پرگنہ رسول آباد ضلع مصطفی
آباد مملوکہ و مقبوضہ میرا ہی اور بلا شرکت غیرے دخیل و قابض و نیز اسکی آمدنی سے متمتع تا حال
ہون اب بحالت صحت نفس و درستی حواس خمسہ موضع مذکور حقیقت زمینداری اپنی مع جمیع حقوق دخلی

عوض مین لکھا جاوے رہن کرنیوالے کو راہن کہتے ہین اور گرو رکھنے والے کو مرتہن کہتے ہین ۱۲

وخارجی یعنی اراضی مزروعہ وغیر مزروعہ وبنجر وشور وکلر وپوکھر وتالاب وچاہات
پختہ وخام وباغات ودرختان ثمرہ وغیر ثمرہ وخودرو وآبادی وجنگل وڈھاکہ دیو دیر جوت و
رقومات سوائی وآمدنی ہرقسم متعلقہ زمینداری بمقابلہ بیس ہزار روپیہ سکہ رائج الوقت کہ آدھے جسکے
دس ہزار روپیہ ہوتے ہیں پاس لالہ ہزاری لال ولد کروڑی لال قوم بقال ساکن وساہو
موضع علی آباد پرگنہ وضلع مذکور کے رہن کیا وگروی رکھا اور زر رہن تمام وکمال مرتہن سے
نقد ایکمشت وصول پاکر شے مرہونہ اپنے قبضہ مالکانہ سے نکالکر قبض ودخل مرتہن یعنی
مرتہنی میں ابتدائے فصل خریف ۱۲۹۰ فصلی ویدی اور قایم مقام مثل ذات اپنی کے کر دیا
آج سے مرتہن کو ہر طرح کا اختیار مثل ذات میری کے نسبت اشئی مرہونہ حاصل ہے
جسطرح چاہے اُس سے فائدہ اُٹھائے اور آمدنی اسکی بمقابلہ سود زر رہن تا قیام
رہن برابر مجرا ومحسوب ہوتی رہیگی مجھ راہن کو دعوی منافع پیداوار اور مرتہن کو دعوی سود
کسی وقت میں نہ ہوگا جب چاہوں یکمشت کل زر رہن ادا کرکے فک رہن کراؤں بدون ادائے
یکمشت زر رہن کے انفکاک شئ مرہونہ عمل میں نہ آویگا تا ادای کل زر رہن کے منقر کو دوسری جگہ
کسی طرح انتقال کا اختیار نہ ہوگا اگر کروں تو وہ انتقال کیا ہوا میرا ناجائز ہوگا اور داخل خارج
اسکا باضابطہ کرادونگا اگر داخل خارج نہ کراؤں یا کبھی کلاً یا جزاً جائداد مرہونہ میرے یا میرے
ورثا کے کسی فصل کے از کاب سے نکلجاوے تو مرتہن کو اختیار ہے کہ روپیہ اپنا یعنی زر رہن معہ سود
فیصدی ایک روپیہ ماہانہ کے حساب سے میری جملہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ سے موافق ضابطے کے وصول
کرے اگر کوئی سہیم یا شریک نسبت شے مرہونہ کے دعویدار ہو تو جوابدہی اسکی بذمہ میرے ہے یہ رہن نامہ بلا
دخلی اسواسطے لکھدیا کہ سند رہے اور بوقت حاجت کے وقت کام آوے المرقوم ۲ نومبر ۱۸۸۳ء فقط

گواہ شد ... ساکن ... بقلم خود
گواہ شد ... ولد جلال الدین ساکن موضع ... بقلم خود
گواہ شد ... لال ... ساکن موضع ... بقلم خود

رہن نامہ بیع بالوفا

میں نجیب خان ولد حبیب خان قوم راجپوت ساکن قصبہ لکھنؤ محلہ شاہ مراد خان ضلع
یہ وثیقہ لکھتا ہوں جو کہ ایک مکان پختہ وخام واقع محلہ مندرجہ عنوان کہ جسکے حدود ...

گواہ شد ...

مذکور سے لیکر اپنے قبضہ مین لایا اور آج سے حویلی و نیز اسکی زمین متعلقہ بمثل اپنی ذات کے قبضہ و دخل
مشتری کا کرادیا اقرار کرتا ہون کہ اس بیعنامہ کے بارہ مین مجھکو یا میرے وارثونکو کسی طرح کا دعوی نہوگا اگر
کوئی شریک یا حصہ دار پیدا ہو کے حویلی مبیعہ پر کچھ اپنا دعوی کرے تو اسکی جوابدہی مجھ بائع کے ذمہ ہے دبصورت
نکلجانی جزو یا کل حویلی مسطور کے مشتری موصوف کو یہ اختیار ہے کہ زرثمن بحساب فیصدی ایکروپیہ ماہواری منعقد کی دیگر جائداد
منقولہ و غیر منقولہ سے حسب ضابطہ وصول کرے یہ بیعنامہ بگواہی گواہان حاشیہ اسواسطے لکھدیا کہ سند ہو
ایک قطعہ دستاویز بزرگون کے وقت کی میرے پاس تھی مین نے مشتری کو دیدی المرقوم ۲۳ دسمبر ۱۸۹۵ع

بیعنامہ موضع

مین تارڑخان بیٹا جھاڑ خان پوتا پہاڑ خان قوم پٹھان ساکن و زمیندار موضع دھنا
پرگنہ راڑ ضلع بہاڑ کا ہون جو کہ یہ منقر و بست بسوہ موضع مندرجہ عنوان کا
بلا شرکت غیری وارث و مالک و نمبردار و نیز قابض و دخیل ہے و موضع مذکور بار کفالت غیری
ہر طرح مبرا ہے اب بحالت صحت نفس و ثبات عقل برضا و رغبت اپنی کے بلا اجبار و اکراہ موضع مسطورۂ
بالا کو معہ جملہ حقوق داخلی و خارجی و اراضی زرعی و غیر زرعی و بنجر و بنجر و شورہ و کلر و چراگاہ و آبادی
و غیر آبادی بلبند و سرپولہ و موبخ و ڈھاکہ و چاہ ہای پختہ و خام و جھیل و تالاب باغات و اشجار مثمرہ و غیر
مثمرہ و خود رو و گھائی ہر قسم متعلقہ زمینداری و پرستش گاہ و رقومات سواد پور جوت کھاد و کوڑہ و
دیگر حقوق متعلق بہاکے محمد پہلوان خان ولد محمد مروان خان قوم راجپوت ساکن قصبہ کلانور ضلع
روہتک کے ہاتھ بالعوض مبلغ چوبیس ہزار روپیہ سکہ رائج الوقت کے کہ نصف اسکے بارہ ہزار
روپیہ ہوتے ہین بیع کیا اور بیچا اور زرثمن تمام و کمال یکمشت مشتری سے وصول پا کے حقیت مبیعہ کو
مبیعہ پر قبضہ و دخل جس حیثیت سے مجھ بائع کا ہے مشتری موصوف کو دیدیا و مثل اپنے مالک کر دیا اب
ریلی مجھ منقر و وارثان منقر کو حقیت مبیعہ اور اسکے زرثمن مین کچھ دعوی اور مشتری کو کچھ تنازع
اقرار کرتا ہون کہ اگر بالفرض و التقدیر کوئی سہیم و شریک پیدا ہو کر اپنا حق پاوے یا کسی طرح کا دعوی کرے تو
اسکی جوابدہی مجھ بائع کے ذمہ ہے اسکو اخراجات صرف اسی مشتری کو کچھ سروکار نہوگا میرے یا میرے قائم مقام کو کسی فعل سے انکار

گلا یا جزاً جائداد بیعہ کل جاوے یا میں افلحار رج نہ کراؤں تو مشتری ممدوح کو اختیار ہوگا کہ زرثمن اپنا فیصدی ایک روپیہ ماہوار کے حساب سے میری ذات و نیز میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ سے حسب ضابطہ وصول کرے مسمقر کو کسی طرح کا عذر نہ ہوگا بہ جمیع مراتب اقرار کرکے یہ بیعنامہ لکھدیا کہ سند ہو اور وقت ضرورت کے کام آوے المرقوم ۳ دسمبر ۱۸۹۱ء فقط

ہبہ نامہ[1]

مین محمد عنایت علیخان خلف محمد گلاب خان ساکن قصبہ کلانور محلہ جینجان ضلع رہتک کا ہوں جو کہ مسمی کبیرا کو مسمقر نے پرورش کیا تھا اُسنے تمام عمر بصدق دل و نہایت خیرخواہی و اطاعت گذاری سے ہر طرح پر مجکو رضامند رکھا عرصہ تین برس کا ہوا کہ وہ فوت ہو گیا اسکا بیٹا مسمی کلوا کما ینبغی میری خدمت کرتا ہے اب بخیال اسامر کے کہ اسکا باپ بہ دیانت خیرخواہ و خادم صمیم میرا تھا اور تا مرده بهی قدم بقدم اپنے باپ کے ہی لہذا برضا و رغبت و بحالت صحت نفس و قیام عقل کے اقرار کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں کہ منجملہ جائداد مملوکہ و مقبوضہ اپنی کے جائداد منقولہ و غیر منقولہ مفصلہ ذیل اسکو ہبہ کردی اور بخشدی اور اسکی ملکیت کو دست بردار ہوکر آج سے جائداد موہوبہ پر قبضہ اسکا مالکانہ کرادیا اور مثل اپنی ذات کے اختیار دیدیا آیندہ مجکو اپنی زندگی مین اور میرے وارثون کو میری وفات کے بعد اس جائداد کی نسبت کچھ دعوے و تعلق نہوگا تفصیل جائداد منقولہ - چارپائی چار قیمتی عہ برتن مسی سہ عدد وزنی ۱۰ سیر قیمتی عہ

تفصیل جائداد موہوبہ - غیر منقولہ ایک مکان خام واقع موضع عنایت آباد قیمتی دوسو روپیہ اراضی مزروعہ نمبری ۱۲ بیگہ پختہ واقع عنایت آباد قیمتی للعہ

یہ ہبہ نامہ اسواسطے لکھدیا کہ سند ہو المرقوم ۵ دسمبر ۱۸۹۱ء فقط

العبد محمد عنایت علیخان بقلم خود

تملیک نامہ[2]

مین امیر خان پسر نظیر خان ساکن موضع کہری ضلع رہتک کا ہون جو کہ ایک قطعہ مکان خام واقع موضع مندرجہ عنوان کہ جسمین ایک دالان مغربی رویہ سہ در و حجرہ شرقی رویہ سہ ایک پاخانہ جنوب رویہ دروازہ آمد و رفت الحق و دیگر محدود

شرقی	غربی	شمالی	جنوبی
متصل مکان امیر خان ولد پیر خان	ملحق مکان منیر خان	شاہراہ عام	ملحق زمین افتادہ اسمعیل خان

زر خرید بنوایا ہوا مملوکہ و مقبوضہ اپنا معہ زمین زیر آمد بحالت صحت نفس و درستی حواس خمسہ برضا و رغبت اپنی کے مسمی اکبر خان ولد دلگیر خان ہمشیرزادہ حقیقی اپنے کو جسے آج سے دیکر ہر طرح مالک اور مختار و قابض کر دیا اقرار کرتا ہون کہ اب مجھکو یا کسی میرے وارث کو مکان مذکور سے کچھ دعوی و تعلق نرہا یہ تملیک نامہ اسواسطے لکھدیا کہ سند ہو اور ضرورت کیوقت کام آوے المرقوم ۶ ستمبر ۱۸۹۱

وصیت نامہ

مین محمد عنایت علیخان خلف محمد گلاب خان قوم راجپوت مسلمان ساکن قصبہ کلانور محلہ جیون خان ضلع رہتک کا ہون چونکہ یہ امر ظاہر ہے کہ حیات مستعار محض بے اعتبار ہے وقت مقرر پر جان دینی ہے ہر ایک ناچار ہے اسمین کسی کا کیا اختیار ہے پس جو شخص عاقل و ہوشیار ہے وہ بمقتضاے دور بینی و عاقبت اندیشی کے بخوبی ان مطالب کی کہ جس کا سرانجام پذیر ہونا بعد وفات کے دنیا و آخرت کی مصلحتون کے لئے ضرور ہے بذریعہ تحریر کرتا ہے اور جو انسان ذی شان بلا پختہ کئے انتظام ضروری کے مر جاتا ہے تو اکثر اسکے انتقال کے بعد ایسے ایسے قبائح و برائیان پھیلتی ہین اور وہ وہ بد انتظامیان قدم جماتی ہین کہ معاذ اللہ اسلیے یہ راقم اپنی حیات مین کہ اسوقت اپنی زبان و قلم پر اختیار رکھتا ہے بقیام ہوش و حواس برضا و رغبت یہ وصیت کرتا ہے کہ درو بست بسوہ موضع عنایت آباد پرگنہ گلاب گڑھ ضلع سکندر آباد بلا شرکت غیرے مملوکہ و مقبوضہ میرا ہے وہ ہر طرح کے بار کفالت سے مبرا ہے سو بعد وفات متمقر لطف علیخان و الطاف علیخان پسران و مزاج النساء و نیاز النساء و ممتاز النساء دختران و مسماتان وزیر النساء و سعید النساء زوجگان متمقر موضع مذکور و نیز جملہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ متروکہ میری بموجب حصص شرعی باہم مالک و قابض ہوکر خواہ تقسیم کرا دین یا باجمال اسکی آمدنی سے متمتع ہون منجملہ محاصل موضع مسبوق الذکر کے مبلغ دو سو روپیہ

ہرسال حسب تفصیل مندرجہ فرد منسلکہ وصیت نامہ ہذا کے اخراجات ضروری مسجد
واقع محلہ مین خان وخانقاہ حضرت جان محمد صاحب قدس سرہ واقع قصبہ مندرجہ عنوان
مین صرف کرین اگر اسباب مین میرے ورثا کی جانب سے کچھ اغماض وانحراف ہو تو اہل محلہ
کو اور بصورت اختلاف اہل محلہ حاکم وقت کو یہ اختیار ہے کہ ہرسال محاصل موضع مذکور مین سے
مبلغ دوسو روپیہ حسب ضابطہ میری ورثا و نیز ان کے قائم مقامان سے وصول کرکے موافق فرد مسطورہ
بالا معرفت نمبرداران مسطور یا دیگر اشخاص معتبرین مسجد وخانقاہ مین صرف کرادی اور میری ورثا
و نیز انکی آل واولاد کو موضع مذکور کے جزو یا کل حصہ کے رہن یا بیع یا آدھ یا مستغرق
وغیرہ کرنیکا کسی حالت مین اختیار نہ ہوگا موضع مذکور ان کے قرضہ سے ہرطرح محفوظ رہیگا یہ وصیت نامہ
اپنی زندگی وصحت جسمی مین اسواسطے لکھکر حسب ضابطہ رجسٹری کرادیا کہ سند ہو ضرورت کے وقت کام آوی
المرقوم ۱۱ دسمبر ۱۸۹۱ء

اقرار نامہ[۲]

مین میارام بیٹا دیارام موچی ساکن قصبہ کلانور ضلع روہتک کا ہون جو کہ مبلغ
مبلغ بیس روپیہ واسطے بنانے چار کاٹھی معہ کل ساز متعلقہ کے احمد علیخان صاحب دفعدار
ولد گلاب خانصاحب پینشندار سکنہ قصبہ مذکور سے بطور پیشگی نقد لیکر اقرار کرتا ہے کہ دو مہینے کے اندر
چارون کاٹھی مع کل سامان متعلقہ کے تیار کرکے دفعدار صاحب موصوف کو دے دیگا
اسوقت باقی قیمت فی کاٹھی معہ سامان پندرہ روپیہ کے حساب سے ان سے لیگا اگر وعدہ
مسطورہ پر شے مذکورہ بنا کر نہ دون تو مبلغان مذکور دو روپیہ سود ماہانہ سیکڑہ کے حساب سے بلاعذر ادا
کرونگا یہ اقرار نامہ بشہادت گواہان حاشیہ اسواسطے لکھدیا کہ سند ہو اور حاجت کے وقت کام آوی المرقوم ۱۱ دسمبر ۱۸۹۱ء

نکاح نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خدا و نعت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے مین شیخ علی حسین خلف
شیخ حسین علی اپنی رضا ورغبت و ثبات عقل موافق شرع شریف بوکالت سید محبت علی ولد سید شفقت علی

[۲] اقرار نامہ اوسکو کہتے ہین کہ کوئی شخص کسی بات کا قول وقرار کرکے کاغذ لکھدے مثال اوسکی یہ ہے

که انکی وکالت پر محمد پہلوان خان ولد مردان خان کلانوری عبد الغفور خان ولد حاجی امام
علیخان کانہوری زمیندار موضع درآور پرگنہ اہار نے قاضی شرع کے روبرو گواہی دی
مسماۃ نور جہان دختر شیخ فدا حسین کو باقبال مہر پانچہزار روپیہ سکہ رائج الوقت کہ آدھے
اسکے اڑھائی ہزار روپیہ ہوتے ہین اپنے نکاح مین لایا یہ نکاح صحیح شرع شہرت و اعلان
کے ساتھ واقع ہوا اور ایجاب و قبول حاضرین مجلس اہل اسلام و کافہ انام کے روبرو
تمام ہوا یہ ناکح منکوحہ مذکور کو کمال دلجوئی و زوجیت کی حق ادائی کے ساتھ اپنی پاس
رکھکر نان و نفقہ و ضروری خرچ اسکا اپنے ذمہ سمجھیگا یہ وثیقہ مہرنامہ حضار محفل کی گواہیون
سے اسواسطے تکمیل و مرتب کر دیا کہ سند مضبوط ہوکر حاجت کے وقت کام آوے
المرقوم یکم مارچ سنہ ۱۸۹۱ء مطابق غرہ ماہ شعبان المعظم سنہ ۱۳۰۹ھ فقط

قاضی رفیع الدین بقلم خود

دیگر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اقرار صحیح و شرعی کرتا ہون مین مولوی عبد العلی ولد مولوی امانت علی قوم سید ساکن
قصبہ خورجہ ضلع بلند شہر باپ اور ولی حقیقی و قدرتی محمد ریاض الحسن اپنے پسر کا اور پر اسبات کے
کہ بتاریخ امروزہ نکاح صحیح و شرعی محمد ریاض الحسن مذکور میرے پسر نابالغ کا بولایت
میری ساتھ مسماۃ امراؤ بانو دختر سید امداد حسین ساکن موضع ولی پورہ ضلع بلند شہر کے
بتعیین مبلغ پانچہزار روپیہ سکہ رائج الوقت مہر مؤجل بوکالت شیخ فدا حسین صاحب ساکن موضع
رسولپور کے کہ ان کی وکالت پہ سید نثار محمد صاحب و سید عابد حسین صاحب ساکنان
موضع ولی پورہ نے گواہی دی ہے منعقد ہوا ہے چنانچہ ہر واحد نے حاضران مجلس سے
ایجاب و قبول متعاقدین کا سنا و باہم مبارکباد دی نکاحا صحیحا شرعیا جائزا نافذا علی طریق
الشہرۃ والاعلان لا علی سبیل الخفیۃ والکتمان لہذا یہ چند کلمے بطریق کابین نامہ کے لکھدئے
کہ سند ہو اور وقت حاجت کے کام آوے المرقوم ۱۲ شعبان سنہ ۱۳۰۹ھ فقط

مولوی عبد العلی ولد امانت علی بقلم خود

طلاق نامہ

موجب تحریر اس مقال اور باعث تفصیل اس اجمال کا یہ ہے کہ مساۃ فلان عرصہ بیس برس سے موافق شرع شریف میرے عقد مین تھی آج بحالت ہوش وحواس وثبات عقل مین نے اسکو طلاق دی اور اسکے حق مین لفظ طَلَّقْتُكِ کہا جسقدر مہر شرعی تھا بمقابلہ اشخاص مندرجہ حاشیہ حوالہ مساۃ مذکور کر دیا بعد انقضاے ایام عدت جس سے چاہے نکاح کرے مجکو مزاحمت نہین المرقوم ماہ فلان وسنہ فلان

گواہ شد فلان بقلم خود

گواہ شد فلان بقلم خود

گواہ شد فلان بقلم خود

ضامنی

ضامنی تین طرح کی ہے حاضر ضامنی مال ضامنی فعل ضامنی جسمین یہ اقرار ہو کہ فلان شخص کو حاضر کر دونگا اسکو حاضر ضامنی کہتے ہین اور جسمین یہ اقرار ہو کہ اگر فلان شخص نے اسقدر روپیہ اس عرصہ مین داخل نہ کیا تو بالعوض اُسکے مین داخل کرونگا وہ مال ضامنی کہلاتی ہے اور جسمین یہ شرط تحریر ہو کہ اب فلان شخص سے فلان بدفعلی وقوع مین نہ آویگی اگر آئی تو اسکا مین ضامن ہوکر اقرار کرتا ہون کہ جو سزا اسکے واسطے مقرر ہو دی جاوے اسکو فعل ضامنی کہتے ہین منجملہ اُن تین ضامنی کے بطور مثال حاضر ضامنی لکھتا ہون

مین فلان بیٹا فلان ساکن موضع فلان کا ہون جو کہ مسمی فلان بمقدمہ فوجداری حسب دفعہ (۲۲۵) تعزیرات ہند ماخوذ ہوا ہے اُس کو حاضر ضامنی طلب ہے سو مین بذریعہ تحریر ہذا اُسکا ضامن ہوکر اقرار کرتا ہون کہ حسب نامبرقع کی عدالت مین طلبی ہوگی حاضر کرونگا اور بصورت نہ حاضر کرنے کے اسکے ذمہ کی جوابدہی مقرر کر ذمہ ہے المرقوم ۱۲ مارچ سنہ ۱۸۹۳ء

گواہ شد فلان بقلم خود

گواہ شد فلان بقلم خود

محضر نامہ

چونکہ خداوند مطلق اور حاکم برحق کے نزدیک امر حق کا چھپانا اور اسکی شہادت وگواہی سے اُسکو بچانا گناہ ہے اسواسطے فقیر چھوٹے شاہ ولد بوٹی شاہ اپنے حق پر گواہی طلب کرتا ہے اور سب صاحب باشندگان کلانور کی شہادت اس بات پر چاہتا ہے کہ موازی بیس بیگھہ پختہ اراضی نمبر المعافی واقع سواد قصبہ مذکور متصل تکیہ بانہ خورد شروع جلوس عالمگیری سے بیرے جد امجد کے نام جاری و بحال ہے منجملہ اُسکے سے بیگھہ زمین مسمی گھوٹے شاہ پسر بوٹی شاہ نے

گواہ شد قسم بیلی فلان بقلم خود

گواہ شد امیر فلان بقلم خود

[illegible]

ازراہ بددیانتی اپنی زمین مین شامل کرلی ہے اور پارسال بوجہ جلنے میری مکان کے اثاث البیت کیساتھ سند عطیہ اراضی مذکور جل گئی جو کوئی اس حقیقت سے آگاہی رکھتا ہو للہ اس کاغذ پر مہر و گواہی اپنی کردے اگر خود لکھنا نہ جانے تو دوسرے سے اپنی گواہی لکھا دے المرقوم ۱۳ مارچ ۱۸۹۲ء مطابق ۱۳ شعبان ۱۳۰۹ھ فقط

العبد
فقیر چھوٹے شاہ ولد بونے شاہ

مختارنامہ[1] عام

مین اشرف النساء بیوہ ڈپٹی علی بخش خان مرحوم زمیندار موضع گرورہ و جریہ وغیرہ پرگنہ اہار ضلع بلندشہر کی ہون جو کہ منمقرہ پردہ نشین ہے اور اکثر مقدمات دوسروں کے میرے نام اور میرے دوسرون کے نام عدالتہای دیوانی و فوجداری و کلکٹری وغیرہ مین دائر رہتے ہین اور رہونگے اور مین بسبب پردہ نشینی کے بذات خود پیروی مقدمات کی نہین کرسکتی لہذا مین نے اپنی جانب سے محمد عنایت علیخان اپنے بھتیجے و داماد کو کہ جسپر اعتماد کلی ہے بتحریر اس مختارنامہ عام کے مختار عام و قائم مقام ذات خود مقرر کیا اقرار یہ ہے کہ مختار مذکور کو جملہ مقدمات مین جن مین منمقرہ فریق ہو بحضور جملہ حکامان مال و فوجداری و دیوانی و عدالت العالیہ ہائیکورٹ و صاحبان صدر بورڈ بہادر و محکمجات ڈاکخانہ و تھانہ و افیون و چنگی و آبکاری و نمک و نہر و ریل و بندوبست و محکمۂ عالیہ گورنر جنرل بہادر حاضر ہو کے ہر قسم کے جملہ مقدمات مین جو کچھ بذات خود پیروی کرے و جسطرح کی کارروائی عمل مین لاوے یا کوئی مختار یا وکیل یا بیرسٹر مقرر کرے و جسقدر ان کو محنتانہ دیوے یا کوئی عرضی دعوی یا جواب دعوی یا کسیطرح کی دستاویز پیش کرے یا کوئی کاغذ میری طرف سے عدالت وغیرہ مین تصدیق کرے یا میرے العبد و دستخط بقلم خود کرے یا بمقابلہ کسی مدعی و مدعا علیہ کے سوال و جواب کرے خواہ اجراے ڈگری کرادے یا زر ڈگری و تیز و یگیہ ہر قسم کا زر یا قیمتی

[1] مختارنامہ مین بہت سے اختیارات نسبت مختار کے مولف نے لکھدیے ہین اور بہت سے چھوڑ دیے ہین ضرور ی نہین کہ سب اختیارات مختار کو دیے جائین کاتب مختارنامہ کو اختیار ہے کہ جسقدر اختیار مناسب جانے مختار کو دے یا انکے سوا اور اختیار اور بڑھا

میرا اپنے العبد و دستخط سے معرفت کسی مختار یا وکیل یا بیرسٹر یا بطور خود کسی عدالت و
محکمہ سے وصول کرے یا میری جانب سے کسی طرح کا روپیہ داخل کرے یا کسی مقدمہ مین
پنچایت یا نالش یا تصفیہ باہمی کرے یا اقبال دیوے یا ثالثی قبول کرے یا اقرارنامہ
کسی قسم کا تحریر کرے یا کوئی دستاویز لکھے یا رجسٹری کراوے یا کسی قسم کا روپیہ
کاشتکاران خواہ کسی اور سے وصول کرے اور اپنی رسید لکھدے یا تحصیل تشخیص
کرے یا میری جائداد تقسیم کراوے یا قرعہ برداری کرے یا نیلام خرید کرے یا ٹھیکہ
دیوے یا لیوے یا رہن مجرائی کرے یا کسی کو روپیہ دیوے یا بذریعہ تحریر اپنی دینا
کرے یا شراکت نامہ کسی قسم کا لکھے یا عدالت وغیرہ مین کسی کی ضمانت کرے یا اپنی
طرف سے میری جائداد پہ کارندہ مقرر کرے یا اطلاعنامہ دفعہ ۳۶ - ایکٹ ۲۲ ۱۸۸۱ء
اپنے نام سے جاری کرے یا قرقی حسب دفعہ ۳۶ - ایکٹ مذکور کرے یا کوئی جائداد
وغیرہ میرے واسطے خرید کرے یا کوئی جائداد میری رہن یا بیع کرے یا کسی کے
نام ہبہ کرے یا جسقدر روپیہ کسی مہاجن وغیرہ سے بذریعہ تمسک و رقعہ لیوے
اور اس تمسک مین میری جائداد آڈھ مستغرق کرے یا داد و ستد کسی سے کرے یا
کھیتی کروے یا کسی کو پٹہ قبولیت و سرخط لکھے یا کسی کو گانوں مین آباد کرے یا
کسی کو کنوان بنانے و باغ لگانے کی اجازت دے غرضکہ جملہ اختیارات مالکانہ
جو مقر کو حاصل ہین وہ سب مختار مذکور کو حاصل ہونگے اور سب ساختہ و پرداختہ مختار
مسطور کا مجکو مثل کردہ ذات خاص اپنی کے قبول و منظور ہے اور ہوگا لہذا یہ مختارنامہ
عام لکھدیا کہ سند ہو اور وقت حاجت کے کام آوے المرقوم ۱۳ - مارچ ۱۸۹۲ء

گواہ شد — [illegible]
گواہ شد — عبدالغفور خان ولد [illegible]
گواہ شد — محمد خان ولد غلام حسین خان [illegible]

وکالت نامہ

وکالت نامہ اسکو کہتے ہین کہ جو کوئی اپنے مقدمہ کی خبرگیری و پیروی و سوال و جواب و دستاویز پیش کرنے کے واسطے کسی وکیل مقرر کرکے وکالت نامہ لکھدے اگر بجاے لفظ وکیل کے لفظ مختار لکھدے تو وہ مختارنامہ خاص ہو جاتا ہو شامل وکالت نامہ کے ہی

مین رحیم اللہ خان ولد کریم اللہ خان قوم پٹھان ساکن موضع گروارہ پرگنہ اہار ضلع بلندشہر
کا ہون جو کہ منمقر نے دعوی پانچسو روپیہ کا عدالت منصفی بلندشہر مین بنام علیم اللہ خان
ولد عظیم اللہ خان ساکن موضع مذکور کے دائر کیا ہے لہذا اپنی جانب سے عبد الرحیم خان
وکیل عدالت دیوانی کو وکیل مقرر کر کے اقرار کرتا ہون کہ وکیل موصوف جو اس
مقدمہ مین پیروی یا سوال و جواب کرین یا کوئی ثبوت کاغذی داخل کرین یا واپس
لیوین وہ سب ساختہ پرداختہ وکیل موصوف کا مثل کردہ ذات خود مجکو قبول و
منظور ہے یہ وکالت نامہ اسواسطے لکھدیا کہ سند ہو المرقوم ۱۳ مارچ ۱۸۹۲ء

العبد منمقر رحیم اللہ خان مذکور — گواہ شد عبد الغفور خان — گواہ شد احمد اللہ خان وکیل

امانت نامہ

امانت نامہ اسکو کہتے ہین کہ جو کوئی کسی کی چیز اپنے پاس امانت رکھکر دستاویز لکھدے مثال اسکی یہ ہے

مین حافظ کریم الدین بیٹا حاجی نجم الدین قوم شیخ ساکن قصبہ کلانور ضلع روہتک کا
ہون جو کہ مولوی قطب الدین صاحب خلف مولوی رفیع الدین صاحب سکنہ
قصبہ مندرجہ عنوان نے ایکہزار روپیہ کلدار کہ آدھے اسکے پانچسو روپیہ ہوتی
ہین میرے و نیز اشخاص مندرجہ حاشیہ کے روبرو گنکر ایک کیسہ مین رکھکر سر بمہر
کر کے منمقر کے پاس امانت رکھی ہین جسوقت چاہین مجھ سے لین مجکو دینے مین کچھ عذر
نہ ہوگا اگر وہ مرجاوین تو ان کے بیٹے فیض الدین کو دئے جائینگے اگر منمقر مرجاے
تو میرا بیٹا شرف الدین امانت مذکور عند الطلب مولوی صاحب موصوف کو دیدیگا
یہ امانت نامہ اسواسطے لکھدیا کہ سند ہو اور وقت ضرورت کام آوے المرقوم ۱۳ مارچ ۱۸۹۲ء فقط

العبد منمقر حافظ کریم الدین — گواہ شد مولوی رحمت علی — گواہ شد حاجی محمود خان — گواہ شد قاضی رضی الدین

سرخط

سرخط دو قسم کے ہین ایک تو یہ کہ جو کوئی کسی کا مکان بکرایہ لیکر دستاویز لکھدے اور اسکو کرایہ نامہ بھی کہتے ہین اور دوسرا
یہ کہ ادنی لوگون کو نوکر رکھ کے ان کی نوکری کا کاغذ لکھے مثال سرخط مکان یہ ہے۔

مین حسن علیخان تحصیلدار متعینہ تحصیل الور پ شہر کا ہون جو کہ مین نے ایک حویلی پختہ

ہزاری ولد گلزاری قوم بقال ساکن بازار قصبۂ کلانور .... مدعی

بنام گرد ھاری پسر مداری قوم حجام سکنہ قصبۂ مذکور .... مدعاعلیہ

دعوے

دلاپانے مبلغ دوسو روپیہ اصل معہ سود

غریب پرور سلامت

جوکہ فدوی نے دعویٰ مندرجہ عنوان بنام مدعاعلیہ اس عدالت مین کیا ہی اور عدالت ہذا سے تاریخ ۲۰ مارچ سال روان مقرر ہوکر اطلاعنامے بنام ہر دو فریقین بغرض حاضری عدالت جاری ہوئے ہین آج مدعاعلیہ مذکور نے زرمتدعوی مجھ مدعی کو دیکر راضی کرلیا ہین نے اسکو خرچہ چھوڑ دیا اب اُسکے ذمے میرا کچھ باقی نرہا امید کہ مقدمہ زیر تجویز سے خارج فرمایا جاوے فقط

عرضی فدوی ہزاری بقال سکنہ کلانور مدعی معروضہ تاریخ فلان

تقسیم نامہ

نور محمد خان و فیض طلب خان پسران اشرف علیخان قوم راجپوت مسلمان زمینداران موضع خیالپور پرگنہ کمالپور ضلع اقبالپور کے ہین جوکہ لبست بسوہ موضع خیالپور و مکانات و باغات وغیرہ جو اس موضع مین واقع ہین بلا شرکت غیرے ملکیت ہم دونون بھائی کی ہین اب ہم نے بخیال رفع خرخشہ و نزاع آیندہ کے بحالت صحت نفس و ثبات عقل مصلحت دیکھکر برضامندی خود و بموجب جمعبندی و خسرہ بندوبست موضع مذکور کی دو محال کرلی ہین و نیز جملہ اشیای منقولہ و غیر منقولہ بعد مساوی کرنے اسکی مالیت کی بحصہ مساوی ہم دونون پر حسب تفصیل مندرجہ فرد فرد منسلکہ کے تقسیم ہوئی اور اپنے اپنے حصو پر قبضہ کرلیا سال آیندہ سے یعنی ۱۲۹۹ف سے مالگذاری سرکاری جدی جدی ادا کرینگے اور ایک ایک فرد اس تقسیم نامی کی معہ ان دو فرد کے کہ جو دو کاغذ جداگانہ پر مرتب ہوکر ہمرشتہ تقسیم نامہ ہذا ہین اور ان مین بصراحت حصص مساوی مالیت کل جائداد منقولہ و غیر منقولہ درج ہی ہم متقران کے پاس رہینگی مطابق اس تقسیم کے محکمہ کلکٹری مین درخواست فریقین

العبد نور محمد خان ولد اشرف علیخان

العبد فیض طلب خان ولد اشرف علیخان

گواہ عباس علی خان ... [illegible]

کیسوٹ جداگانہ دونون محال کی مرتب کراکے جمعبندی علیحدہ علیحدہ کرادیجائیگی اب آیندہ کو ہم متمقران بعنی کسی کو یا ہمارے وارثونکو خلاف شرائط مندرجہ اس تقسیم نامہ کے اختیار تعرض ہرگز نہوگا تقسیم نامہ بشہادت گواہان حاشیہ اسواسطے مرتب ہوا کہ سند ہو اور حاجت کیوقت کام آوے المرقوم ۱۳ مارچ سنہ ۱۸۹۳ع فقط

اقرارنامہ ثالثی یعنے پنچایت نامہ

ہم کہ وزیر علی ولد امیر علی مدعی و عبد الصمد خلف عبد الاحد مدعاعلیہ ساکنان شہر لکھنؤ محلہ اشرف آباد تھانہ چوک چوکی بھی گنج کے ہین جو کہ درمیان ہم مقران کے بابت جائداد متروکہ شیخ غلام علی مرحوم کے نزاع اور مناقشہ ہے لہذا بفہمایش بعض عزیزان و دوستان و رؤساے شہر بحالت صحت ذات و ثبات عقل بلاجبر و اکراہ بدرستی ہوش و حواس برضامندی و صواب دید یا خود با اقرار کرتے اور لکھے دیتے ہین کہ ہم مقران نے واسطے فیصلہ تقسیم جائداد متروکہ مذکورہ بالا کے شیخ جواد علی و شیخ خدا بخش و مولوی عبد الکریم صاحبان ساکنان شہر لکھنؤ کو پنچ و ثالث مقرر کیا اور یہ اقرار نامہ ثالثی تحریر کردیا کہ جو کچھ پنچ صاحبان مقدمہ مذکور الصدر کا فیصلہ کرینگے وہ ہر صورت اور ہر حالت مین بلا کسی عذر و حیلہ کے ہم کو قبول و منظور ہوگا اور اس فیصلہ نامہ سے کسی قسم کا ہم فریقین انحراف نہ کرینگے اور اگر ہم مین سے کوئی فریق کسی قسم کا عذر و حیلہ کرے وہ قابل سماعت کسی عدالت کے نہ ہوگا لہذا یہ چند کلمہ بطریق اقرار نامہ ثالثی کے لکھکے اقرار نامہ ہذا حوالہ پنچ صاحبان موصوفین بالا کردیا کہ سند ہو اور وقت پر کام آوے فقط المرقوم فلان ماہ و سنہ فلان

(نوٹ) اگر مقدمہ عدالت مین دائر ہوچکا ہو تو تاریخ و ماہ و سنہ ادخال دعوی و نمبر مقدمہ بھی لکھدینا چاہئے اور چاہین یہ بھی لکھدین کہ اتنی مدت مین ثالث صاحبان فیصلہ کردین۔

ف مصنف نے التزاماً وہ کاغذات جنکی تحریر کیضرورت پیش آیا کرتی ہے اس کتاب مین لکھدیے ہین مگر بعض قسم کے کاغذات مثل اقرار نامہ ثالثی و عاق نامہ وغیرہ کے چھوڑ دیے تھے ان مین سے موافق رفتار زمانہ کے سواے اقرار نامہ ثالثی کے عاق نامہ وغیرہ کی ضرورت باقی نہ رہی تھی لہذا صرف اقرار نامہ ثالثی کے لکھدینے پر مطبع نامی نے اکتفا کیا ۱۲ نامی


شجرۂ نسب نامہ
فضل علیخان
شیر خان
خان محمد خان
فرزند علیخان
واحد علیخان
واجد علیخان
وزیر خان
نور محمد خان
اشرف علیخان
سعادت علیخان
محفوظ علیخان
احمد علیخان
حسن علیخان
گلاب خان
نبی بخش خان
الطاف علیخان
لطف علیخان
محمد علی خان
عبد المجید خان
علی احمد خان
شہاب خان
علی بخش خان
تاج محمد خان
عبد الغفور خان
سرفراز خان
سکندر خان
ساڈھورہی خان
مورث اعلیٰ زمیندار کلانور محلہ حسین خان
ضلع روہتک کمشنری دہلی

ساتوین فصل مین ذکر خاتمہ کتاب

الحمد للہ رب العلمین کہ یکشنبہ کے روز تاریخ ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۱۲ھ مطابق ماہ اپریل ۱۸۹۵ء کو یہ کتاب رقعات عنایت علی بعد نظر ثانی درست ہوکر زمانہ مین یادگار مجھ محمد عنایت علی کی ہوئی ؎

من نوشتم صرف کردم روزگار　　من نمانم این بماند یادگار

اعلان

یہ مصنف نہایت صاف باطنی سے اجازت دیتا ہی کہ جو صاحب چاہین نسخہ ہذا کو چھپوا کر فائدہ اُٹھائین نظم

مصدر الطاف و دانا ہی و فیق
انکے ہمعصر نہین فخر خاندان
ہی یہ انشا بس نہایت ہی سلیس
اسکا املا علم کی املاک ہی
طرز تحریر اسکا لاثانی ہوا
ہند مین ہم طرز یہ رکھتی نہین
جسجا مین جانو انکو ہی اہل فن کا
یون تو تصنیفات اکثر اور ہین
چاہیئے استاد کوئی با صواب

ہم خلیق و ہم شفیق و ہم رفیق
ہین کلانوری عنایت علیخان
قاعدہ اور روزمرہ مین نفیس
جان لو گر تحقیق ادراک ہی
لو خریدار دسلو مانو ذرا
جسکو دعوی ہو لکھے وہ بالیقین
جس نے ہم طرز اسکے رقعہ لکھدیا
لیکن اسکے بھی برابر طور ہین
شروع لڑکے کو کراے یہ کتاب
کہہ چکا اب چل تو بگرامی وحید

قدر دان گنجینۂ علم و سخن
انکی ہی تصنیف کردہ یہ کتاب
اسکا ہر فقرہ ہی فخر نیستان
مختصر فقرے ہین اور مطلب کثیر
سادہ ہین اسکا مجھی مرغوب ہی
ایک رقعہ بھی مجھی لکھکر دکھا
راست بازو راست اسکو پانو
دیکھی ہین مین نے بھی ان ہا صد کتاب
تاکہ سارے قاعدے معلوم ہون
دیکھ وہ پڑھتا ہی گیا عبد الرشید

اہل دل اسلام و ان نیکو چلن
دراصل اپنا نہین رکھتی جواب
خاص اردو مین ہی یکتا ہی نما
الغرض انشا ہوئی یہ بینظیر
طالبعلمون کیلئے یہ خوب ہی
ہو بہو اسکی عبارت سے ملا
یہ سخن بیجا نہ میرا جانیو
لیکن اردو مین نہین اسکا جواب
خادمی سے یک بیک مخدوم ہو

خاتمۃ الطبع

بعد حمد منشی کن فکان و نعت سرور انس و جان پڑھے لکھون کو نوید تازہ و نشید بے اندازہ سناتا ہون کہ کتاب فوائد انتساب مطبوع خاص و عام رقعات عنایت علی نام مولفہ جناب منشی محمد عنایت علی خانصاحب دام فیوضہ رئیس قصبہ کلانور ضلع روہتک سترھوین بار ماہ ربیع الاول ۱۳۴۶ھ مطابق ماہ ستمبر ۱۹۲۷ء قطب الدین احمد پروپرائٹر پبلشر نامی پریس لکھنؤ کے اہتمام سے طبع ہوئی